حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ
کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب
سیرت
حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ
تالیف:
محمد حسیب القادری
ناشر
اکبر بُک سیلرز لاہور

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ
کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

تالیف:
محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

مصنف: محمد حبیب القادری

پبلشرز: اکبر بک سیلرز

تعداد: 600

قیمت: 120/-

............ملنے کا پتہ............

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph: 042 - 7352022

Mob: 0300-4477371

انتساب

شیخ الشیوخ، قطب العالم شاہبازِ چشت

حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

ان کے نقش پا پہ غیرت کیجئے
آنکھ سے چھپ کر زیارت کیجئے
ان کے حسن ملاحت پر نثار
شیرہ جاں کی حلاوت کیجئے

فہرست

حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بے شمار درود و سلام۔

شریعت الٰہی درحقیقت آئین الٰہی ہے اور یہ اللہ عزوجل کے نافذ کردہ ان اصولوں پر مبنی ہے جس کے ذریعے انسان کو کھرے اور کھوٹے کی پہچان ہوتی ہے۔ اس کا ظاہر بھی اچھا ہے اور اس کا باطن بھی اچھا ہے۔ اس کے ظاہر و باطن کا مقصد حقیقی یہی ہے کہ انسان اس پر عمل پیرا ہو کر اپنے ظاہر اور باطن کو نکھارے اور موتی کی مانند خود کو چمکائے۔

شریعت انسان کے اندر قوتِ عمل پیدا کرتی ہے اور اپنی قدرت کے سہارے انسان کے اندر سیرت کی پائیداری اور پختگی کا فریضہ انجام دیتی ہے۔ بعض کم عقل اور کم فہم انسان اور صوفی شریعت کو دو مختلف پیراؤں میں تقسیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شریعت انسان کے ظاہر کو پاک کرتی ہے اور باطن کے معاملے میں شریعت بے بہرہ ہے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ جب تک انسان کا باطن صاف نہ ہوگا وہ ظاہر کی صفائی کیسے کر سکے گا؟

شریعت پر عمل کر کے ہی انسان اپنے اندر اور باہر کے فرق کو ختم کر سکتا ہے اور شریعت وہی ہے جس کا حکم اللہ عزوجل نے ہمیں بوسیلہ حضور نبی کریم ﷺ کے دیا ہے۔

شریعت کے ٹھیکیدار عالم فاضل لوگ ہیں اور ان کا زورِ بیان بندہ کو ظاہری حدود کا پابند بناتا ہے اور اسی قید میں رکھنے کی وہ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اللہ عزوجل کا جو فقیر ہے وہ مقامِ حق تک پہنچنے کے لئے چوری چھپے سعی کرتا ہے اور ان ظاہری پابندیوں کو توڑ دیتا ہے۔ اہل اللہ کے دشمن ہمیشہ اسی کوشش میں رہتے ہیں کہ وہ انہیں ظاہری بیڑیوں میں جکڑے رکھیں اور اسی لئے وہ ان پر نئی نئی پابندیاں عائد کرتے رہتے ہیں۔

پھر جب کوئی راہِ طریقت میں قدم رکھتا ہے تو وہ شریعت کے ان نام نہاد ٹھیکیداروں سے خود کو بچا کر قدم رکھتا ہے اور اسی لئے شریعت کے یہ ٹھیکیدار ان پر جابجا شرعی پابندیاں عائد کرتے ہیں اور وہ اس بات سے ناواقف ہوتے ہیں کہ اہل عشق کی پرواز ان عاقلوں کی پرواز سے بے حد بلند ہے اور جتنے راز انہیں معلوم ہیں اتنے انہیں بھی معلوم نہیں ہیں۔

آدم کا ضمیر اس کی حقیقت پہ ہے شاہد
مشکل نہیں اے سالک راہ علم فقیری

زیرِ نظر کتاب سیرتِ پاک ''حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ'' کی تالیف کا مقصد یہ ہے کہ ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پاک اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہورِ زمانہ قصیدہ ''بردہ شریف'' میں موجود پیغام کو اجاگر کریں۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ میری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں صحیح معنوں میں اس سے استفادہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد حسیب القادری

حمد باری تعالیٰ

تو ہی بے کسوں کا ہے آسرا
تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ

تو ہی ہر بشر کا ہے مدعا
تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ

ہے عیاں بھی تو ہے نہاں بھی تو
ہے یہاں بھی تو ہے وہاں بھی تو

کہ ہے تو ہی تو نہیں مثل تیرا
تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ

تو ہی رب ہے تو ہی کریم ہے
تو قدیر ہے تو رحیم ہے

تو ہی ہے خدا تو ہی کبریاء
تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ

تیری حمد ہو سکے کیا بیاں
کہ ہے تو ہی خالقِ این و آں

تیرے ہاتھ میں ہے فنا و بقا
تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ

تیری کہنہ کوئی نہ پا سکا
ہوا پست عقل کا حوصلہ

کہ ہے عقل کی یہاں بات کیا
تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ

✡✡✡

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

تمہارا نام نامی اسم اعظم یارسول اللہ
تمہاری ذاتِ اقدس فخر آدم یارسول اللہ

تمہی سے رونق فرشِ زمیں ہے سرورِ عالم
تمہی سے زینت عرشِ معظم یارسول اللہ

ہے سر مصروف سجدہ ریزیٔ خلائق کل عالم
جبین شوق ہے در پر ترے خم یارسول اللہ

تمہی ہو روحِ قرآن ، مغز قرآن ، شافع محشر
تمہی ہو ہاں تمہی جانِ دوعالم یارسول اللہ

تمہی ہو بادشاہوں کے بھی سر پر سایۂ رحمت
تمہی ہو فاقہ مستوں کے بھی ہمدم یارسول اللہ

تمہارا ہوں تمہارا ہوں رہوں گا تم سے مانگوں گا
کروں کیوں غیر کے در پر جبیں خم یارسول اللہ

میں سمجھوں گا حیاتِ جاودانی مل گئی مجھ کو
جو نکلے آپ کے در پر مرا دم یارسول اللہ

بھڑکتی ہے تمہارے عشق کی جو آگ سینے میں
نہ ہو یہ عمر بھر دل سے مرے کم یارسول اللہ

ہمیشہ ورد رکھتا ہے سکندؔر نامِ نامی کا
تمہارا نام تو ہے اسم اعظم یارسول اللہ

۞۞۞

فریاد بحضور خیر الخلائق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدد کیجئے شہنشاہِ معظم یارسول اللہ ﷺ
پریشاں ہیں مسلمانانِ عالم یارسول اللہ ﷺ

خدا کے واسطے سن لیجئے صدقہ نواسوں کا
گرفتارِ بلا ہیں آج کل ہم یارسول اللہ ﷺ

ہمارے لب پہ آ جاتا ہے جب نعرہ رسالت کا
مخالف قلب پر گرتا ہے ایٹم یارسول اللہ ﷺ

آپ کا نام لینے سے آپ کا ذکر کرنے سے
شیاطین ہو گئے ہیں ہم سے برہم یارسول اللہ ﷺ

آپ کی شان رفعت کو شب اسریٰ دیکھے کوئی
آپ کے قدم ہیں اورعرشِ اعظم یارسول اللہ ﷺ

یہ مانا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردے کئے زندہ
مگر تھا ان کے دم میں آپ کا دم یارسول اللہ ﷺ

حدیث پاک شاہد ہے خدا معطی ہے تم قاسم
تمہارے در سے پلتے ہیں دو عالم یارسول اللہ ﷺ

۞۞۞

اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا بیان

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا نازِ دوا اٹھائے کیوں

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

''اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی دین سے پھر جائے تو اللہ عزوجل تم میں ایک ایسی قوم پیدا کرے گا جس کو وہ دوست رکھے گا اور وہ اللہ کو دوست رکھیں گے۔''

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

''بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرتے ہیں اور ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی انہیں اللہ سے کرنی چاہیے مگر وہ جو ایمان والے ہیں وہ شدت سے اللہ سے ہی محبت رکھتے ہیں۔''

اللہ عزوجل سے بندہ کی محبت ایک ایسا جذبہ ہے جو مومن کے دل میں تعظیم کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور اللہ عزوجل کی بندہ سے محبت یہ ہے کہ وہ اس پر اپنا کرم و فضل نازل فرمائے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ان چار باتوں کا دعویٰ کرے اوران پر عمل نہ کرتا ہو وہ جھوٹا ہے۔

۱۔ جو جنتی ہونے کا دعویٰ کرے مگر عبادتِ الٰہی نہ کرتا ہو۔

۲۔ جو اللہ عزوجل سے محبت کا دعویٰ کرے مگر آزمائش کے وقت شکایت کرے۔

۳۔ جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرے مگر علماء وفقراء سے محبت نہ کرتا ہو۔

۴۔ جو دوزخ سے ڈرنے کا دعویٰ کرے اور گناہ ترک نہ کرے۔

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''انسانوں سے جدا ہونا محبت الٰہی نہیں ہے لیکن جسے محبت الٰہی حاصل ہو جائے اس کے لئے انسانوں سے ملنا جلنا بھی ضروری نہیں ہے اس لئے کہ وحدت صاف دل بندہ کی صفت ہے۔''

حضرت سیّدنا علی بن عثمان الہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''محبت دل کی غذا ہے اور وہ دل جو محبت سے خالی ہے وہ مثل خاک ہے۔ محبت کو کوشش اور محنت سے ہٹایا نہیں جا سکتا اور نفس ان لطائف سے بے خبر ہے جو دل پر گزرتے ہیں۔''

حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''محبت یہ ہے کہ محبّ اپنی صفات کو محبوب کی طلب میں محو کر دے اور محبوب کا اثبات اس کی ذات سے قائم کرے یعنی جب محبوب باقی ہوگا تو لازمی طور پر محبّ فانی ہو جائے گا اس لئے کہ محبوب کی ذات کی بقاء غیر محبوب کی نفی کر کے اپنا

تصرف مطلق کرے گی اور محبت کی صفت فنا ہو تو پھر محبوب کی
ذات کے سوا کچھ نہیں رہتا۔''

قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''سالکانِ راہ وہ لوگ ہیں جو سر سے لے کر ناخنوں تک دریائے
محبت میں غرق ہیں۔ کوئی ساعت ایسی نہیں گزرتی کہ ان پر
عالم محبت سے عشق کا مینہ نہیں برستا۔''

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''محبت یہ ہے کہ بندے کے اپنے ارادے ختم ہو جائیں اور اس
کی تمام صفات اور حاجتیں جل کر راکھ ہو جائیں اور وہ خود کو
اشارات کے سمندر میں غرق کر دے۔''

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ عزوجل کا سچا عاشق کہلانے کا حقدار وہی ہے جو محبوب
کے ہاتھوں اپنے قتل ہو جانے کو عظیم سعادت سمجھے اور اپنے
محبوب کی جانب سے ملنے والے بڑے سے بڑے ظلم کو ہنسی
خوشی برداشت کرے۔''

حضرت شیخ ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ نے کم سنی میں ہی حج کا ارادہ کیا اور والدہ سے اس کی اجازت طلب کی۔ والدہ نے اجازت دے دی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ حج کے لئے روانہ ہوگئے۔ دورانِ سفر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل کی حاجت پیش آئی چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیداری کے بعد یہ خیال کیا کہ میں والدہ سے چونکہ بغیر کسی عہد و پیاں کے نکل کھڑا ہوا ہوں اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر واپس لوٹ آئے۔ گھر پہنچے تو والدہ کو دروازہ میں کھڑے دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ

نے مجھے اجازت نہ دی تھی؟ والدہ نے کہا کہ بے شک میں نے تمہیں اجازت دی تھی لیکن تمہارے بغیر میرا دل نہیں لگتا تھا اس لئے میں نے خود سے یہ عہد کیا کہ جب تک تم گھر واپس نہیں آ جاتے میں دروازے پر کھڑی ہو کر تمہارا انتظار کروں گی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جب والدہ کے اس ارادے کا پتہ چلا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حج کا ارادہ ترک کر دیا۔ والدہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر حج کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ایک قبر سے ہوا جس میں موجود مردہ ہنس رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سوال کیا کہ تو مرنے کے بعد کیوں ہنستا ہے؟ مردہ نے جواب دیا کہ عشق خداوندی میں یہی کیفیت ہوا کرتی ہے۔

حضرت سچل سرمست رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''محبت کی بنیاد اتحاد روحانی پر مستحکم ہے اور عاشق و معشوق کی روح دو مختلف چیزیں نہیں ہیں۔''

پس یاد رکھو کہ اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا مطلب یہ ہے کہ ان کی فرمانبرداری کی جائے۔ اللہ عزوجل کے احکامات اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال و افعال پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہوا جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

''جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور وہ قیامت کے دن میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔''

محبت وہ شے ہے جس کی بدولت اطاعت میں لطف محسوس ہوتا ہے اور جب اس محبت میں محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شامل ہو جائے تو پھر ایسی سرشاری نصیب ہوتی ہے جو بیان سے باہر ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

''(اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے

ہوتو میری پیروی کرو۔"

آقائے دو جہاں' تاجدارِ انبیاء علیہ السلام حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ ایمان کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

"ایمان یہ ہے کہ تمہیں اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) سب سے زیادہ محبوب ہوں۔"

ایک اور موقع پر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے تمہیں دوسروں کی نسبت زیادہ محبت نہ ہو۔"

حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر فقر کے لئے تیار رہو۔ اس شخص نے کہا کہ میں اللہ عزوجل سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر مصیبت اور بلا کے لئے تیار رہو۔

حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! قیامت کب قائم ہوگی؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے اس کے لئے کچھ تیاری کی ہے؟

اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! کچھ زیادہ نہیں اور نہ ہی نماز' روزے کی پابندی کی ہے ہاں! مگر یہ ضرور ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت رکھتا ہوں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہوگا۔

حضرت سچل سرمست رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تک مرید اپنے مرشد کامل کی رہبری میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منزل طے نہ کرے تو اسے عشق حقیقی کی آخری منزل فنا حاصل نہیں ہو پاتی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک روح اور الٰہی وصال و ملاپ کا ایک ایسا سربستہ راز ہے جسے ماسوائے حصول عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مرشد کامل کی صحیح نگاہ کرم اور نظر تربیت کے اس دروازہ عشق سے گزرے بغیر نہیں پایا جا سکتا۔ عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بحر سے گزرے بغیر آگے کوئی راہ سجھائی نہیں دیتی اور جب وہ بتوفیق الٰہی اس سمندر کی حدود پھلانگ لیتا ہے تو وہاں سے اسے اب اپنی بشریت کے تمام تقاضوں سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں تب اسے مقام وحدت پر رسائی حاصل ہوتی ہے۔

حضرت سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے پیر و مرشد کو وضو کروا رہا تھا کہ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ جب اللہ عزوجل نے ہر بات تقدیر میں لکھ دی ہے تو پھر لوگ کیوں آزاد ہونے کے باوجود کرامت اور فیوض و برکات کی امید پر پیروں اور فقیروں کے غلام بنتے ہیں اور کیوں اتنی ریاضت اور محنت کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیر و مرشد میری بات کو کشف کے ذریعے جان گئے اور انہوں نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ صاحبزادے! میں تمہاری کیفیت سے بخوبی واقف ہوں۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ ہر کام کا ایک سبب ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل نے ہر کام کے لئے سبب مقرر کئے ہیں اور جب اللہ عزوجل کسی بندے کو نوازنا چاہتا ہے اور تاج عرفان و مملکت عشق سے نوازنا چاہتا ہے تو پہلے اس کو گناہوں سے توبہ کی توفیق دیتا ہے اور پھر اسے اپنے کسی مقرب بندے

کی خدمت میں مشغول کر دیتا ہے تا کہ وہ اس خدمت گزاری سے وہ تمام مراتب حاصل کر سکے۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز مجھے مرشد پاک قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوئی۔ قاضی حمید الدین ناگوری' مولانا علاؤالدین کرمانی' حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حاضر خدمت تھے سلوک اور اہل سلوک کا ذکر نکلا پیرو مرشد نے فرمایا کہ سالکانِ راہ وہ لوگ ہیں جو سر سے لے کر ناخنوں تک دریائے محبت میں غرق ہیں ان پر کوئی ساعت ایسی نہیں گزرتی کہ ان پر عالم محبت سے عشق کا مینہ نہیں برستا۔

ایک مرتبہ ایک محفل میں ہر شخص عشق کے بارے میں اپنے تجربات بیان کر رہا تھا۔ حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے عشق کی حقیقت کے بارے میں فرمایا کہ دوستو! عشق میں ہر شخص کے تجربات نئے نئے اور انداز جدا جدا ہوتے ہیں مگر حقیقی عشق وہی ہے کہ عارف حق تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ دیکھے۔

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کیفیت کے بارے میں اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں محبوب کے عشق حقیقی میں ہمہ وقت آگ پر محو رقص ہوں۔ کبھی غلطی سے خاک میں لوٹتا ہوں اور کبھی سولی پر چڑھتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس عشق میں اس قدر بدنام ہو گیا ہوں اور اب پکار رہا ہوں۔ اے پاکباز! اب تو میرے پاس آجا۔ میں رسوائی سے کسی بھی طرح نہیں ڈرتا اور بازار میں کھلے عام رقص کر رہا ہوں۔ اے مطرب ساقی! آ اور اپنے سماع وشوق سے مجھے نواز تا کہ میں اس کے وصل کی خوشی میں قلندرانہ طور پر رقص میں محو رہوں۔ اگر تم صوفی بننا چاہتے ہو تو آؤ تا کہ میں تمہیں خرقہ پہنا دوں۔ یہ کیسی خوبصورت زنار ہے جس کو دیکھ دیکھ کر

میں محو رقص ہوں۔ لوگ بار بار مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ اے گداگر! کیوں ناچ رہے ہو؟ وہ نہیں جانتے میرے دل میں وہ راز کی طرح پوشیدہ ہے جس کی وجہ سے میں محو رقص ہوں۔ گو کہ دنیا والے مجھ پر اس کے باعث ملامت کرتے ہیں مگر مجھے اپنے اس ذوق وشوق پر بے حد ناز ہے کہ میں اپنے محبوب کے سامنے محو رقص ہوں۔

مرقد کا شبستاں بھی اسے راس نہ آیا
آرامِ قلندر کو تہ خاک نہیں ہے
خاموشی افلاک تو ہے قبر میں لیکن
بے قیدی و پنہائی افلاک نہیں ہے

✿✿✿

ایمان کیا ہے؟

مسائل شریعت چار قسم کے ہیں:

پہلی قسم وہ چیزیں ہیں جن کا تعلق ایمان و عقیدہ سے ہے جیسے توحید' رسالت' قیامت وغیرہ کا بیان۔

دوسری قسم وہ چیزیں ہیں جو بدنی و مالی عبادتوں سے تعلق رکھتی ہیں جیسے نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ وغیرہ۔

تیسری قسم وہ باتیں ہیں جن کا تعلق ایک دوسرے کے ساتھ لین دین اور معاملات سے ہے جیسے خرید و فروخت' نکاح و طلاق' حکومت و سیاست وغیرہ۔

چوتھی قسم ان اوصاف کا بیان جو انسان کے اخلاق و عادات اور نفسانی جذبات سے تعلق رکھنے والے ہیں جیسے شجاعت' سخاوت' صبر و شکر وغیرہ۔

مسائل شریعت کی یہ چاروں قسمیں انسان کی صلاح و فلاح دارین کے لئے انتہائی ضروری ہیں لیکن واضح رہے کہ جب تک عقیدے صحیح اور درست نہیں ہوں گے اس وقت تک کوئی عمل مقبول نہیں ہوسکتا اس لئے ضروری ہے کہ پہلے اسلام کے عقیدوں کو اچھی طرح جان کر اس پر ایمان لائیں اور سچے دل سے ان کو مان کر زبان سے اقرار بھی کریں۔

یہ عقائد جڑ ہیں اور اعمال شاخیں ہیں۔ اگر درخت کی جڑ ہی کٹ جائے گی تو شاخیں کبھی ہری بھری نہیں رہ سکتیں۔ اس لئے پہلے ہم عقائد اسلام کا بیان کرتے

ہیں اس کے بعد انشاء اللہ عزوجل نماز و روزہ اور زکوٰۃ و حج وغیرہ اعمالِ اسلام کا بیان بھی ہم لکھیں گے اور ان فرائض کے علاوہ دوسرے اسلامی مسائل کو بھی ہم بیان کریں گے۔ اللہ عزوجل ہر مسلمان کے عقیدوں کو درست فرمائے اور عمل کی توفیق دے۔ آمین!

چھ کلمے:

پہلا کلمہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔''

دوسرا کلمہ:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

تیسرا کلمہ:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

''اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور طاقت و قوت دینے والا صرف خدائے بزرگ و برتر

ہے۔"

چوتھا کلمہ:

لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہی ہے' اسی کے لئے تعریف ہے' وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اسی کے قبضہ میں ہر قسم کی بھلائی اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔"

پانچواں کلمہ:

اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْخَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

"میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے' ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر' چھپ کر یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں' اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا' بے شک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی

کرنے کی قوت نہیں، مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔"

چھٹا کلمہ:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

"اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں جان بوجھ کر تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں اور میں معافی چاہتا ہوں تجھ سے اُس چیز کے بارے میں کہ جس کو میں نہیں جانتا ہوں، توبہ کی میں نے اس سے اور بیزار ہوا میں کفر سے، شرک سے اور تمام گناہوں سے اور اسلام لایا میں اور ایمان لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔"

ایمان مجمل:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْكَامِهٖ

"ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے سب حکموں کو قبول کیا۔"

ایمان مفصل:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

''ایمان لایا میں اللہ پر' اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں
پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت پر اور اس بات پر کہ تقدیر
کی اچھائی اور برائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں اس پر
ایمان لایا کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔''

مسلمانوں کی کم نصیبی:

ان چھ کلموں اور ایمان مجمل و ایمان مفصل کو زبانی یاد کرلو اور ان کے معنوں کو خوب سمجھ کر سچے دل سے یقین کے ساتھ ان پر ایمان لاؤ کیونکہ یہی وہ کلمے ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ جب تک ان کلموں پر ایمان نہ لائے کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ یہ مسلمانوں کی بہت بڑی کم نصیبی ہے کہ ہزاروں لاکھوں مسلمان ان کلموں سے ناواقف یا غافل ہیں حالانکہ ہر مسلمان ماں باپ پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں اور بچیوں کو یہ اسلامی کلمے زبانی یاد کرادیں اور ان کلموں کے معنی و مفہوم بچوں کو بتائیں تاکہ یہ اسلامی عقیدے بچپن ہی سے ان کے دلوں میں جم جائیں اور زندگی کی آخری سانس تک ہر مسلمان مرد و عورت ان عقیدوں پر پہاڑ کی طرح مضبوطی کے ساتھ قائم رہے اور دنیا کی کوئی طاقت ان کو اسلام سے برگشتہ نہ کرسکے اور جن بالغ مردوں اور عورتوں کو یہ کلمے یاد نہ ہوں ان پر بھی لازم ہے کہ وہ جلد سے جلد ان کلموں کو یاد کرلیں اور ان کے مفہوم و معنی کو سمجھ کر سچے دل سے ان کو جان پہچان کر اور مان کر ان پر ایمان رکھیں اور ہر وقت ان عقیدوں کا دھیان رکھیں کیونکہ یہی عقیدے اسلام کی پوری عمارت کی بنیاد ہیں۔ جس طرح کسی عمارت کی بنیاد ہل جائے یا کمزور ہوجائے تو وہ عمارت قائم نہیں رہ سکتی ٹھیک اسی طرح اگر اسلام کے ان عقیدوں میں کوئی شک و شبہ پیدا ہوجائے تو اسلام کی عمارت تہس نہس اور برباد ہوجائے گی۔

اللہ عزوجل کے متعلق عقائد:

- تمام عالم' زمین و آسمان وغیرہ سارا جہان پہلے بالکل ناپید تھا' کوئی چیز بھی نہیں تھی۔ پھر اللہ عزوجل نے اپنی قدرت سے سب کو پیدا کیا تو یہ سب کچھ موجود ہوا۔
- جس نے تمام عالم اور سارے جہان کو پیدا کیا' اسی پاک ذات کا نام اللہ ہے۔
- اللہ عزوجل ایک ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ بے پرواہ ہے' کسی کا محتاج نہیں' سارا عالم اس کا محتاج ہے' کوئی چیز اس کے مثل نہیں' وہ سب سے یکتا اور نرالا ہے اور وہی سب کا خالق و مالک ہے۔
- وہ زندہ ہے' وہ قدرت والا ہے' وہ ہر چیز کو جانتا ہے' سب کچھ دیکھتا ہے' سب کچھ سنتا ہے' سب کی زندگی اور موت کا مالک ہے' جس کو جب تک چاہے زندہ رکھے اور جب چاہے موت دے' وہی سب کو جلاتا اور مارتا ہے' وہی سب کو روزی دیتا ہے' وہی جس کو چاہے موت دے' وہی جس کو چاہے عزت اور ذلت دیتا ہے اور وہ جو کچھ چاہے کرتا ہے' وہی عبادت کے لائق ہے' کوئی اس کا مثل اور مقابل نہیں' نہ اس کو کسی نے جنا' نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہ وہ بیوی بچوں والا ہے۔
- وہ کلام فرماتا ہے' لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح سے نہیں ہے۔ وہ زبان' آنکھ' کان وغیرہ اعضاء سے اور ہر عیب اور نقصان سے پاک ہے' ہر کمال اس کی ذات میں موجود ہے۔
- اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی کوئی صفت اس کی

کبھی نہ ختم ہو سکتی ہے نہ کم زیادہ ہو سکتی ہے۔

- وہ اپنی پیدا کی ہوئی ہر چیز پر بڑا مہربان ہے۔ وہی سب کو پالتا ہے' وہ بڑائی والا اور بڑی عزت والا ہے' سب کچھ اسی کے قبضہ اور اختیار میں ہے' جس کو چاہے پست کردے جس کو چاہے بلند کردے جس کی چاہے روزی کم کردے' جس کی چاہے زیادہ کردے' وہ انصاف والا ہے کسی پر ظلم نہیں کرتا ہے' وہ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے' وہ گناہوں کا بخشنے والا اور بندوں کی دعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے' وہ سب پر حاکم ہے' اس پر کوئی حکم چلانے والا نہیں' نہ اس کو اس کے ارادہ سے کوئی روکنے والا ہے۔ وہ سب کا کام بنانے والا ہے' دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ بغیر اس کے حکم کے کوئی ذرہ ہل نہیں سکتا' اس کے کسی حکم اور اس کے کسی کام میں کسی کو روک ٹوک کی مجال نہیں' وہ تمام عالم اور سارے جہان کی حفاظت اور اس کا انتظام فرماتا ہے' نہ وہ سوتا ہے' نہ اونگھتا ہے اور نہ کبھی غافل ہوتا ہے۔
- اللہ عزوجل پر کوئی چیز واجب اور لازم نہیں ہے' وہ جو کچھ کرتا ہے وہ اس کا فضل اور اس کی مہربانی ہے۔
- وہ مخلوق کی تمام صفتوں سے پاک ہے' وہ بڑا ہی رحیم وکریم ہے' وہ اپنے بندوں کو کسی ایسے کام کا حکم نہیں دیتا جو بندوں سے نہ ہو سکے' وہ اپنے بندوں کی بداعمالیوں اور گناہوں سے ناراض ہوتا ہے اور بندوں کی نیکیوں اور عبادتوں سے خوش ہوتا ہے' اسی لئے اس نے گناہ گاروں کے لئے دوزخ کا عذاب اور نیکوکاروں کے لئے جنت کا ثواب بنایا ہے۔
- اللہ عزوجل جہت اور مکان وزمان اور حرکت وسکون اور شکل وصورت وغیرہ

مخلوقات کی تمام صفات و کیفیات سے پاک ہے۔

- دنیاوی زندگی میں سر کی آنکھوں سے اللہ عزوجل کا دیدار صرف ہمارے آقا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا' وہاں دل کی نگاہ سے یا خواب میں اللہ کا دیدار دوسرے انبیاء علیہم السلام بلکہ بہت سے اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو بھی نصیب ہوا اور آخرت میں ہر مسلمان کو اللہ عزوجل اپنا دیدار کرائے گا۔
- اللہ عزوجل کے ہر کام میں بے شمار حکمتیں ہیں خواہ ہم کو معلوم ہوں یا نہ معلوم ہوں' اللہ عزوجل کے کسی کام کو برا سمجھنا' یا اس پر اعتراض کرنا' یا ناراض ہونا یہ کفر کی بات ہے۔ یہ ایمان رکھو کہ اللہ عزوجل جو کچھ کرتا ہے وہی اچھا ہے۔ خواہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے کیونکہ اللہ عزوجل علیم و حکیم یعنی بہت زیادہ جاننے والا اور بہت زیادہ حکمتوں والا ہے اور وہ اپنے بندوں پر بہت زیادہ مہربان ہے۔

انبیاء و رسول علیہم السلام کے متعلق عقائد:

- اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے بہت سے پیغمبروں کو دنیا میں بھیجا۔ یہ سب پیغمبر تمام گناہوں سے پاک ہیں اور اللہ عزوجل کے بہت ہی نیک بندے ہیں۔ اللہ عزوجل کے سب پیغمبروں کا یہی کام ہے کہ وہ اللہ عزوجل کے پیغام اور اس کے احکام کو بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے ان پیغمبروں کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے ان کے ہاتھوں پر ایسی ایسی حیرت اور تعجب میں ڈالنے والی چیزیں ظاہر فرمائیں جو بہت ہی مشکل' عادت کے خلاف ہیں جو دوسرے لوگ نہیں کر سکتے انہیں ''معجزہ'' کہتے ہیں۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا کہ وہ اژدھا بن کر فرعون کے سامنے جادوگروں کے سانپوں کو نگل گیا

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا اور ہمارے آقا حضور نبی کریم ﷺ کا چاند کو دو ٹکڑے کر دینا' ڈوبے ہوئے سورج کو واپس لوٹا دینا' کنکریوں سے اپنا کلمہ پڑھوا لینا' انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری کر دینا وغیرہ۔

- سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری پیغمبر حضور نبی کریم ﷺ ہیں اور باقی تمام انبیاء و رسول علیہم السلام ان دونوں کے درمیان ہوئے۔ ان پیغمبروں میں سے جو بہت مشہور ہیں اور قرآن مجید اور حدیثوں میں جن کا بار بار ذکر آیا ہے ان کے اسمائے مبارک یہ ہیں: حضرت نوح' حضرت ابراہیم' حضرت اسماعیل' حضرت اسحاق' حضرت یعقوب' حضرت یوسف' حضرت داؤد' حضرت سلیمان' حضرت ایوب' حضرت موسیٰ' حضرت ہارون' حضرت زکریا' حضرت یحییٰ' حضرت عیسیٰ' حضرت الیاس' حضرت الیسع' حضرت یونس' حضرت لوط' حضرت ادریس' حضرت صالح' حضرت ہود' حضرت شعیب علیہم السلام اور ہمارے آقا حضور نبی کریم ﷺ۔
- انبیاء کرام علیہم السلام پر اللہ عزوجل نے جو صحائف اور آسمانی کتابیں نازل فرمائیں ان میں سے چار مشہور ہیں: تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر' زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر' انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن مجید جو دیگر کتب سے افضل ہے وہ ہمارے آقا حضور نبی کریم ﷺ پر نازل فرمائی۔
- اللہ عزوجل کے انبیاء کرام علیہم السلام کی کوئی تعداد معین کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس بارے میں مختلف روایات موجود ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام کی

کسی معین تعداد پر ایمان لانے میں یہ احتمال ہے کہ کسی نبی کی نبوت کا انکار ہوجائے یا غیر نبی کو نبی مان لیا جائے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں اس لئے یہ اعتقاد رکھنا چاہئے کہ اللہ عزوجل کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

- مسلمان کے لئے جس طرح اللہ عزوجل کی ذات وصفات پر ایمان لانا ضروری ہے۔اسی طرح ہر نبی کی نبوت پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔

- ہر نبی اور فرشتہ کا معصوم ہونا ضروری ہے۔ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح معصوم سمجھنا بد دینی اور گمراہی ہے۔انبیاء کرام علیہم السلام اور فرشتوں کے معصوم ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ عزوجل نے انہیں گناہوں سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے اس سبب سے ان حضرات کا گناہ میں مبتلا ہونا شرعاً محال ہے۔ برخلاف اماموں اور اولیاء کے اللہ عزوجل انہیں گناہوں سے بچاتا ہے لیکن اگر کبھی ان حضرات سے کوئی گناہ صادر ہوجائے تو یہ شرعاً محال نہیں۔
- اللہ عزوجل نے پیغمبروں پر شریعت کے جتنے احکام تبلیغ کے لئے نازل فرمائے ان پیغمبروں نے ان تمام احکامات کو خدا کے بندوں تک پہنچا دیا ہے۔ پس جو شخص یہ کہے کہ کسی نبی نے کسی حکم کو تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے چھپا لیا اور خدا کے بندوں تک نہیں پہنچایا وہ کافر ہے۔
- انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے نفرت ہوتی ہے پاک ہونا ضروری ہے۔

- اللہ عزوجل نے اپنے تمام انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سی غیب کی باتوں کا علم عطا فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کی نظروں کے سامنے ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کا یہ علم غیب اللہ عزوجل کے عطا فرمانے سے ہے لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا اور اللہ عزوجل کے علم کا عطائی ہونا محال ہے کیونکہ اللہ عزوجل کا کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہوسکتا بلکہ اللہ عزوجل کا علم اور اس کا ہر کمال ذاتی ہے۔ اللہ عزوجل اور انبیاء کرام علیہم السلام کے علم غیب میں ایک بہت بڑا فرق تو یہی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا علم غیب عطائی ہے اور اللہ عزوجل کا علم غیب ذاتی ہے یعنی کسی کا عطا کیا ہوا نہیں ہے۔
- انبیاء کرام علیہم السلام تمام مخلوق' یہاں تک کہ فرشتوں کے رسولوں سے بھی افضل ہیں۔ ولی کتنے ہی بڑے مرتبے والا ہو' مگر ہرگز ہرگز کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا' جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے وہ کافر ہے۔
- انبیاء کرام علیہم السلام کے مختلف درجات ہیں۔ اللہ عزوجل نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ سب سے افضل و اعلیٰ ہمارے آقا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
- انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبور میں تمام لوازمِ حیات کے ساتھ زندہ ہیں۔ اللہ عزوجل کا وعدہ پورا ہونے کے لئے ایک آن کو ان پر موت طاری ہوئی پھر بدستورِ سابق اللہ عزوجل نے ان کو زندگی عطا فرما دی۔ اللہ عزوجل کے انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات شہیدوں کی حیات سے کہیں بڑھ چڑھ کر ارفع و اعلیٰ ہے یہی وجہ ہے کہ شہیدوں کا ترکہ تقسیم کر دیا جاتا ہے

اور ان کی بیویاں عدت کے بعد دوسروں سے نکاح کرسکتی ہیں مگر انبیاء کرام علیہم السلام کا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا نہ ان کی بیویاں عدت کے بعد دوسروں سے نکاح کرسکتی ہیں۔

- ہمارے آقا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ''خاتم الانبیاء علیہم السلام'' ہیں یعنی اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر سلسلۂ نبوت کو ختم فرما دیا ہے۔
- ہمارے آقا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے جاگتے میں جسمانی خواص کے ساتھ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں کے اوپر اور وہاں سے جہاں تک اللہ عزوجل کو منظور ہوا رات کے ایک مختصر حصہ میں پہنچایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرش و کرسی اور لوح و قلم اور خدا کی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا اور اللہ عزوجل کے دربار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قربِ خاص حاصل ہوا کہ جو کسی نبی اور فرشتے کو کبھی حاصل نہیں ہوا اور نہ کبھی حاصل ہوگا۔
- ہمارے آقا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے قیامت کے دن شفاعت کبریٰ اور مقامِ محمود کا شرف عطا فرمایا ہے جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کا دروازہ نہیں کھولیں گے کسی کو بھی شفاعت کی مجال نہ ہوگی۔
- حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عین ایمان ہے۔ جب تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ماں باپ اولاد بلکہ تمام جہان سے زیادہ نہ ہو تو کوئی شخص کامل مسلمان نہیں ہوسکتا۔
- حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو حقارت کی نظر سے دیکھے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی ادنیٰ سی گستاخی یا توہین و بے

ادبی کرے یا آپ ﷺ کا انکار کرے یا آپ ﷺ کے کلام میں شک کرے یا آپ ﷺ میں کوئی عیب نکالے یا آپ ﷺ کی سنت کو برا سمجھے یا مذاق اُڑائے وہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق عقائد:

- ہمارے آقا حضور نبی کریم ﷺ کو جن خوش نصیب مسلمانوں نے ایمان کی حالت میں دیکھا اور ایمان پر ان کا خاتمہ ہوا انہیں صحابیؓ کہا جاتا ہے۔ ان حضرات کا درجہ امت میں سب سے بلند ہے اور اللہ عزوجل نے ان شمع نبوت کے پروانوں کو بڑی بزرگی عطا فرمائی ہے یہاں تک کہ بڑے سے بڑے درجہ کے اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم بھی کسی کم سے کم درجے کے صحابی کے مراتب تک نہیں پہنچ سکتے۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں درجات و مراتب کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر چار صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو حضور نبی کریم ﷺ کے بعد ان کے جانشین مقرر ہوئے اور دین اسلام کی جڑوں کو مضبوط کیا اور خلیفہ اول کہلائے۔ آپ رضی اللہ عنہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد تمام امتوں میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ ہیں۔
- حضور نبی کریم ﷺ کی نسبت اور تعلق کی وجہ سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ادب و احترام اور ان بزرگوں کے ساتھ محبت و عقیدت تمام مسلمانوں

پر فرض ہے۔ اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کی آل و اولاد اور ازواج اور اہل بیت اور آپ ﷺ کے خاندان والے اور تمام وہ چیزیں جن کو آپ ﷺ سے نسبت و تعلق ہو سب لائق تعظیم اور واجب الاحترام ہیں۔

فرشتوں کے متعلق عقائد:

- اللہ عزوجل کی توحید اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ فرشتوں کے وجود پر بھی ایمان لانا بھی لازم ہے۔ فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے۔
- اللہ عزوجل نے اپنی کچھ مخلوقات کو نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے اور ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جس شکل میں چاہیں اس شکل میں ظاہر ہو جائیں۔ وہ کبھی انسان کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور کبھی دوسری شکلوں میں بھی ظاہر ہوتے ہیں۔
- فرشتے اللہ عزوجل کے معصوم بندے ہیں وہ وہی کرتے ہیں جو اللہ عزوجل کا حکم ہوتا ہے۔ وہ اللہ عزوجل کے حکم کے خلاف کبھی کچھ نہیں کرتے اور وہ ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہیں۔
- اللہ عزوجل نے ان فرشتوں کو مختلف کاموں میں لگا دیا ہے اور جو کام ان کے ذمہ ہیں وہ ان کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ فرشتوں کی تعداد اللہ عزوجل ہی جانتا ہے جس نے ان کو پیدا فرمایا ہے اور اللہ عزوجل کے بتانے سے رسول بھی جانتے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں جو تمام فرشتوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام۔

☼ کسی فرشتے کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کرنے سے انسان کافر ہوجاتا ہے۔

جنات کے متعلق عقائد:

☼ اللہ عزوجل نے کچھ مخلوق کو آگ سے پیدا فرما کر ان کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ جیسی شکل اختیار کرنا چاہیں کرلیں۔ اس مخلوق کا نام ''جن'' ہے۔ یہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتے۔ یہ انسانوں کی طرح کھاتے پیتے' جیتے' مرتے ہیں۔ ان کے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں اور ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی' نیک بھی ہیں اور فاسق بھی۔ جن کے وجود کا انکار کرنے والا کافر ہے کیونکہ جن ایک مخلوق ہیں یہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔ لہٰذا جن کے وجود کا انکار درحقیقت قرآن مجید کا انکار ہے۔

آسمانی کتب کے متعلق عقائد:

☼ اللہ عزوجل نے جتنے صحیفے اور کتابیں آسمان سے نازل فرمائی ہیں سب حق ہیں اور سب اللہ عزوجل کا کلام ہیں۔ ان کتابوں میں جو کچھ حکم الٰہی ہوا ہے ان سب پر ایمان لانا اور ان کو سچ ماننا ضروری ہے۔ کسی ایک کتاب کا انکار کرنا کفر ہے۔ ہاں! البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ عزوجل نے امتوں کے سپرد فرمائی تھی مگر امتوں سے ان کتابوں کی حفاظت نہ ہوسکی بلکہ شریر لوگوں نے ان کتابوں میں اپنی خواہش کے مطابق کمی بیشی کر دی۔ لہٰذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہوتو وہ اگر قرآن مجید کے مطابق ہو تب تو ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگر وہ قرآن مجید کے مخالف ہوتو ہم یقین کرلیں گے کہ یہ شریروں کی تحریف ہے اور ہم اس بات کو رد کردیں گے

اور اگر مخالفت یا موافقت کچھ بھی معلوم نہ ہو تو یہ حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں، نہ تکذیب کریں بلکہ یہ کہہ دیں کہ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے۔

- دین اسلام چونکہ ہمیشہ رہنے والا دین ہے۔ لہٰذا قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ عزوجل نے امت کے سپرد نہیں فرمائی بلکہ اس کی حفاظت خود اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ رکھی ہے۔
- اگلی کتب صرف انبیاء کرام علیہم السلام ہی کو یاد ہوا کرتی تھیں لیکن یہ ہمارے آقا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید کا معجزہ ہے کہ قرآن مجید کو مسلمانوں کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے۔

تقدیر کے متعلق عقائد:

- عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے سب کو اللہ عزوجل اس کے ظہور سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اس نے اپنے اسی علم ازلی کے موافق پر بھلائی برائی مقدر فرما دی ہے۔ ''تقدیر'' اسی کا نام ہے جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا۔ اس کو پہلے ہی اللہ عزوجل نے اپنے علم سے جانا اور اسی کو لوحِ محفوظ پر لکھ دیا تو یہ نہ سمجھو کہ جیسا اس نے لکھ دیا مجبوراً ہم کو ویسا ہی کرنا پڑتا ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا ہی اس نے بہت پہلے لکھ دیا۔
- تقدیر پر ایمان لانا بھی لازم ہے۔ تقدیر کے انکار کرنے والوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امت کا ''مجوسی'' بتایا ہے۔
- تقدیر کے مسائل عام لوگوں کی سمجھ میں نہیں آ سکتے اس لئے تقدیر کے

مسائل میں زیادہ غور وفکر اور بحث و مباحثہ کرنا ہلاکت کا سبب ہے۔ امیر المومنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق و امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما تقدیر کے مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرما گئے ہیں پھر بھلا ہم تم کس گنتی میں ہیں کہ اس مسئلہ میں بحث و مباحثہ کریں۔ ہمارے لئے یہی حکم ہے کہ ہم تقدیر پر ایمان لائیں اور اس مشکل اور نازک مسئلہ میں ہرگز ہرگز کبھی بحث و مباحثہ اور حجت و تکرار نہ کریں کہ اسی میں ایمان کی سلامتی ہے۔

عالم برزخ سے متعلق عقائد:

- مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے دنیا و آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو ''عالم برزخ'' کہتے ہیں۔ تمام انسانوں اور جنوں کو مرنے کے بعد اسی عالم میں رہنا ہوتا ہے۔ اس عالم میں اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے کسی کو آرام ملتا ہے اور کسی کو تکلیف۔
- مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدن کے ساتھ باقی رہتا ہے' اگرچہ روح بدن سے جُدا ہوگئی ہے۔ مگر بدن پر جو آرام یا صدمہ گزرے گا روح ضرور اس کو محسوس کرے گی اور متاثر ہوگی۔ جس طرح دنیاوی زندگی میں بدن پر جو راحت اور تکلیف پڑتی ہے اس کی لذّت اور کلفت روح کو پہنچتی ہے اسی طرح عالم برزخ میں بھی جو انعام یا عذاب بدن پر واقع ہوتا ہے اس کی لذت اور تکلیف روح کو پہنچتی ہے۔
- مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحیں ان کے درجات کے اعتبار سے مختلف مقامات میں رہتی ہیں۔ بعض کی قبر پر' بعض کی زمزم شریف کے کنویں میں' بعض کی آسمان و زمین کے درمیان' بعض کی آسمانوں میں' بعض کی

عرش کے نیچے قندیلوں میں' بعض کی اعلیٰ علیین میں مگر روحیں کہیں بھی ہوں اپنے جسموں سے بدستور ان کا تعلق رہتا ہے جو کوئی ان کی قبر پر آئے' اس کو وہ دیکھتے پہچانتے اور اس کی باتوں کو سنتے ہیں۔ اسی طرح کافروں کی روحیں بعض ان کے مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں' بعض کی یمن کے ایک نالہ ہوت میں' بعض کی ساتوں زمین کے نیچے۔

- یہ خیال کہ مرنے کے بعد روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے خواہ وہ کسی آدمی کا بدن ہو یا کسی جانور کا جس کو فلاسفر تناسخ اور ہندو اواگون کہتے ہیں یہ خیال بالکل ہی باطل اور اس کا ماننا کفر ہے۔
- جب آدمی مر جاتا ہے تو اگر گاڑا جائے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جائے تو وہ جہاں بھی ہو اور جس حال میں بھی ہو' اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جن میں سے ایک کا نام ''منکر'' اور دوسرے کا ''نکیر'' ہے۔ یہ دونوں فرشتے مردے سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کون سا ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟ اگر مردہ ایماندار ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ عزوجل ہے۔ میرا دین اسلام ہے اور حضور نبی کریم ﷺ اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔ پھر اس کے لئے جنت کی طرف ایک کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں قبر میں آتی رہتی ہیں اور مردہ آرام و چین کے مزے سے اپنی قبر میں سکھ کی نیند سو رہتا ہے اور اگر مردہ ایماندار نہ ہوا تو سب سوالوں کے جواب میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ پھر اس کی قبر میں دوزخ کی طرف ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور جہنم کی گرم گرم ہوائیں اور بدبو قبر میں

آتی رہتی ہیں اور مردہ سخت عذابوں میں گرفتار ہو کر تڑپتا اور بے قرار رہتا ہے۔ فرشتے اس کو گرزوں سے مارتے رہتے ہیں اور اس کے برے اعمال سانپ، بچھو بن کر اسے عذاب پہنچاتے رہتے ہیں۔

- مردہ کلام بھی کرتا ہے مگر اس کے کلام کو انسان اور جن کے سوا تمام مخلوقات جانور وغیرہ سنتے ہیں اگر کوئی آدمی سن لے تو وہ بے ہوش ہو جائے گا۔
- ایماندار اور نیک لوگوں کی قبریں کسی کی ستر ستر ہاتھ چوڑی ہو جاتی ہیں اور کسی کسی کی قبریں اتنی چوڑی ہو جاتی ہیں کہ جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے۔ کافروں اور بعض گناہ گاروں کو قبر اس زور سے دباتی ہے اور اس قدر تنگ ہو جاتی ہے کہ ادھر کی پسلیاں ادھر اور ادھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں۔
- قبر میں جو کچھ عذاب و ثواب مردے کو دیا جاتا ہے اور جو کچھ اس پر گزرتی ہے وہ سب چیزیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں زندہ لوگوں کو اس کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ جیسے سوتا ہوا آدمی خواب میں آرام و تکلیف اور قسم قسم کے مناظر سب کچھ دیکھتا ہے لذت بھی پاتا ہے اور تکلیف بھی اُٹھاتا ہے۔ مگر اس کے پاس ہی میں جاگتا ہوا آدمی ان سب باتوں سے بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

قیامت کے متعلق عقائد:

توحید و رسالت کی طرح قیامت پر بھی ایمان لانا لازم ہے۔ جو شخص قیامت کا انکار کرے وہ کھلا ہوا کافر ہے۔ ہر مسلمان کے لئے اس عقیدہ پر ایمان لانا فرض عین ہے کہ ایک دن یہ زمین آسمان بلکہ تمام عالم اور سارا جہان فنا

ہو جائے گا۔ اسی دن کا نام ''قیامت'' ہے۔ قیامت سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی، جن میں سے چند نشانیاں یہ ہیں۔

۱۔ دنیا میں تین جگہ آدمی زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔
۲۔ علم اٹھ جائے گا۔
۳۔ جہالت کی کثرت ہوگی۔
۴۔ اعلانیہ زنا کاری بکثرت ہونے لگے گی۔
۵۔ مردوں کی تعداد کم ہو جائے گی اور عورتیں بہت زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس پچاس عورتیں ہوں گی۔
۶۔ ملک عرب میں کھیتی، باغ اور نہریں ہو جائیں گی۔
۷۔ دین پر قائم رہنا اتنا ہی دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انگارہ لینا یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا۔
۸۔ لوگ علم دین پڑھیں گے مگر دین کے لئے نہیں۔
۹۔ مرد اپنی عورت کا فرماں بردار ہوگا اور ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔
۱۰۔ مسجدوں میں لوگ شور مچائیں گے۔
۱۱۔ گانے بجانے کا رواج بہت زیادہ ہو جائے گا۔
۱۲۔ اگلے لوگوں پر لوگ لعنت کریں گے اور برا کہیں گے۔
۱۳۔ جانور آدمیوں سے کلام کریں گے۔
۱۴۔ ذلیل لوگ جن کو تن کا کپڑا، پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں بڑے بڑے محلوں میں فخر کریں گے۔
۱۵۔ وقت میں برکت ختم ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ برس مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ایک ہفتہ اور ایک ہفتہ مثل ایک دن کے گزر جائے گا۔

اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم ﷺ نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتائی ہیں سب یقیناً ظاہر ہو کر رہیں گی۔ یہاں تک کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور ہوگا۔ دجال نکلے گا اور اس کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ یاجوج و ماجوج جو بہت ہی زبردست لوگ ہیں' وہ نکل کر تمام زمین پر پھیل جائیں گے اور بڑے بڑے فساد اور بربادی برپا کریں گے۔ پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ پچھم سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن مجید کے حروف اُڑ جائیں گے۔ یہاں تک کہ روئے زمین کے تمام مسلمان مرجائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی۔ اس طرح جب قیامت کی نشانیاں ظاہر ہو چکیں گی تو اچانک اللہ عزوجل کے حکم پر حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے جس سے زمین و آسمان ٹوٹ پھوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ چھوٹے بڑے سب پہاڑ چور چور ہو کر بکھر جائیں گے۔ تمام دریاؤں میں طوفان اٹھ کھڑا ہوگا اور زمین پھٹ جانے سے ایک دریا دوسرے دریاؤں سے مل جائے گا۔ تمام مخلوقات مرجائے گی اور سارا عالم نیست و نابود اور پوری دنیا تہس نہس ہو کر برباد ہو جائے گی۔ پھر ایک مدت کے بعد جب اللہ عزوجل کو منظور ہوگا تمام عالم پھر پیدا ہو جائے گا تو دوسری بار پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے پھر سارا عالم دوبارہ پیدا ہو جائے گا اور تمام مردے زندہ ہو کر میدانِ محشر میں جمع ہوں گے۔ جہاں سب کے اعمال میزانِ عمل میں تولے جائیں گے' حساب و کتاب ہوگا۔ ہمارے آقا حضور نبی کریم ﷺ شفاعت فرمائیں گے اور اپنی امت کو حوضِ کوثر کا پانی پلائیں گے۔ نیکوں کا نامہ اعمال داہنے ہاتھوں میں اور بدکاروں کا نامہ اعمال بائیں ہاتھوں میں دیا جائے گا۔ پھر یہ لوگ پل سے پار ہو کر جنت میں پہنچ جائیں گے اور جو بد اعمال اور گناہ گار ہوں گے وہ اس پل سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

- جہنم پیدا ہو چکی ہے اور اس میں طرح طرح کے عذابوں کے سامان موجود ہیں۔ دوزخی لوگوں میں سے جن لوگوں کے دلوں میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور دوسرے بزرگوں کی شفاعت سے جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ مسلمان کتنا ہی بڑا گناہ گار کیوں نہ ہو مگر وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رکھا جائے گا بلکہ کچھ دنوں تک اپنے گناہوں کی سزا پا کر وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ ہاں البتہ کفار و مشرکین ہمیشہ ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے اور طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار رہیں گے اور ان کو موت بھی نہیں آئے گی۔
- جنت بھی بنائی جا چکی ہے اور اس میں طرح طرح کی نعمتوں کا سارا سامان اللہ عزوجل نے پیدا فرما رکھا ہے۔ جنتیوں کو نہ کوئی خوف ہوگا نہ کسی طرح کا کوئی رنج و غم ہوگا۔ ان کی ہر خواہش اور تمنا کو اللہ عزوجل پورا فرمائے گا اور وہ بہشت کے باغوں میں قسم قسم کے میووں اور طرح طرح کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ نہ کبھی وہ جنت سے نکالے جائیں گے نہ مریں گے۔
- شرک اور کفر کے گناہ کو اللہ عزوجل کبھی معاف نہیں فرمائے گا۔ ان کے علاوہ دوسرے چھوٹے بڑے گناہوں کو جس کے لئے چاہے گا اپنے فضل و کرم سے معاف فرما دے گا اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا۔ عذاب دینا اس کا عدل ہے اور معاف کر دینا اس کا فضل ہے۔ اللہ عزوجل ہر مسلمان پر اپنا فضل فرمائے۔

کفریہ عقائد:

اس دور میں جہالت کی وجہ سے کچھ مرد اور عورتیں اس قدر بے لگام ہیں کہ جو ان کے منہ میں آتا ہے بول دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض کفر کے الفاظ بھی لوگوں کی زبانوں سے نکل جاتے ہیں اور لوگ کافر ہوجاتے ہیں اور ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے مگر انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ وہ کافر ہوگئے اور ان کا نکاح ٹوٹ گیا۔ اس لئے ہم یہاں چند کفریہ عقائد کا ذکر کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو ان کفریات کا علم ہوجائے اور لوگ ان باتوں کو بولنے سے ہمیشہ زبان روکے رہیں اور اگر خدانخواستہ یہ کفریہ الفاظ ان کے منہ سے نکل گئے ہوں تو فوراً توبہ کر کے نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان بنیں اور دوبارہ نکاح کریں۔

۱۔ اللہ عزوجل کے لئے مکان اور جگہ ثابت کرنا کفر ہے بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ اوپر اللہ نیچے پنچ یا اوپر اللہ نیچے تم یہ کہنا کفر ہے۔

۲۔ کسی سے کہا کہ گناہ نہ کرو ورنہ اللہ عزوجل جہنم میں ڈال دے گا۔ اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا یہ کہا مجھے اللہ عزوجل کے عذاب کی کوئی پرواہ نہیں یا ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ اس نے غصہ میں یہ کہہ دیا کہ میں اللہ عزوجل سے نہیں ڈرتا یا کہہ دیا کہ ''خدا کہاں ہے؟ یہ سب کفریہ کلمات ہیں۔

۳۔ کسی سے کہا کہ انشاء اللہ تم اس کام کو کرو گے اس نے کہہ دیا کہ میں بغیر انشاء اللہ کروں گا وہ کافر ہوگیا۔

۴۔ کسی مال دار کو دیکھ کر یہ کہہ دیا کہ آخر اللہ عزوجل کا یہ کیا انصاف ہے کہ اس کو مال دار بنا دیا اور مجھے غریب بنایا یہ کہنا بھی کفر ہے۔

۵۔ اولاد وغیرہ کے مرنے پر رنج اور غصہ میں اس قسم کی بولیاں بولنے لگے کہ

اللہ کو بس میرا بیٹا ہی مارنے کو ملا تھا۔ دنیا بھر میں مارنے کے لئے میرے بیٹے کے سوا اللہ کو دوسرا کوئی ملتا ہی نہیں تھا۔ اللہ کو ایسا ظلم نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اللہ نے بہت برا کیا کہ میرے اکلوتے بیٹے کو مار کر میرا گھر بے چراغ کر دیا' یہ کہنا بھی کفر ہے۔

٦۔ اللہ عزوجل کے کسی کام کو برا کہنا یا اللہ عزوجل کے کاموں میں عیب نکالنا یا اللہ عزوجل کا مذاق اڑانا یا اللہ عزوجل کی بے ادبی کرنا یا خدا کی شان میں کوئی پھوہڑ لفظ بولنا یا اللہ عزوجل کو ایسے لفظوں سے یاد کرنا جو اس کی شان کے لائق نہیں ہیں۔ یہ سب کفریہ کلمات ہیں۔

٧۔ کسی نبی یا فرشتہ کی حقارت کرنا یا ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو عیب لگانا یا ان کا مذاق اڑانا یا ان پر طعنہ مارنا یا ان کے کسی کام کو بے حیائی بتانا یا بے ادبی کے ساتھ ان کا نام لینا بھی کفر ہے۔

٨۔ جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی نہ مانے یا آپ ﷺ کی کسی چیز یا کسی بات کی توہین کرے یا حقیر جانے یا عیب لگائے یا آپ ﷺ کے مقدس بال یا ناخن کی بے ادبی کرے یا آپ ﷺ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے یا آپ ﷺ کی کسی سنت کی تحقیر کرے' وہ کافر ہے۔

٩۔ جو شخص یہ کہہ دے کہ میں شریعت کو نہیں مانتا یا شریعت کا کوئی حکم یا فتویٰ سن کر یہ کہے کہ یہ سب ہوائی باتیں ہیں یا یہ کہہ دے کہ شریعت کے حکم اور فتویٰ کو چولہے بھار میں ڈال دو یا یہ کہہ دے کہ میں شرع ورع کو نہیں جانتا یا یہ کہہ دے کہ ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو برادری کی رسموں کی پابندی کریں گے وہ کافر ہے۔

۱۰۔ شراب پیتے وقت یا زنا کرنے کے وقت یا جوا کھیلتے وقت بسم اللہ پڑھنا کفر ہے۔

۱۱۔ مسلمان کو مسلمان جاننا اور کافر کو کافر جاننا لازم ہے۔ کسی مسلمان کو کافر کہنا یا کسی کافر کو مسلمان کہنا کفر ہے۔

۱۲۔ جو کسی کافر کے لئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا مانگے یا کسی مردہ کافر مرتد کو مرحوم و مغفور کہے وہ خود کافر ہے۔

۱۳۔ اللہ عزوجل کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کہنا یا اللہ عزوجل کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کہنا یا اللہ عزوجل کی فرض کی ہوئی چیزوں میں سے کسی چیز کا انکار کرنا یہ سب کفریہ کلمات ہیں۔

۱۴۔ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرنا مثلاً توحید' رسالت' قیامت' ملائکہ' جنت' دوزخ' آسمانی کتابیں ان میں سے کسی چیز کا بھی انکار کرنا کفر ہے۔

۱۵۔ قرآن مجید کو ناقص بتانا اور یہ کہنا کہ اس میں سے کچھ آیتیں نکال دی گئی ہیں یا قرآن مجید کی کسی آیت کا انکار کرنا یا قرآن مجید میں کوئی عیب بتانا یا قرآن مجید کی بے ادبی کرنا یہ سب کفر ہے۔

ولایت کے متعلق عقائد:

- ولایت دربار خداوندی میں ایک خاص قرب کا نام ہے جو اللہ عزوجل اپنے فضل و کرم سے اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے۔
- تمام امتوں کے اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہمارے آقا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم سب سے افضل ہیں اور اس امت کے اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں سب سے افضل و اعلیٰ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و حضرت

سیّدنا عمر فاروق وحضرت سیّدنا عثمان غنی وحضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم ہیں اور ان میں جو خلافت کی ترتیب ہے وہی افضلیت کی بھی ترتیب ہے۔

- اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے نائب ہیں۔ اللہ عزوجل نے اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کو بہت بڑی طاقت اور عالم میں ان کو تصرفات کے اختیارات عطا فرمائے ہیں اور بہت سے غیب کے علوم ان پر منکشف ہوتے ہیں یہاں تک کہ بعض اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کو اللہ عزوجل لوح محفوظ کے علوم پر بھی مطلع فرما دیتا ہے لیکن اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کو یہ سارے کمالات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے حاصل ہوتے ہیں۔
- اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی کرامت حق ہے اس کا انکار گناہ ہے۔ کرامت کی بہت سی قسمیں ہیں مثلاً مردوں کو زندہ کرنا' اندھوں اور کوڑھیوں کو شفاء دینا' لمبی مسافتوں کو منٹ دو منٹ میں طے کر لینا' پانی پر چلنا' ہواؤں میں اُڑنا' دور دور کی چیزوں کو دیکھ لینا وغیرہ۔
- اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کو دور نزدیک سے پکارنا جائز اور سلف صالحین کا طریقہ ہے۔
- اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کا علم اور ان کا دیکھنا' ان کا سننا دنیاوی زندگی سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔
- اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات پر حاضری مسلمانوں کے لئے باعث سعادت و برکت ہے اور ان کی نیاز و فاتحہ اور ایصالِ ثواب مستحب اور خیر برکت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کا عرس کرنا یعنی لوگوں کا ان کے مزاروں پر جمع ہو کر قرآن خوانی و فاتحہ خوانی و نعت خوانی و وعظ

وایصالِ ثواب' یہ سب اچھے اور ثواب کے کام ہیں ۔ ہاں! البتہ عرسوں میں جو خلافِ شریعت کام ہونے لگے ہیں مثلاً قبروں کو سجدہ کرنا' عورتوں کا بے پردہ ہوکر مردوں کے مجمع میں گھومتے پھرنا' عورتوں کا ننگے سر مزاروں کے پاس جھومنا' چلانا اور سر پٹک پٹک کر کھیلنا کودنا اور مردوں کا تماشا دیکھنا' باجہ بجانا' ناچ کرانا یہ سب خرافات ہر حالت میں مذموم و ممنوع ہیں اور ہر جگہ ممنوع ہیں اور بزرگوں کے مزاروں کے پاس اور زیادہ مذموم ہیں لیکن ان خرافات وممنوعات کی وجہ سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بزرگوں کا عرس حرام ہے جو حرام اور ممنوع کام ہیں ان کو روکنا لازم ہے۔

✪ علماء اور مشائخ سے مرید ہونا اور ان کے ہاتھوں پر گناہوں سے توبہ کر کے نیک اعمال کرنے کا عہد کرنا جائز اور ثواب کا کام ہے مگر مرید ہونے سے پہلے پیر کے بارے میں خوب اچھی طرح جانچ پڑتال کرلیں ورنہ اگر پیر بدعقیدہ اور بدمذہب ہوا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ آج کل بہت سے ایمان کے ڈاکو پیروں کے لباس میں پھرتے رہتے ہیں لہٰذا مرید بننے میں بہت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ یوں تو پیر بننے کے لئے بہت سی شرائط کا ہونا لازم ہے مگر کم سے کم چار شرطوں کا پیر میں ہونا تو بے حد ضروری ہے۔ اول سنی صحیح العقیدہ ہو' دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے' سوم فاسق نہ ہو' چہارم اس کا سلسلہ اور شجرہ طریقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو۔ خوب سمجھ لو اور یاد رکھو کہ بدمذہب مثلاً رافضی' خارجی' وہابی وغیرہ سے مرید ہونا حرام اور گناہ ہے ۔ اسی طرح بالکل ہی جاہل جو حرام و

حلال اور فرض و واجب اور ضروریاتِ دین کا علم نہ رکھتا ہو۔ اس سے مرید ہونا بھی ناجائز ہے۔ یوں ہی نماز و روزہ چھوڑنے والا' داڑھی منڈانے والا یا حدِ شریعت سے کم داڑھی والا یا گناہِ کبیرہ اور خلافِ شریعت اعمال کرنے والا بھی پیر بننے کے لائق نہیں اور ایسے فاسق سے مرید ہونا بھی درست نہیں بلکہ گناہ ہے۔ ایسے ہی وہ شخص جس کا سلسلہ اور شجرۂ بیعت درمیان میں کہیں سے بھی کٹا ہوا ہو مثلاً اس کو خود ہی خلافت و اجازت کسی بزرگ سے نہ حاصل ہو یا اس کے شجرہ کے پیروؤں میں سے کوئی بلا خلافت و اجازت والا ہو۔ یا گمراہ ہو تو ایسے شخص سے بیعت ہونا بھی درست نہیں ہے۔

مختصر تعارف

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا نام ''محمد'' ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ یکم شوال ۶۰۸ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار سعید بن عماد رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی اور پھر اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے قاہرہ (مصر) تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قاہرہ میں رہ کر صرف، نحو، معانی وعروض اور نعت گوئی جیسے علوم حاصل کئے۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو بچپن سے ہی شعر و شاعری کا شوق تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتداء میں سرکاری ملازمت اختیار کی اور صوبہ شرقیہ کے مقام بلبیس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تقرر بطورِ محرر کے ہوا۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوالعباس المرسی رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کیں۔ حضرت ابوالعباس المرسی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ شاذلیہ کے بانی تھے۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو شہرت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور قصیدہ ''بردہ شریف'' کی بدولت ملی جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیماری کے دوران تحریر کیا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو فالج ہو گیا تھا۔ اس قصیدہ کو تحریر کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شفاء ملی اور یہ قصیدہ طلب شفاء کے لئے خاص اہمیت کا حامل ہے۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں مرشد پاک کی زیارت کے لئے اسکندریہ تشریف لے گئے اور وہیں قیام کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم مبارک کو قاہرہ (مصر) لایا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کے نزدیک دفن کیا گیا۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے ۶۹۵ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں علامہ ابوالحیان نحوی، امام ابن سیّد الناس اور قاضی بدرالدین رحمۃ اللہ علیہم جیسی جلیل القدر ہستیاں شامل ہیں۔

نام ونسب

ہاں نمایاں ہو کے برقِ دیدۂ خفاش ہو
اے دل کون و مکاں کے رازِ مضمر! فاش ہو

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام حضرت سعید بن عماد رحمۃ اللہ علیہ ہے جن کا شمار بوصیر کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے القاب ''شرف الدین'' اور اپنے آبائی شہر ''بوصیر'' کی نسبت سے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے شہرت پائی۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

''ابوعبداللہ امام شرف الدین بن محمد بن سعید بن عماد بن محسن بن عبداللہ بن منہاج بن بلال صنہاجی رحمۃ اللہ علیہم۔''

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت محمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ''بوصیر'' سے تھا جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا تعلق ولاص سے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ولاص سے نسبت کی وجہ سے امام ولاصیری رحمۃ اللہ علیہ بھی کہلائے مگر شہرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے حاصل ہوئی۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق قبیلہ صنہاجہ سے تھا اور اسی نسبت سے

کئی عرب تذکرہ نگاروں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو صنہاجی بھی کہا ہے۔

تیرے مستوں میں کوئی جویائے ہشیاری بھی ہے
سونے والوں میں کسی کو ذوقِ بیداری بھی ہے؟

۞۞۞

بوصیر

بوصیر نامی قصبہ مصر میں دریائے نیل کی ایک شاخ ''دمیاط'' کے مغربی کنارے فیوم اور بنی سویف کے درمیان واقع ہے۔ ماہر جغرافیہ دان یاقوت حموی اپنی تحقیق میں بیان کرتے ہیں کہ بوصیر نام کے چار قصبے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور قصبہ بوصیر قوریدس ہے اور قوریدس اس علاقے کی سب سے مشہور اور عمدہ قسم کی پیداوار تھی جس سے اس زمانہ میں سب سے اعلیٰ کپڑا تیار کیا جاتا تھا۔

دین اسلام سے قبل بوصیر نامی قصبہ دریائے نیل کے کنارے ایک بڑا شہر شمار ہوتا تھا اور یہاں یونانی دیوتا ''اوسائرس'' کا ایک بڑا معبد بھی موجود تھا۔

بوصیر کو وجہ شہرت حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے حاصل ہوئی جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں ''قصیدہ بردہ شریف'' لکھا اور اس قصیدہ کی بدولت شہرت دوام حاصل کی۔

ولادت باسعادت

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش مصر کے قصبہ ولاص میں اپنے نھیال کے ہاں یکم شوال ۶۰۸ ھ بمطابق ۷ مارچ ۱۲۱۳ء کو ہوئی۔

بقول ابن تغری بردی رحمۃ اللہ علیہ!

''امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ضلع بہنسا کے ایک قصبے بہیشم میں ہوئی۔''

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کو چونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے بے پناہ عشق تھا اس لئے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک ''محمد'' رکھا۔

تیری الفت ہو سینے میں فروزاں یارسول اللہ
کلید فضل جنت ہے یہ ارماں یارسول اللہ

تعلیم و تربیت

پڑھ لئے میں نے علومِ شرق و غرب
روح میں باقی ہے اب تک درد و کرب

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تیرہ برس کی عمر میں قرآن مجید کے حافظ بن چکے تھے۔ اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خطاطی اور کتابت میں بھی مہارت حاصل کر لی تھی۔

ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ قاہرہ تشریف لے گئے اور مسجد شیخ عبدالظاہر میں دینی علوم میں دسترس حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہیں سے علومِ نعت' صرف ونحو' معانی و عروض اور بحر و اوزان جیسے علوم پر دسترس حاصل کی۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد شیخ عبدالظاہر میں رہ کر درس سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی عبور حاصل کیا۔ علاوہ ازیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ و حدیث کی تعلیم بھی قاہرہ میں حاصل کی اور بحیثیت محدث اپنا سکہ منوایا۔

عملی زندگی کا آغاز

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے حصولِ علم کے بعد خطاطی اور کتابت کو اپنا ذریعہ معاش بنایا اور اس زمانے میں ایک ماہر کاتب کی حیثیت سے اپنا لوہا منوایا۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے جب ایک یہودی عالم کی کتاب ''نبوۃ نبویہ علیہ السلام کے انکار'' کو پڑھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے اصل مندرجات تک رسائی حاصل کی اور اس کے لئے تورات و انجیل کا بغور مطالعہ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تورات و انجیل کے مطالعہ کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ یہود و نصاریٰ نے تورات و انجیل میں بددیانتی کرتے ہوئے تحریف سے کام لیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس تحقیق کا ذکر اپنی تصنیف ''دیوان بوصیری'' میں کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے متعلق یہود و نصاریٰ کو ان کے پیغمبران واضح الفاظ میں بتاتے رہے ہیں اور تورات و انجیل میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو چونکہ شعر و شاعری کا بچپن سے ہی شوق تھا اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شعر و شاعری کو اپنا اندازِ بیان بنایا اور اس میں عروج حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کی تعریف علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر نے کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی کمالات کا اعتراف کیا۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری قصائد اور مدح پر مشتمل ہے جبکہ

شاعری میں کہیں کہیں طنز و مزاح سے بھی کام لیا گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مصر کے حاکم نجم الدین ایوب کو ایک قصیدہ لکھ کر بھیجا جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد شیخ عبدالظاہر کے متولی کی بدنیتی کے متعلق نجم الدین ایوب کو آگاہ کیا۔ نجم الدین ایوب نے مصر کا حاکم بننے کے بعد تمام دینی مدارس کے لئے تین ہزار دینار بجھوائے اور مسجد شیخ عبدالظاہر کے متولی نے یہ رقم خود ہضم کر لی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے خلاف ایک قصیدہ لکھ کر حاکم مصر کی خدمت میں ارسال کیا جس کی بدولت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق حکومتی ایوان سے ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سرکاری ملازمت کی آفر کی گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بطورِ محرر صوبہ شرقیہ کے مقام بلبیس پر تعینات ہوئے۔ یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کام سرکاری نقول کی تیاری اور کتابت کی نگرانی کرنا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں پر لوگوں کی بددیانتی' چوری اور سینہ زوری پر ایک طویل قصیدہ لکھا جس میں چھبیس اشعار شامل تھے۔

❖❖❖

زیارتِ رسول اللہ ﷺ سے مستفیض ہونا

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ ابتداء میں صرف ہجو گو شاعر ہی تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی باطنی زندگی میں امن وسکون کا نام ونشان تک نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس دور میں حصولِ رزق کے لئے مختلف جگہوں پر بھٹکتے رہے اور قلبی سکون سے محروم رہے۔ ایک روز آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں عشق مصطفیٰ ﷺ نے جوش مارا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ زیارتِ روضہ رسول اللہ ﷺ کے لئے قاہرہ سے مدینہ منورہ کی جانب عازمِ سفر ہوئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ روضہ رسول اللہ ﷺ پر پہنچے تو آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہجوگوئی شاعری سے توبہ کر لی اور عہد کیا کہ اب میں حضور نبی کریم ﷺ کی نعت کے سوا کچھ نہیں لکھوں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد عمر بھر اپنے اس عہد پر قائم رہے۔

تیری الفت ہو سینے میں فروزاں یارسول اللہ
کلیدِ فضل جنت ہے یہ ارماں یارسول اللہ

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ جب روضہ رسول اللہ ﷺ سے روانہ ہونے لگے تو اسی رات آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوالبرکات! کیا ہمیں چھوڑ کر جانا چاہتے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کے یہ کلمات سنے تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئی اور ایسی رقت طاری ہوئی کہ جب

بیدار ہوئے تو آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے واپسی کا ارادہ ملتوی کر دیا اور مدینہ منورہ میں ہی سکونت اختیار کر لی۔

۶۵۶ھ میں حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ زین الدین یعقوب بن زبیر کے شاہی کاتب مقرر ہوئے۔ یعقوب بن زبیر کو نعت گوئی سے خاص شغف حاصل تھا اور اس کی اس رغبت کی بدولت آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے معاون بنے اور بے شمار نعتیہ قصیدہ تحریر فرمائے جن کی بدولت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شہرتِ دوام حاصل ہوئی۔

حضور دہر میں آسودگی نہیں ملتی
تلاش جس کی ہے وہ زندگی نہیں ملتی
ہزاروں لالہ و گل ہیں ریاضِ ہستی میں
وفا کی جس میں ہو بو وہ کلی نہیں ملتی

سعادتِ بیعت

جب سے باندھا ہے تصور اس رخ پرنور کا
سارے گھر میں نور پھیلا ہے اس چراغِ طور کا

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے ۶۸۷ھ میں حضرت ابوالعباس المرسی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت ابوالعباس المرسی رحمۃ اللہ علیہ اسکندریہ میں سکونت پذیر تھے اور سلسلہ عالیہ شاذلیہ کے نامور بزرگ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیافتہ تھے۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مرشد پاک سے والہانہ عقیدت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد بے پناہ روحانی مدارج حاصل کیے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد پاک کی شان بابرکت میں بھی بے شمار قصیدہ بھی تحریر کیے۔

وصالِ پاک

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کی زیارت کے لئے اسکندریہ تشریف لے گئے اور کئی روز تک وہاں قیام پذیر رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال اسکندریہ میں ہی ہوا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم اقدس کو فسطاط (قاہرہ) لایا گیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس کے نزدیک دفن کیا گیا۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے ۶۹۵ھ بمطابق ۱۲۹٦ء کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

عشق ہے مرگِ باشرف، مرگ حیاتِ بے شرف
صحبت پیر روم سے مجھ پہ ہوا یہ راز فاش

قصیدہ بردہ شریف

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف ۶۹۴ھ میں تالیف کیا۔
قصیدہ بردہ شریف درحقیقت حضور نبی کریم ﷺ کی مدح ہے اور اس کا پڑھنا باعث خیر و برکت ہے۔ یہ قصیدہ شب جمعہ کوتحریر کیا گیا۔ اس قصیدہ کے متعلق حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے فالج کا مرض لاحق ہوگیا اور میرا آدھا جسم بیکار ہوگیا۔ مجھے یہ فکر لاحق ہوئی کہ کسی طرح میں حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں کوئی قصیدہ تحریر کروں۔ پھر میں نے اپنے اس خیال کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اشعار لکھنے شروع کئے اور ایک قصیدہ کو ترتیب دینے میں کامیاب ہوگیا۔ پھر میں نے اس قصیدہ کو اپنا وظیفہ بنالیا اور اس قصیدہ کے وسیلے سے دعا مانگتا رہا۔ ایک دن آنسوؤں بہاتا ہوا میں اس قصیدے کو پڑھ رہا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی اور خواب میں مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ کو دیکھتے ہی میری زبان پر یہ قصیدہ جاری ہوگیا اور پھر جب قصیدہ ختم ہوا تو آپ ﷺ نے میرے جسم مبارک پر اپنے دست اقدس کو پھیرا تو میرا مفلوج جسم ٹھیک ہوگیا اور پھر جب میں بیدار ہوا تو میرا جسم بالکل ٹھیک تھا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ مجھے کبھی فالج ہوا ہی نہیں۔ میں علی الصبح اپنے گھر سے نکلا اور ابھی میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت باسعادت اور اپنے تندرست ہونے کے متعلق کسی سے ذکر بھی نہیں کیا تھا۔ میری ملاقات حضرت شیخ ابوالرجاء

الصدیق رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی جو اس دور کے قطب الاقطاب تھے۔ انہوں نے مجھے دیکھا تو مجھ سے قصیدہ کے متعلق دریافت کیا۔ میں نے عرض کی کہ کون سے قصیدہ کے متعلق پوچھتے ہیں میں نے تو بے شمار قصیدے تحریر کئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ وہی قصیدہ جو تم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تحریر کیا ہے اور اپنی بیماری کے دوران پڑھتے رہے ہو۔ میں حیران ہوا کہ اس قصیدہ کے متعلق میرے سوا کسی کو علم نہیں ہے انہیں کیسے پتہ چلا؟ میں نے دریافت کیا کہ حضرت! آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس قصیدہ کے متعلق کیسے علم ہوا؟ میں نے یہ قصیدہ ابھی تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو نہیں سنایا اور نہ ہی میری اس بیماری کے دوران کوئی میرے پاس آیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ قصیدہ جب گذشتہ رات تم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قصیدہ کو سن کر پسندیدگی کا اظہار کیا اور اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ میں نے جب ان کی زبانی سنا تو وہ قصیدہ لکھ کر ان کی خدمت میں پیش کیا۔ اس دن کے بعد یہ قصیدہ اتنا مشہور ہوا کہ اس کا چرچا ہر جگہ ہونے لگا۔

اسماء مبارک قصیدہ بردہ شریف:

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے اس قصیدہ کے یوں تو کئی نام ہیں مگر اسے جن تین وجوہات کی بناء پر بردہ شریف کہا جاتا ہے وہ وجوہات ذیل ہیں۔

۱۔ بردہ کا لفظ ''بَـــرَدَ'' سے منسوب ہے جس کے معنی ریتی سے گھسنے' سنوارنے' نکھارنے' ہموار کرنے اور چمکدار بنانے کے ہیں چونکہ یہ قصیدہ زوائد وحشو اور تعقید سے پاک وصاف ہے اس لئے اس قصیدہ کا نام بردہ ہے۔

۲۔ بُرد کے معنی خنکی یعنی سکون وراحت کے ہیں اور اس قصیدہ کو پڑھنے سے

دل سکون و راحت محسوس کرتا ہے اس لئے اس قصیدہ کا نام بردہ ہے۔

۳۔ اس قصیدہ کے ذریعے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو شفاء نصیب ہوئی اور پھر بردہ کے معنی چادر کے بھی ہیں اور امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے قصیدہ کے عوض چادر مبارک عطا ہوئی تھی اس لئے یہ قصیدہ بردہ کے نام سے مشہور ہوا۔

بردہ اس چادر کو کہا جاتا ہے جس میں مختلف رنگوں کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ اس قصیدہ میں مختلف مضامین بیان ہوئے ہیں جیسے عشق، اعترافِ قصور، آیاتِ قرآنی کی برکت، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت اور معجزات کا ذکر اور مجاہدین کی شجاعت کی مدح شامل ہیں اس لئے یہ قصیدہ ''بردہ'' کے نام سے مشہور ہے۔

قصیدہ بردہ شریف کے باطنی فوائد:

قصیدہ بردہ شریف نعت گوئی کے اعتبار سے درد و سوز، خلوص و عقیدت اور جذب و شوق کی کیفیت لئے ہوئے ہے اس لئے یہ پڑھنے میں اپنی مثل آپ ہے۔ اس میں مضامین کی بلندی، ادبی اور لسانی اعتبار سے بے شمار فیوض و برکات پنہاں ہیں۔ یہ قصیدہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کا بے مثل نمونہ ہے اور اس میں الوہیت اور بلوت کے فرق کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے۔ اس قصیدہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فقر کو اضطراری کی بجائے اختیاری قرار دیا گیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بھی طرح اس دنیا کے محتاج نہیں ہوسکتے بلکہ یہ دنیا تو کیا ساری کائنات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محتاج ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نرم خوئی اور جلالت کا ذکر بھی اس قصیدہ میں بیان کیا گیا ہے۔

قصیدہ بردہ شریف میں کج فہم، کج رو بالخصوص معتزلہ، خوارج اور روافض کے گمراہ کن عقائد کو بیان کیا گیا ہے اور نہایت خوبی کے ساتھ ان کو رد کیا گیا ہے۔

اس قصیدہ میں بیان کئے گئے مضامین اپنے ربط کے اعتبار سے باہم مربوط ہیں اور نعتیہ کلام میں اشعار کا باہم مربوط ہونا کم ہی نظر آتا ہے۔ اس قصیدہ میں خود احتسابی کی خاطر اپنی ملامت آپ کی گئی ہے اور ندامت کا اظہار کیا گیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ بخشش ونجات کے لئے سب سے بڑا سہارا اللہ عزوجل کی رحمت ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت ہے۔

قصیدہ بردہ شریف طلب شفاء کے لئے مؤثر وظیفہ:

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب قصیدہ بردہ شریف کی شہرت ہر جانب پھیل گئی تو بہاء الدین ابن الحنا وزیر اعظم الملک الظاہر بیبرس نے اپنے لئے ایک نسخہ مجھ سے تحریر کروایا اور منت مانگی کہ وہ اس قصیدہ کو ہمیشہ برہنہ سر برہنہ پا اور سروقد ہو کر سنا کرے گا۔ اس قصیدہ کی برکت کی وجہ سے اس کے دنیاوی واخروی بے شمار کام سنورنے لگے اور اس کے گھر والے بھی اس قصیدہ کی برکت سے فیضیاب ہونے لگے۔ بہاء الدین کے توقیع نگار سعد الدین فاروقی آشوبِ چشم کی بیماری میں مبتلا ہوئے اور جب کہیں سے بھی ان کا علاج ممکن نہ ہوا اور ان کی بصارت چلے جانے کا خطرہ لاحق ہوا تو انہوں نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا جنہوں نے اس سے کہا کہ تم بہاء الدین کے پاس جاؤ اور اس کے پاس موجود قصیدہ بردہ شریف کے نسخہ کو آنکھوں سے لگاؤ اللہ عزوجل تمہاری آنکھیں ٹھیک کردے گا۔ چنانچہ سعد الدین بیدار ہوتے ہی بہاء الدین کے پاس گیا اور اپنا خواب بیان کرنے کے بعد اس قصیدہ کی فرمائش کی۔ بہاء الدین نے کہا کہ میرے پاس تو بے شمار تبرکات موجود ہیں اور ان میں کوئی قصیدہ بردہ شریف نہیں ہاں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی ایک نعت ضرور موجود ہے جو تمام امراض کے لئے باعث شفاء ہے۔ پھر بہاء الدین کے حکم پر اس کے ملازمِ خاص نے قصیدہ بردہ

شریف کو تبرکات کے صندوق سے نکالا اور سعد الدین نے اسے اپنی آنکھوں سے لگایا۔ سعد الدین کا آنکھوں سے لگانا تھا کہ اس کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔

ایک مرتبہ ایک شخص شدید بیمار ہو گیا اس نے شفاء کی غرض سے قصیدہ بردہ شریف کو منگوایا اور پڑھ کر دم کیا تو اللہ عزوجل نے اسے بیماری سے نجات عطا فرمادی۔

قصیدہ بردہ شریف کے فضائل وخواص:

قصیدہ بردہ شریف کے اس کے علاوہ بھی بے شمار فضائل وخواص ہیں جو ذیل میں مختصراً بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔ اگر کوئی اپنی عمر میں حصولِ برکت کا خواہاں ہو تو اسے چاہئے کہ اس قصیدہ کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔

۲۔ اگر قحط سالی کا سامنا ہو تو قصیدہ بردہ شریف کو تین سو مرتبہ پڑھنا قحط سالی کو ختم کرنے کا باعث بنتا ہے۔

۳۔ دفع بلا کے لئے قصیدہ بردہ شریف کا اکہتر مرتبہ پڑھنا مؤثر ہے۔

۴۔ اگر کوئی نیک اور صالح فرزند کا خواہش مند ہو تو وہ اس قصیدہ کو ایک سو سولہ (۱۱۶) مرتبہ پڑھے انشاء اللہ عزوجل فرزند صالح پیدا ہوگا۔

۵۔ جو شخص قصیدہ بردہ شریف کو شب جمعہ سترہ مرتبہ پڑھے گا بفضلہٖ تعالیٰ وہ نیک بخت اور دولت مند ہوگا۔

۶۔ تونگری اور دولت مندی کے لئے قصیدہ بردہ شریف کا سات سو مرتبہ پڑھنا نہایت نافع عمل ہے۔

۷۔ جو شخص قصیدہ بردہ شریف کو روزانہ پڑھے گا وہ ہر قسم کی بلا سے محفوظ رہے گا۔

۸۔ جو شخص قصیدہ بردہ شریف کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھ کر اپنی اولاد پر دم کرے گا اس کی اولاد کی عمر دراز ہو گی۔

۹۔ جو شخص اپنے کسی بھی مشکل کام میں اس قصیدہ کو سات سو اکہتر (۷۷۱) مرتبہ پڑھے گا اس کی مشکل دور ہو گی۔

۱۰۔ جو شخص اپنی آرام گاہ میں اس قصیدہ کو اپنے مطلب کے لئے پڑھے گا تو اسے اس کا مطلب خواب میں معلوم ہو جائے گا۔

۱۱۔ جس گھر میں یہ قصیدہ پڑھا جائے گا وہ گھر سات بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ اول جنوں کے شر سے' دوم وبا سے' سوم آنکھوں کی بیماری سے' چہارم دیوانگی سے' پنجم نحوست سے' ششم چیچک سے اور ہفتم مرگِ مفاجات سے۔

۱۲۔ جس گھر میں یہ قصیدہ پڑھا جائے گا اس گھر میں سات چیزوں کی فراوانی ہو گی۔ اول اس کی عمر دراز ہو گی' دوم وہ نورِ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھے گا' سوم خوش و خرم رہے گا' چہارم رزق کی فراوانی ہو گی' پنجم دولت و کامیابی نصیب ہو گی' ششم غنی ہو گا اور ہفتم صحت نصیب ہو گی۔

۱۳۔ جو شخص اپنے کسی مطلب کے لئے قصیدہ بردہ شریف کو شب جمعہ اکتالیس مرتبہ پڑھے گا اس کا مطلب پورا ہو گا۔

۱۴۔ جو شخص قصیدہ بردہ شریف کو اپنا معمول بنائے گا حضور نبی کریم ﷺ کی روح اس کی معاون ہو گی اور وہ کبھی نقصان نہیں اٹھائے گا۔

۱۵۔ جو شخص چاہے کہ وہ سفر کے نفع و نقصان سے آگاہ ہو جائے وہ قصیدہ بردہ شریف کو تین بار بمعہ اول و آخر درودِ پاک پڑھ کر سو جائے انشاء اللہ العزیز خواب میں اسے سفر کے نفع و نقصان کا علم ہو جائے گا۔

۱۶۔ جو شخص اپنے دشمن سے تنگ ہو وہ قصیدہ بردہ شریف کو چالیس دن تک کسی پرانے قبرستان میں اکیالیس مرتبہ پڑھے اس کا دشمن ہلاک ہو جائے گا۔

۱۷۔ اگر کسی کا حافظہ کمزور ہو تو وہ سات دن تک بلاناغہ قصیدہ بردہ شریف کو گلاب پر پڑھ کر کھائے اس کا حافظہ ٹھیک ہو جائے گا۔

۱۸۔ اگر کوئی شخص قرض دار ہو اور اپنے قرضے سے نجات کا خواہاں ہو وہ اس قصیدہ کو ہزار مرتبہ پڑھے انشاء اللہ العزیز قرض سے نجات کا ذریعہ بن جائے گا۔

۱۹۔ اگر کوئی شخص دورانِ سفر اس قصیدہ کو پڑھے گا تو انشاء اللہ العزیز وہ سفر کی تکالیف سے محفوظ رہے گا۔

۲۰۔ اگر کوئی شخص کسی تنگی میں مبتلا ہو وہ اس قصیدہ کو تین دن روزے رکھ کر پڑھے اس کی تنگی ختم ہو جائے گی۔

۲۱۔ جو شخص اس قصیدہ کو مشک اور زعفران سے لکھ کر گلے میں ڈالے گا وہ ستر بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

۲۲۔ جو شخص اس قصیدہ کو گلاب کے پانی پر دم کر کے کپڑوں پر ڈالے گا وہ مخلوقِ خدا کا پسندیدہ ہو جائے گا۔

۲۳۔ جس گھر میں یہ قصیدہ پڑھا جائے گا وہ گھر چور' ڈاکوؤں سے محفوظ رہے گا۔

۲۴۔ جس گھر میں اس قصیدہ کو تین مرتبہ روزانہ پڑھا جائے گا وہ گھر ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

۲۵۔ جب کوئی بچہ پیدا ہو تو اس قصیدہ کو نو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس

پانی سے بچے کو نہلانے سے وہ بچہ ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

۲۶۔ دردِ زہ کی تکلیف میں تین مرتبہ گلاب کے پانی پر دم کر کے پانی میں ملا کر پینے اور تھوڑا سا کمر پر مل لینے سے دردِ زہ کی تکلیف ختم ہو جائے گی۔

الغرض ہر قسم کی آفات و بلیات، ہر قسم کے مطلب اور ہر قسم کی پریشانی میں قصیدہ بردہ شریف کا پڑھنا باعث نفع ہے مگر اس کے لئے اکل حلال، کم کھانا، کم سونا، کم بولنا اور توکل الی اللہ ہونا لازم ہے۔

قصیدہ بردہ شریف کی قرأت کا طریقہ:

قصیدہ بردہ شریف کو پڑھتے وقت ذیل کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ قصیدہ بردہ شریف سات حصوں میں تقسیم ہے اور روزانہ ایک حصہ پڑھنا مطلوب ہے۔

۲۔ وظیفہ جمعہ کے روز سے شروع کریں اور وظیفہ پڑھتے وقت ہمیشہ باوضو رہیں اور قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔

۳۔ وظیفہ پڑھنے سے قبل ذیل کا درودِ پاک تین مرتبہ ضرور پڑھیں۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

۴۔ قصیدہ بردہ شریف کے اشعار کو نظمیہ رنگ میں پڑھیں۔

۵۔ قصیدہ بردہ شریف کو پڑھتے وقت تلفظ اور معانی کا لحاظ رکھیں۔

۶۔ جس دن قصیدہ پڑھنا شروع کریں حسب استطاعت ایک یا چند مساکین کو کھانا کھلائیں اور کھانا میٹھا اور نمکین دونوں طرح کا ہونا چاہئے۔

۷۔ تمام قصیدہ کو پہلے حفظ کر لیں اور پھر اسے معمول بنائیں۔

۸۔ قصیدہ شروع کرتے وقت صاف اور خوشبودار لباس زیب تن کریں۔

۹۔ جن اشعار میں حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک موجود ہے ان کی تکرار تین مرتبہ کی جائے اور درودِ پاک پڑھا جائے۔

۱۰۔ قصیدہ ایک مقررہ وقت پر پڑھا جائے۔

نوٹ: قصیدہ کے اختتام پر ذیل کی دعا مانگی جائے اور حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو ایصالِ ثواب کیا جائے۔

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِي بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِي بِرُكْنِكَ
الَّذِي لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ فَلَآ اَهْلِكُ وَاَنْتَ
رَجَآئِي فَكَمْ مِّنْ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِيْ
وَكَمْ مِّنْ بَلِيَّةٍ ابْتَلَيْتَنِي بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِيْ فَيَامَنْ
قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِي وَيَامَنْ قَلَّ عِنْدَ
بَلِيَّتِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِي وَيَامَنْ رَّاٰنِي عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ
يَفْضَحْنِي يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِي لَا يَنْقَضِي اَبَدًا وَّيَاذَا
النَّعْمَآءِ الَّتِي لَا تُحْصٰى اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَءُ فِي نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ
وَالْجَبَابِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِي فَاَقْبَلْ مَعْذِرَتِي
وَتَعْلَمُ حَاجَتِي فَاَعْطِنِي سُؤْلِي وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي فَاغْفِرْلِي
ذُنُوْبِي اٰمِيْن بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

❖❖❖

قصیدہ بردہ شریف مع وظائف

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِىْ سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٍ

''کیا تم نے مقامِ ذی سلم کے گرد رہنے والے (حضور نبی کریم ﷺ) کی یاد میں اپنے آنسوؤں کو خون آلود کیا ہے جو تیرے حلقہ چشم سے رواں دواں ہیں۔''

وظیفہ:

عشق مجازی سے نفرت اور عشق حقیقی کے حصول کی خاطر اس شعر کی ایک سو ایک (۱۰۱) مرتبہ تکرار مع اول و آخر درودِ پاک تین مرتبہ بعد نمازِ تہجد کرنا مقصد کے حصول کا باعث بنتا ہے۔

اَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَآءِ كَاظِمَةٍ
اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِى الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٍ

''موضع کاظمہ کی جانب سے یا پھر مشکباری ہوا چلی ہے یا پھر کوہِ اضم سے رات کے اندھیرے میں بجلی چمکتی ہے جو تمہیں وہاں کی یاد خون کے آنسو رلا رہی ہے۔''

وظیفہ:

اگر کسی کا چوپایہ سرکش ہو جائے اور کسی بھی طرح قابو میں نہ آتا ہو تو وہ

اس شعر کو پہلے شعر اور تیرے شعر کے ساتھ کسی برتن پر لکھ کر آبِ رواں سے گھول کر اسے پلا دے تو وہ چوپایہ اس کا تابعدار ہو جائے گا۔

فَمَا لِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

''اگر یہ عشق کی مستی نہیں تو پھر دونوں آنکھوں کو کیا ہوا کہ تو انہیں رونے سے روکنے کی درخواست کرتا ہے تو وہ اور زیادہ آنسو بہانے لگتی ہیں۔ یہی کیفیت تیرے قلب کی بھی ہے کہ وہ غمناک ہے اور تو اسے جس قدر پرسکون کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ اور زیادہ سرگشتہ خمارِ عشق ہو جاتا ہے۔''

وظیفہ:

جو کوئی اس شعر کو مصیبت کے وقت باوضو حالت میں کثرت سے پڑھے گا اس کی مصیبت انشاء اللہ العزیز دور ہوگی۔

اگر کوئی قید سے نجات کا خواہاں ہو وہ باوضو حالت میں ان پہلے تین اشعار کی تکرار کرے انشاء اللہ العزیز قید سے رہائی کا سبب بن جائے گا۔

جو کوئی عربی زبان اور قرآن مجید کے مطالب و مفہوم سے آگاہی کا خواہاں ہو وہ ان اشعار کو پانی پر دم کر پیے اور ان کا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے انشاء اللہ العزیز نافع ہوگا۔

اَيَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ
مَّا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمِ

''کیا زار و قطار رونے والا عاشق گمان کر سکتا ہے کہ رازِ محبت اس کے اشک ...ں اور دل بریاں کے ہوتے ہوئے چھپ

سکے گا؟ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔"

لَوْ لَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ
وَلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

"اگر تمہیں کسی سے محبت نہ ہوتی تو محبوب کے چھوڑے نشانات وکھنڈرات پر تم ہرگز یوں آنسو نہ بہاتے اور درخت بان اور کوہِ اضم کی یاد میں راتوں کو یوں نہ جاگتے۔"

وظیفہ:

اس شعر کو ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ ہر رنج والم سے بچاتا ہے۔

اس شعر کو اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درودِ پاک کے ساتھ ایک ہزار ایک سو گیارہ (۱۱۱۱) مرتبہ ورد کر کے اپنے سینے پر دم کرنا اور پانی دم کر کے پینے سے امراضِ قلب میں شفاء ملتی ہے۔

اس شعر کو اول و آخر تین مرتبہ درودِ پاک کے ساتھ تین سو تیرہ (۳۱۳) مرتبہ پڑھنے سے بے خوابی کا عارضہ ختم ہو جاتا ہے۔

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

"تم اپنی محبت کا کس طرح انکار کر سکتے ہو جبکہ وہ عادل گواہ یعنی تمہاری محبت پر آنسو بہاتا ہو اور اس کی قلبی بیماری اس کی گواہ ہو۔"

وظیفہ:

ہر قسم کی حاجات کے لئے تین مرتبہ اس شعر کی تکرار کرنے کے بعد اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کرنے سے بفضلہٖ تعالیٰ حاجت پوری ہوگی۔

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّی عَبْرَۃٍ وَّضَنًی
مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلٰی خَدَّیْكَ وَالْعَنَمِ

''جب عشق اور محبت کے غم نے تمہارے رخساروں پر دو نشان ایسے نمایاں کر دیئے ہیں جو گل پہاڑ کی طرح زاد اور مرض کے گلنار اور زردی مائل درخت عنم کے نمایاں کر دیئے ہیں تو اب اس عشق سے تیرا انکار ممکن نہیں ہے۔''

نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَهْوٰی فَاَرَّقَنِیْ
وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

''ہاں! رات کو اچانک مجھے محبوب کا خیال آ گیا اور اس نے میری نیند اڑا دی۔ واقعی محبت زندگی کی لذتوں کو ختم کر دیتی ہے اور ان کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔''

وظیفہ:

جو شخص بعد نمازِ عشاء سونے سے قبل باوضو حالت میں اس شعر کی تکرار کرتا ہوا سوئے جائے گا انشاء اللہ وہ زیارتِ رسول اللہ ﷺ سے مشرف ہوگا۔

یَا لَائِمِیْ فِی الْهَوَی الْعُذْرِیِّ مَعْذِرَۃً
مِّنِّیْ اِلَیْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

''اے بنی عذرا کے جوانوں کے عشق کا طعنہ دے کر میری سرزنش کرنے والو! میرا عشق کبھی کم نہ ہوگا۔ میں اپنی مجبوری کا عذر پیش کرتا ہوں اگر تم انصاف سے کام لو گے تو کبھی مجھے ملامت نہ کرو گے۔''

عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

''میرے عشق کا حال تم تک پہنچنے کے بعد بہت دور تک پہنچ
گیا ہے اب میرا راز لوگوں سے کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے؟
تمہاری ملامت سے میرے دل کا مرض دور نہیں ہو سکتا۔''

مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ أَسْمَعُهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ

''اے ناصح! بے شک تو مجھے خلوص سے نصیحت کر رہا ہے لیکن
تیری ملامت و نصیحت پر میں توجہ ہرگز نہیں دے سکتا کیونکہ
عاشق نکتہ چینی، اعتراض اور ملامت سے بے بہرا ہوتا ہے۔''

وظیفہ:

اگر کوئی شخص اس شعر کو گول کاغذ پر لکھ کر اپنی ٹوپی یا پگڑی کے اندر پیشانی کی جانب رکھے گا تو وہ دشمن کے مکر و فریب سے محفوظ رہے گا۔

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلٍ
وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

''میں تو بے شک ناصح پیری کو اپنی ملامت کے متعلق موردِ
الزام ٹھہرا چکا ہوں حالانکہ بڑھاپا اپنی پند و نصائح میں الزام و
تہمت سے بہت دور ہوتا ہے اور اس کا نشانہ بننا بعید ہے۔''

فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

''بے شک مجھے برائی کا حکم دینے والے نفس نے اپنی نادانی سے

ڈرانے والے بڑھاپے کی نصیحتوں اور اس کی عبرتوں کو قبول نہیں کیا حالانکہ بڑھاپا سفر آخرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔''

وَلَا اَعَدْتُّ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰى
ضَيْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِىْ غَيْرَ مُحْتَشَمِ

''اور اس مہمان کے لئے میرے نفس امارہ نے نیک اعمال کے ساتھ ضیافت نہیں کی جو کہ میرا بری خبر اور بلا درخواست میرے سر پر آن اترا اور اس طرح وہ بے توقیر ہی رہا۔''

لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ اِنِّىْ مَا اُوَقِّرُهٗ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَالِىْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

''اگر میں پہلے سے جانتا کہ میں اس مہمان کی عزت نہیں کر پاؤں گا تو اس راز پیری کو جو کہ سفید بالوں کی صورت میں مجھ پر ظاہر ہوا وسمہ سے چھپا لیتا۔''

مَنْ لِّىْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَايَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

''کون ہے کہ جو میرے نفس امارہ کی پیدا کردہ گمراہی و سرکشی اور منہ زوری کو روکنے میں میری مدد فرمائے کہ اس کی سرکشی کو میں اس طرح روک سکوں جس طرح سرکش گھوڑوں کو لگاموں کے ساتھ روکا جاتا ہے۔''

وظیفہ:

جو کوئی اس شعر کے ورد کو اپنا معمول بنائے گا اور مرشد کامل کی تلاش کا

خواہاں ہوگا اسے بہت جلد مرشد کامل مل جائے گا۔

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ کَسْرَ شَهْوَتِهَا
اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

"سرکش نفس کی خواہش کو گناہوں سے توڑنے کا ارادہ مت کرو اور نہ ہی اس سے اس کی اصلاح ممکن ہے۔ یاد رہے کہ طعام بسیار خوار کی خواہش اس کو اور زیادہ قوی کر دیتی ہے۔"

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى
حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ یَنْفَطِمِ

"نفس امارہ کی مثال شیر خوار بچے کی سی ہے جس کو اگر دودھ پینے کی چھٹی دے دی جائے تو وہ دودھ کی محبت میں ہی شباب کو پہنچ جائے اور اگر اسے ابتداء سے ہی رضاعی مدت کے درمیان روک دیا جائے تو وہ با آسانی دودھ پینا چھوڑ دے۔"

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّیَهُ
اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى یُصْمِ اَوْ یَصِمِ

"تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم نفس کو اس کی خواہش سے روک دو اور اس بات سے ہوشیار رہو کہ کہیں وہ تم پر غلبہ نہ پالے اور تم اسے اپنا حاکم نہ بنالو کیونکہ جب نفسانی خواہشات غلبہ پاتی ہیں تو ہلاک کر دیتی ہیں یا پھر عیب دار بنا دیتی ہیں۔"

وَرَاعِهَا وَهِیَ فِی الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَاِنْ هِیَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

"تم اپنے سرکش نفس کی نگہبانی کرو کیونکہ یہ حالت سرکشی میں

بھی اعمالِ صالحہ میں چرنے والا ہو جائے اور اگر وہ اس چراگاہ تصور کرتے ہوئے کھلا چھوڑ دو تو ایسے میں اسے وہاں سے چرنے نہ دو۔"

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً
مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

"کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ نفس نے ان لذات عبادت و دنیا کو خوب بنا سنوار کر پیش کیا جو حقیقت میں انسان کے لئے اوزارِ قتل سے کم نہ تھیں۔ انسان ان سے اس قدر بے خبر رہا کہ وہ جان ہی نہ سکا کہ ان مرغن کھانوں میں زہر ملا ہوا ہے۔"

وَاَخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

"تم ہمیشہ نفس کے پوشیدہ مکر اور وسوسہ سے ڈرتے رہے کہ جو بھوک اور شکم سیری کی پیداوار ہے اس لئے شدت کی بھوک اکثر مضر ہوتی ہے اور اس سے نقصان ہوتا ہے۔"

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَئَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

"اپنی آنکھ کو جو نظر بازی اور حرام اشیاء کے مشاہدہ سے آلودہ ہو چکی خوب آنسو بہا کر پاک کر لو اور شرمندہ ہو کر ایسے افعالِ بد سے پرہیز اختیار کرو۔"

وظیفہ:

جو شخص افعالِ بد سے مکمل توبہ کا خواہاں ہو اسے چاہئے کہ وہ ہر فرض نماز

کے بعد اس شعر کا ورد کیا کرے۔

جو کوئی نسیان کے مرض میں مبتلا ہو وہ اس شعر کو ایک سو انیس مرتبہ پڑھے انشاء اللہ العزیز نسیان کا مرض جاتا رہے گا۔

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَاِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

"نفس اور شیطان کی بھرپور مخالفت کرو اور ان کا کہا ہرگز نہ مانو خواہ وہ تمہیں نصیحت ہی کیوں نہ کریں کہ ہم تیری بھلائی مخلص ہو کر چاہتے ہیں تب بھی انہیں جھوٹا جانو اور ان کا بھروسہ ہرگز نہ کرو۔"

وظیفہ:

یہ اشعار اور اس سے پہلے کے اشعار کو بروزِ جمعہ گیارہ مرتبہ پڑھنے سے انسان گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور وہ حضور نبی کریم ﷺ کی پناہ میں آ جاتا ہے۔

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا
فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

"تم ان دونوں ساتھیوں نفس اور شیطان کی کسی بھی حالت میں پیروی نہ کرو اور نہ اس کو اطاعت کا منبع بناؤ خواہ وہ فریق مخالف ہوں یا ثالث بن کر فیصلہ کرنا چاہیں تم خصم اور حاکم دونوں کے مکر سے خوب آگاہ ہو۔"

وظیفہ:

اگر کوئی شخص گناہوں میں مبتلا ہو جائے اور توبہ کرنے پر بھی توبہ پر قائم نہ

رہ سکے تو اس شعر کو اور اس سے پہلے شعر کو بعد نمازِ جمعہ کاغذ پر لکھ کر عرقِ گلاب میں گھول کر پی جائے اور پھر مسجد میں بیٹھ کر استغفار کرتا رہے اور حضور نبی کریم ﷺ پر درودِ پاک بھیجتا رہے یہاں تک کہ نمازِ عشاء کے بعد مسجد سے باہر نکلے۔ انشاء اللہ العزیز دائمی توبہ نصیب ہوگی۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِہٖ نَسْلًا لِّذِیْ عُقُمٍ

''میں اللہ عزوجل سے ایسے کلام جس پر میں عمل نہیں کرتا اور گناہوں میں مبتلا ہوں بخشش طلب کرتا ہوں کیونکہ بغیر عمل کے میں اس شخص کی مانند ہوں جس نے بانجھ عورت کی جانب اولاد کو منسوب کیا۔''

اَمَرْتُکَ الْخَیْرَ لٰکِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِہٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِیْ لَکَ اسْتَقِمٖ

''میں نے تمہیں نیکی اور بھلائی کا حکم دیا مگر افسوس کہ میں خود اس پر عمل پیرا نہیں اور نہ ہی حکم کی پیروی کرتا ہوں۔ جب میں خود سیدھے راستہ پر نہیں چلتا تو میرا تمہیں کہنا کہ سیدھے راستے پر چلو بے معنی ہے اور اس کا کچھ اثر نہیں۔''

وَلَا تَزَوَّدْتُّ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَۃً
وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰی فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمٖ

''میں نے موت سے قبل نفلی عبادات کا معمولی توشہ بھی جمع نہیں کیا اور نہ ہی فرض نماز' فرض روزے کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھی اور نہ روزہ رکھا ہے۔''

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْيَى الظَّلَامَ اِلٰى
اِنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

''افسوس کہ میں نے اس ذاتِ اقدس کی سنت کی پیروی نہیں کی جو تاریک راتوں میں شب بھر کھڑے رہتے تھے اور کثرتِ قیام کی وجہ سے ان کے پاؤں میں ورم ہو جاتے تھے۔''

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَآئَهٗ وَطَوٰى
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

''اس ذاتِ بابرکات نے بھوک کی شدت سے اپنے شکم مبارک کو کس کر باندھا اور اپنے ناز پروردہ پہلوؤں پر پتھر باندھ لئے۔''

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمِ

''سونے کے بلند و بالا پہاڑوں نے آپ (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی جانب مائل کرنے کی کوشش کی مگر آپ (ﷺ) کی بلند ہمت اور کمال استغناء نے ان کی اس پیش کش کی کچھ پرواہ نہ کی۔''

وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ
اِنَّ الضُّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْا عَلَى الْعِصَمِ

''دنیاوی احتیاج نے آپ (ﷺ) کے زہد کی ضرورتوں کو متاعِ دنیا سے بے رغبتی سے اور بھی زیادہ مستحکم کر دیا۔ فی الوقت دنیوی عصمت (انبیاء کرام علیہم السلام) پر غلبہ نہیں پا سکتیں۔''

وَكَيْفَ تَدْعُوْا اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

''اور کیوں دنیاوی ضروریات ایسی ذاتِ اقدس کو بلا سکتی ہیں کہ اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے اور دنیا میں جلوہ گر نہ ہوتے تو دنیا عدم سے عالم میں وجود کیسے آتی؟''

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسم پاک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) عرب و عجم' دین و دنیا' جن و بشر' دنیا و آخرت الغرض ہر شے کے سردار اور ملجاء و ماویٰ ہیں۔''

وظیفہ:

اس شعر کو اگر آسیب زدہ پر دم کر کے اور چینی کے برتن پر لکھ کر پلایا جائے تو انشاء اللہ العزیز چند دنوں میں ہی شفائے کاملہ نصیب ہوگی اور اس شعر کا تعویذ بنا کر گلے میں پہننا بھی مفید ہے۔

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَآ اَحَدٌ
اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

''ہمارے بلند مرتبہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) (نیک کاموں کا) حکم دینے والے اور (برائیوں سے) روکنے والے ہیں۔ پس کوئی امر و نہی میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے) زیادہ راست گو کوئی نہیں یا کسی سوال کے جواب دینے میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے) بڑھ کر صادق و بے مثل نہیں۔''

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِىْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

''اللہ کے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پاک ہیں کہ جن سے اس بات کی امید رکھی گئی ہے کہ دنیا و آخرت کے تمام خطرات و مصائب میں شفاعت کریں گے جو بے حد سختی کے ساتھ ان کے غلاموں پر نازل ہو چکی ہیں۔''

وظیفہ:

جو کوئی اس شعر کا اور اس سے پہلے شعر کا وظیفہ ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) مرتبہ مع اول و آخر درودِ پاک گیارہ گیارہ مرتبہ کرے گا اور پھر دعائے ذیل مانگے گا تو اللہ عزوجل اسے دین و دنیا کی آفات و بلیات سے محفوظ فرمائے گا۔

''اے اللہ! اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل و صدقے مجھے دین و دنیا کے تمام مصائب و آفات سے محفوظ فرما اور حادثات سے اپنی پناہ میں رکھ اور ہر معاملہ میں میری مدد فرما اور بروزِ قیامت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت و رضا نصیب فرما۔ آمین۔''

دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ
مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

''(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) لوگوں کو اللہ عزوجل کی جانب بلایا اور جن لوگوں نے اس دامن رحمت سے وابستگی اختیار کی وہ اللہ عزوجل کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہیں جو کبھی منقطع نہ ہو گی۔''

وظیفہ:

جو کوئی اس شعر کو ہر نماز کے بعد پڑھنا اپنا معمول بنائے گا وہ امن و عافیت سے اپنی زندگی بسر کرے گا۔

فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَّفِي خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٍ

''آپ (ﷺ) حسن صورت اور حسن سیرت میں تمام (انبیاء کرام علیہم السلام اور خلق) پر فوقیت پا چکے اور کوئی (نبی یا پیغمبر) شکل وصورت، ظاہری اور باطنی اخلاق، علم و اکرام و معرفت و عطا و بخشش میں آپ (ﷺ) کے درجہ سخاوت و معرفت تک نہیں پہنچ سکا۔''

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُولِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

''تمام جہاں رسول اللہ (ﷺ) سے درخواست کرتا ہے کہ ان کے بحر بیکراں سے ایک چلو بھر علم معرفت انہیں بھی نصیب ہو جائے۔''

وظیفہ:

اگر کوئی شخص دینی و دنیاوی حاجات کے لئے اس شعر کو ہر فرض نماز کے بعد اول و آخر پانچ مرتبہ درودِ پاک تین مرتبہ پڑھے گا اس کی تمام حاجات انشاء اللہ العزیز پوری ہوں گی اور اس کی غیبی مدد ہو گی۔

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ
مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

''تمام (انبیاء کرام علیہم السلام' حضور نبی کریم ﷺ کی) بارگاہ میں اپنے مقام پر کھڑے ہیں اور اس حد کو (آپ ﷺ کے حد رتبہ سے) وہ نسبت ہے جو نقطہ کو علم سے اور اعراب کو کتاب سے ہے۔''

فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

''آپ (ﷺ) کی ذات وہ ذات ہے جو اپنی ظاہری کمالات و باطنی ترقیوں میں کمال درجہ کو پہنچی ہوئی ہے اور جن کو خالق ارواح نے اپنا حبیب چنا اور مقامِ محبوبیت سے نوازا۔''

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ غَیْرُ مُنْقَسِمِ

''جن ظاہری و باطنی خوبیوں کے مالک (آپ ﷺ) ہیں اس اعتبار سے (آپ ﷺ کے) محاسن میں کوئی شریک نہیں اور اس لئے کہ جو جوہر (آپ ﷺ کی) ذاتِ اقدس میں ازل سے ہے وہ ایسا جوہر ہے جو تقسیم نہیں۔''

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّهِمِ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَكِمِ

''نصاریٰ نے جو کچھ اپنے نبی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے متعلق دعویٰ الوہیت کیا (یعنی اللہ عزوجل کا بیٹا کہا) اسے چھوڑ دو باقی جو کچھ تمہارا جی چاہے محبت (حضور نبی کریم ﷺ) اور

پورے یقین کے ساتھ خوب خوب مدحت بیان کرو۔"

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٍ

"پس نسبت کرو اس ذات (ﷺ) سے جتنی بزرگی تمہارا جی چاہے (بیان کرو) تعظیم و شرف سے اور نسبت کرو ان کے رتبہ کی جانب جس قدر عظمتوں سے تم چاہو۔"

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ
حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمٍ

"بے شک رسول اللہ (ﷺ) کے فضائل کی حد نہیں ہے اور کوئی بیان کرنے والا اپنی زبان کی فصاحت و بلاغت سے خود (بیان) کر سکے۔"

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَہٗ اٰیَاتُہٗ عِظَمًا
اَحْیَا اسْمُہٗ حِیْنَ یُدْعٰی دَارِسَ الرِّمَمٖ

"آپ (ﷺ) کے معجزات عظمت و جلالت و قدر میں آپ (ﷺ) کی قدر و منزلت کے برابر ہیں اور بعد از وصال جب بھی آپ (ﷺ) کا اسم مبارک لیا جائے تو بفضلہٖ تعالیٰ پوشیدہ ہڈیوں میں بھی جان پڑ جاتی ہے اور وہ زندہ ہو جاتے ہیں۔"

وظیفہ:

اگر اس شعر کو زعفران و گلاب سے اول و آخر درود شریف کے سفید کاغذ پر لکھ کر موم جامہ بنا کر مریض کے گلے میں پہنایا جائے تو انشاء اللہ العزیز مرض جاتا رہے گا۔

اگر اس شعر کو کسی قریب المرگ کے پاس پڑھا جائے تو اسے موت کی سختی سے بفضلہ تعالیٰ نجات نصیب ہوگی۔

لَمْ یَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْیَی الْعُقُوْلُ بِہٖ
حِرْصًا عَلَیْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَھِمِ

''شفقت کی وجہ سے (حضور نبی کریم ﷺ) ہمیں ایسی چیزوں سے آزمایا نہیں گیا جن کے جاننے سے ہماری عقول پریشان ہو جاتیں اسی لئے تو ہم شک وشبہ کے شکار نہیں ہوئے اور نہ ہی کسی وہم میں مبتلا ہوئے۔''

اَعْیَی الْوَرٰی فَھْمُ مَعْنَاہُ فَلَیْسَ یُرٰی
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْفَحِمِ

''آپ (ﷺ) کے ظاہری اور باطنی کمالات کے فہم و ادراک نے تمام مخلوق کو عاجز کر دیا ہے پس کوئی بھی ہو سب اس میں عاجز ہیں اور کوئی آپ (ﷺ) کے مقامِ قرب کا اہل ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا۔''

کَالشَّمْسِ تَظْھَرُ لِلْعَیْنَیْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِیْرَۃً وَّتُکِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمِ

''آپ (ﷺ) کی مثال آفتاب کی سی ہے جو آنکھوں سے دیکھنے میں دور سے چھوٹا نظر آتا ہے اور قریب ہونے کی وجہ سے اپنی شدتِ تمازت و نورانیت' آنکھ دیکھنے سے عاجز ہے۔''

وَکَیْفَ یُدْرِکُ فِی الدُّنْیَا حَقِیْقَتَہٗ
قَوْمٌ نِیَامٌ تَسَلَّوْا عَنْہُ بِالْحُلُمِ

''وہ لوگ جو محوِ خواب ہیں وہ آپ (ﷺ) کے متعلق خواب و خیال پر قانع ہیں اور وہ اس دنیائے رنگ و بو میں آپ (ﷺ) کی حقیقت کا ادراک کیسے کر سکتے ہیں؟''

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهُ بَشَرٌ
وَاَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

''آپ (ﷺ) کی حقیقت سے آگاہ ہونا ممکن نہیں یہاں ہمارے علم کی رسائی اتنی ہے کہ آپ (ﷺ) بلاشبہ خیر الخلائق ہیں اور اللہ کی تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہیں۔''

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمِ

''روزِ ازل سے آپ (ﷺ) تک جتنے انبیاء کرام و رسول (علیہم السلام) مبعوث ہوئے اور جو معجزات لائے وہ سب آپ (ﷺ) کے نور کی بدولت انہیں میسر ہوئے۔''

فَاِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

''بے شک آپ (ﷺ) آفتابِ کمالِ الٰہی ہیں اور تمام (انبیاء کرام علیہم السلام) اس ماہِ منیر کے روشن بڑے بڑے ستارے ہیں جو آپ (ﷺ) کے نور کی وجہ سے لوگوں کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر اپنے نورِ عرفان سے منور کر رہے ہیں۔''

حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا
هَا الْعَالَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

''یہاں تک کہ جب یہ آفتاب کمالِ نبوت روشن ہوا تو اس کی روشنی تمام عالم پر پھیل گئی اور اس نے تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔''

اَکْرِمْ بِخَلْقِ نَبِیٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

''کیا خوب ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جسمانی ساخت جسے (اللہ عزوجل نے) نہایت دلآویز بنایا اور اسے خوش اخلاقی کی زینت بخشی کہ چہرہ سے مسرت و بشاشت ظاہر ہے۔''

کَالزَّهْرِ فِیْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِیْ شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِیْ کَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِیْ هِمَمِ

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات تازگی اور لطافت میں مثل شگوفہ ہے (اور) اوجِ کمال و عظمت میں مثل ماہِ کامل ہیں (اور) جودوسخا میں بحر بیکراں اور ہمت بلند میں دہر کی مانند ہیں۔''

کَاَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِیْ جَلَالَتِهٖ
فِیْ عَسْکَرٍ حِیْنَ تَلْقَاهُ وَفِیْ حَشَمِ

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی ہیبت و رعب و شانِ بزرگی میں یکتا ہیں جو کوئی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تنہا دیکھے گا تو اسے ایسا معلوم ہوگا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی ہیبت و جلال کی بدولت کسی بڑے لشکر میں تشریف فرما ہیں۔''

کَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَکْنُوْنُ فِیْ صَدَفٍ
مِنْ مَّعْدَنَیْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

''آپ (ﷺ) کے معدن نطق یعنی گویائی اور تبسم یا معدن تبسم جب درخشاں ہوتے ہیں تو وہ ان موتیوں کی مانند نظر آتے ہیں جو ابھی سیپ کے اندر پوشیدہ ہیں۔''

لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ
طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

''کوئی خوشبو اس خاک پاک کے برابر نہیں ہو سکتی جس نے آپ (ﷺ) کے بدن سے مس کیا ہو وہ خوش نصیب ہیں جن کو عالم سرمستی عشق (رسول اللہ ﷺ) اس خاک کو سونگھنے اور بوسہ لینے کی سعادت حاصل ہوئی۔''

اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهٖ
يَا طِيْبَ مُبْتَدَءٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

''آپ (ﷺ) نے پیدائش کے بعد عجیب و غریب عادات کے ذریعے خود کو پاکیزہ ظاہر کر دیا اور آپ (ﷺ) کا جسم مبارک کس قدر پاکیزہ و معطر ہے۔ آپ (ﷺ) کی جائے پیدائش اور مدفن کس قدر باسعادت اور پرجلال ہیں۔''

وظیفہ:

کسی کی اولاد اگر نافرمان ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس شعر کو سفید کاغذ پر زعفران و مشک و گلاب سے لکھ کر موم جامہ کر کے اسے چاندی کے تعویذ میں رکھوا کر بچے کے گلے میں ڈالا جائے انشاءاللہ العزیز بچہ نیک اور فرمانبردار ہو جائے گا۔

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمْ
قَدْ أُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت کا دن وہ دن تھا جس دن اہل فارس نے اپنی فراست سے جان لیا کہ وہ عنقریب مصائب اور عذابوں میں مبتلا ہونے والے ہیں۔''

وَبَاتَ إِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت پر کسریٰ کے محل کے (چودہ) کنگرے پاش پاش ہو گئے اور اس کا لشکر ایسا بکھرا کہ پھر کبھی اکٹھا نہ ہو سکا۔''

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

''اور آتش کدہ (ایران) کی آگ اور شعلے اس وقت ٹھنڈے ہو گئے اور دریائے فرات اس غم میں حیران ہو کر اپنے منبع سے بہنا رک گیا۔''

وَسَآءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِي

''ساوہ کے رہنے والوں کو اس امر نے پریشانی میں مبتلا کر دیا اور ان میں حزن و ملال پیدا ہو گیا کہ ان کے بحیرہ کا پانی جذب ہو گیا اور اس بحیرہ سے پانی بھرنے والا غصہ میں دانت پیتا واپس لوٹ آیا۔''

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَآءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَّبِالْمَآءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

''گویا آتش غم میں آگ نے پانی سے نمی حاصل کی اور پانی نے آگ سے حرارت حاصل کرنے کے بعد خشکی اختیار کر لی۔''

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

''آپ (ﷺ) کی پیدائش پر جن بھی باآوازِ بلند نبوت کی شہادت دینے لگے اور آپ (ﷺ) کی نبوت کے آثار چمک رہے ہیں اور صداقت معناً ولفظاً ظاہر ہو رہی ہے۔''

عَمُوْا وَصَمُّوْا فَاِعْلَانُ الْبَشَآئِرِ لَمْ
تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

''منکرین حق ایسے اندھے، بہرے ہو گئے ہیں کہ انہوں نے بشارتوں کے اعلان کو نہیں سنا اور نہ ہی انہیں غضب الٰہی کی بجلی نظر آتی ہے۔''

وظیفہ:

جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ اس کا مال دوسروں کی دسترس سے محفوظ رہے وہ اس شعر کو خوشخط لکھ کر اپنے مال کے صندوق میں رکھے اس کا مال انشاء اللہ العزیز محفوظ رہے گا۔

مِنْ بَعْدِ مَآ اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

''یہ بات حیرانگی کا باعث ہے کہ وہ (مشرکین) جان بوجھ کر

اندھے اور بہرے ہو گئے حالانکہ اس سے قبل ان کے قبائل کا ایک گروہ انہیں خبر دے چکا تھا کہ ان کا باطل دین حق کے سامنے نہیں ٹھہر سکے گا۔"

وَبَعْدِ مَا عَايَنُوْا فِي الْأُفُقِ مِنْ شُهُبٍ
مُنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ

"ان (مشرکین) کا اندھا پن اور بہرہ پن ایسا تھا کہ باوجود اس کے کہ انہوں نے آسمان سے شہابِ ثاقب کو ٹوٹتے ہوئے گرتے دیکھا اور زمین پر بتوں کو سرنگوں دیکھا پھر بھی آنکھیں اور کان بند رکھے۔"

حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ
مِّنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْا إِثْرَ مُنْهَزِمِ

"وہ تمام شیاطین اور جن جو غیبی رازوں کی ٹوہ میں تھے ان پر شہابِ ثاقب کی ایسی بارش ہوئی کہ شیاطین وحی کے راستہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ نکلے۔"

كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ
أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحُصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِ

"شیاطین ڈر کر اس طرح بھاگے جس طرح ابرہہ کے بہادر بیت اللہ سے ذلیل ورسوا ہو کر بھاگے تھے۔ ان کا لشکر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دونوں کفِ دست کے سنگریزوں سے سنگسار کیا گیا تھا۔"

وظیفہ:

اگر کسی مقام پر تنہائی کا خطرہ لاحق ہو تو اس شعر کو سات مرتبہ پڑھ کر

اپنے گرد حصار کھینچ لینے سے کوئی بھی موذی جانور یا شے نقصان نہ پہنچا سکے گی۔
اگر کسی کو دشمنوں سے خطرہ ہو تو وہ دشمنوں سے بچنے کے لئے سوموار کے روز اس شعر کا ورد کرے انشاء اللہ العزیز دشمنوں کے حملہ سے محفوظ رہے گا۔

نَبَذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَآءِ مُلْتَقِمِ

''آپ (ﷺ) نے کنکریاں اس انداز میں دشمنوں کی جانب پھینکیں کہ وہ دست مبارک کی ہتھیلیوں میں تسبیح کر رہی تھیں اور وہ یونہی تسبیح پڑھتی ہوئی دشمنوں کی جانب گئیں۔''

جَآءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِىْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

''آپ (ﷺ) کے بلانے پر درخت اپنی شاخوں کو جھکائے عجز و انکساری سے پاؤں کی پنڈلیاں یعنی تنوں کے سہارے چلتے ہوئے حاضر ہوئے۔''

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ
فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِى اللَّقَمِ

''جب وہ درخت حکم کے مطابق حاضر ہوئے تو گویا ان درختوں نے سیدھے سیدھے خطوط کھینچ دیئے اور ان کی شاخوں نے ان سطروں کے درمیان خوبصورت خط میں لکھ دیا۔''

مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَنّٰى سَارَ سَائِرَةً
تَقِيْهِ حَرَّ وَطِيْسٍ لِّلْهَجِيْرِ حَمِىْ

''یہ درخت اس بادل کی مانند تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جہاں تشریف لے جاتے یہ سر مبارک پر سایہ کئے رکھتے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دوپہر کی جلتی دھوپ سے محفوظ رکھتے۔''

وظیفہ:

اگر بارش نہ ہوتی ہو تو علاقہ کے لوگ مل کر باوضو حالت میں اس شعر کا ورد کثرت سے کریں انشاء اللہ عزوجل بارش ہو جائے گی۔

أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَهٗ
مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

''میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی انگلی کے اشارے سے شق ہونے والے چاند کے رب کی قسم کھاتا ہوں اور یہ قسم ہر اعتبار سے سچی ہے بے شک اس قسم کو کسب نور میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قلب منور سے ایک خاص نسبت ہے۔''

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ
وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِىْ

''اگر (بجز دیگر تمام معجزات کے) غارِ ثور نے جو خیر مجسم (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اور پیکر کرم (حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کا احاطہ کیا تھا تو کفار کی ہر آنکھ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھنے سے قاصر تھی۔''

فَالصِّدْقُ فِى الْغَارِ وَالصِّدِّيْقُ لَمْ يَرِمَا
وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صدق مجسم اور صدیق (حضرت سیّدنا

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) دونوں ہی غار میں تشریف فرما تھے اور
وہاں سے کہیں نہیں گئے تھے جبکہ کفار ایک دوسرے سے کہہ
رہے تھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے۔"

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

"(کفار نے) خیال کیا کہ اس غار کے دہانے پر جس میں آپ
(صلی اللہ علیہ وسلم) چھپے ہوئے تھے نہ کبوتروں نے انڈے دیئے اور نہ
مکڑی نے جالا تنا ہے۔"

وَقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ
مِنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

"اللہ عزوجل کی حفاظت ونگہداشت نے جیسے کمزوروں سے
کام لے کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دوہری زرہ بکتروں کے پہنے اور
بلند وبالا قلعوں میں پناہ لینے سے بے نیاز کر دیا۔"

وظیفہ:

اگر کوئی انسان کسی ایسی جگہ موجود ہو جہاں موذی جانوروں یا درندوں کے حملے کا خطرہ ہو تو اس شعر کو سات مرتبہ پڑھ کر اپنے گرد حصار کھینچ لے انشاء اللہ العزیز ہر قسم کے حملے سے محفوظ رہے گا۔

اگر کوئی شخص مصیبت یا آفت کے وقت اس شعر کو اکتالیس مرتبہ پڑھے گا انشاء اللہ العزیز وہ مصیبت یا آفت رفع ہو جائے گی۔

مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ
اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

"زمانے نے کبھی مجھے تکلیف اور ضرر نہیں پہنچایا میں نے
ذاتِ گرامی (حضور نبی کریم ﷺ) کی پناہ طلب کر لی ہے اور
یہ ایسی پناہ ہے جس کو کوئی طاقت مغلوب نہیں کر سکتی۔"

وظیفہ:

اگر کوئی اس شعر کو باوضو حالت میں زعفران و گلاب سے لکھ کر موم جامہ کر کے اپنے دائیں بازو میں باندھے تو ہر مشکل میں فتح اس کے قدم چومے گی۔

اگر کوئی مسافر اس شعر کا پہلا مصرعہ لکھ کر گھر میں چھوڑ جائے اور دوسرا مصرعہ لکھ کر ساتھ لے جائے تو انشاء اللہ العزیز سفر سے بخیریت لوٹے گا۔

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهٖ
اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

"میں نے جب کبھی آپ (ﷺ) کے دستِ مبارک کے
ذریعہ برکت دین و دنیا کی تمنا کی تو ہمیشہ ان دونوں ہاتھوں
میں سے جن کو بوسہ دیا مجھے اسی وقت اس بہترین ہاتھ سے
منہ مانگی مراد ملی۔"

وظیفہ:

جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد اس شعر کو پانچ مرتبہ پڑھنا اپنا معمول بنا لے گا وہ کبھی تنگ دست نہ ہو گا۔

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُّؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ
قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

"تم ان (حضور نبی کریم ﷺ) کی وحی کا انکار نہ کرو جو نزولِ
قرآن سے قبل آپ (ﷺ) پر رویائے صادقہ کی شکل میں

نازل ہوتی تھی۔ بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا قلب ہر وقت جاگتا تھا اور اپنی عظمت رسالت کو اس وقت بھی قائم رکھتا تھا جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آنکھیں سویا کرتی تھیں۔"

فَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

"پس رویائے صادقہ کا ظہور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نبوت کے ابتداء سے چھ ماہ قبل شروع ہوا تھا۔ ایسی حالت میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بلوغِ نبوت کے نزدیک پہنچ چکے تھے اس لئے وحی کا انکار ممکن نہیں ہے۔"

وظیفہ:

اس شعر کو اور اس سے پہلے والے شعر کو اکیس مرتبہ مع اول و آخر درودِ پاک گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دوا پر دم کر کے دوا کھانے سے اللہ عزوجل شفائے کاملہ نصیب فرمائے گا اور امراضِ قلب وسینہ سے مکمل صحت نصیب ہوگی۔

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ
وَلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

"اللہ عزوجل کی ذات بہت ہی بابرکت ہے کہ وحی کسبی نہیں ہوتی جو مجاہدات کے ذریعے حاصل ہو جائے اور نہ ہی کوئی نبی غیبی امور میں مہتم ہوا کرتا ہے بلکہ وہ وہی بیان کرتا ہے جو سچ ہے۔"

كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ
وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

''آپ (ﷺ) کے دست مبارک نے بارہا مریضوں کو محض
چھو کر اچھا کر دیا کہ وہ شفایاب ہو گئے اور دیوانوں کو قید جنوں
سے رہا کیا جبکہ بے شمار گمراہوں کو گناہوں سے آزاد کیا۔''

وظیفہ:

اگر جسم میں کہیں بھی درد ہوتا ہو تو درد والی جگہ پر اس شعر کو ہاتھ رکھ کر پڑھنے سے انشاء اللہ العزیز درد جاتا رہے گا۔

اگر اس شعر کو اول و آخر درودِ پاک لکھ کر پاگل شخص کے گلے میں ڈالا جائے تو انشاء اللہ العزیز اس کا پاگل پن ختم ہو جائے گا۔

یہ شعر ہر قسم کی بیماری میں خاص تاثیر کا حامل اور نافع ہے۔

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَآءَ دَعْوَتُهٗ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

''آپ (ﷺ) کی بابرکت دعا نے بے آب و گیا قحط زدہ
موسم کو سرسبز اور شاداب بنا دیا یہاں تک کہ آئندہ و گذشتہ
تاریک ادوار میں یہ سال روشن و چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔''

وظیفہ:

قحط سالی کے دوران باجماعت اس شعر کو ایک سو ایک (۱۰۱) مرتبہ مع اول و آخر درودِ پاک گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنا قحط سالی سے نجات کا باعث بنتا ہے۔

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

''(دعا کی قبولیت اور خوشحالی کا آغاز) اس بادل کے ذریعہ ہوا

جو خوب برساتی کہ اگر تم دیکھتے تو یہ سمجھتے کہ اس بارش کی بدولت وسیع و عریض وادیاں سمندر کا بہاؤ ہیں یا یہ بارش کا بہتا ہوا پانی سیل عرم میں سے ہے۔"

دَعْنِیْ وَوَصْفِیَ اٰیَاتٍ لَّـهٗ ظَهَرَتْ
ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمِ

"مجھے صرف آپ (ﷺ) کے معجزات کے بیان میں مشغول رہنے دو جو اس طرح ظاہر و روشن ہیں جس طرح مہمان کی آگ رات کے وقت پہاڑوں کی چوٹی پر روشن ہوتی ہے۔"

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمِ

"مجھے آپ (ﷺ) کے معجزات لکھنے دو کیونکہ جب موتی ہار میں پرو کر ہار کی زینت بن جائیں تو ان کی خوبصورتی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر یہ قیمتی موتی بکھرے ہوئے بھی ہوں تو ان کی قیمت کسی بھی طرح کم نہیں ہو سکتی۔"

فَمَا تَطَاوَلَ اٰمَالُ الْمَدِیْحِ اِلٰی
مَا فِیْهِ مِنْ کَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ

"آپ (ﷺ) کی ذات میں جو اخلاق و شمائل حسنہ ہیں وہ اس قدر بلند ہیں کہ مدح و مداح کی امیدیں ان کو گردن اٹھا کر نہیں دیکھ سکتیں۔"

اٰیَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِیْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

''قرآنی آیات حق اور رحمٰن کی جانب سے نزول کردہ ہیں جو بلحاظ تلفظ و تدوین کے حادث ہیں اور بوجہ کلام اللہ عزوجل قدیم بھی ہیں کہ وہ اس ذات کی صفت بین ہیں کہ جو موصوف بالقدم ہے۔''

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهْيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

''یہ آیات (قرآنی) کسی خاص زمانہ کے ساتھ مقید نہیں بلکہ وہ ہمیں اقوامِ قدیم عاد و ثمود اور ارم کی خبریں بھی دیتی ہیں' آخرت' قیامت' حشر و نشر وغیرہ کی خبریں بھی ہمیں اس سے معلوم ہوتی ہیں۔''

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِنَ النَّبِيِّيْنَ اِذْ جَآءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

''قرآنی آیات ہمیشہ کے لئے بطورِ معجزہ زندہ ہیں پس یہ آیات تمام انبیاء علیہم السلام پر نزول ہونے والے معجزات پر گواہ ہیں کیونکہ معجزات صرف وقت مقررہ کے لئے بھی بعد میں صرف بیان بنے۔''

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ
لِّذِيْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

''وہ آیات محکمات تحریف سے محفوظ' واضح اور فیصلہ کن ہیں جو نہ کسی مخالف کا شک چھوڑتی ہیں اور نہ ہی اپنے فیصلوں میں کسی دوسرے حکم کی محتاج ہیں۔''

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
اَعْدَی الْاَعَادِیْ اِلَیْھَا مُلْقِیَ السَّلَمِ

''اس میں موجود تمام آیات جو اپنی جگہ مکمل معجزہ کا درجہ رکھتی ہیں کا مقابلہ کبھی نہیں کیا گیا مگر ہمیشہ یہی ہوا کہ سخت ترین دشمن کو بھی اپنے ہتھیار ڈالنے پڑے چنانچہ اسے صلح کے بعد لوٹنا پڑا۔''

رَدَّتْ بَلَاغَتُھَا دَعْوٰی مُعَارِضِھَا
رَدَّ الْغَیُوْرِ یَدَ الْجَانِیْ عَنِ الْحَرَمِ

''ان آیاتِ مبارکہ کی بلاغت نے مقابلہ کرنے والوں کے دعویٰ کو رد کر دیا جس طرح کوئی غیرت مند مرد کسی بدکردار کو اپنے حرم میں داخل ہونے سے روک دیتا ہے۔''

وظیفہ:

اگر کسی باطل عقائد کے حامی سے مباحثہ کے وقت اس شعر کا ورد گیارہ مرتبہ کر لیا جائے تو انشاء اللہ العزیز وہ باطل عقائد والا مغلوب ہوگا۔

لَھَا مَعَانٍ کَمَوْجِ الْبَحْرِ فِیْ مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْھَرِہٖ فِیْ الْحُسْنِ وَالْقِیَمِ

''ان آیات کے بے شمار معانی ہیں جو سمندر کی موجوں کی مانند ایک دوسرے کی معاون و مددگار ہیں اور اس کے معانی اپنے حسن و جمال اور قدر و قیمت میں سمندر کے موتیوں پر ترجیح رکھتے ہیں۔''

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی عَجَآئِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَی الْاِکْثَارِ بِالسَّاَمِ

''ان آیات کے عجائبات کا کوئی شمار نہیں اور نہ ہی ان کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ کثرت کی وجہ سے انہیں ترک نہیں کیا جاسکتا حالانکہ سب سے پڑھے جانے والی کتاب کا یہ معجزہ ہے کہ اسے جتنا پڑھو گے رغبت زیادہ ہوگی اور نئے نئے معارف سمجھ آئیں گے۔''

قَرَّتْ بِهَا عَیْنُ قَارِیْهَا فَقُلْتُ لَهٗ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

''اس کی قرأت کرنے والے کی آنکھ کیف و سرور سے ٹھنڈی ہوئی تو میں نے اس سے کہا کہ بخدا! تو بے شک اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے میں کامیاب ہوگیا ہے پس اسے خوب مضبوطی سے تھام لو۔''

اِنْ تَتْلُهَا خِیْفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰی
اَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰی مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

''اگر ان آیات کو گرمی آتش جہنم کے خوف کی وجہ سے تلاوت کی جائے تو گویا ان آیات کے آبِ خنک سے جہنم کی آتش سوزاں کو بجھا دیا ہے۔''

وظیفہ:

اگر اس شعر کو طاق تعداد میں مع اول و آخر درودِ پاک ہر قسم کے پڑھا جائے تو بخار بالخصوص تپ دق کے لئے نافع و مجرب ہے۔

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاءُوهُ كَالْحُمَمِ

''یہ آیات حوض (کوثر) کی مانند ہیں جس کے پانی سے ہاتھ منہ دھونے یا غسل سے گناہ گاروں کے چہرے سفید براق کی مانند ہو جائیں گے حالانکہ جب وہ حوض پر آتے ہیں تو گناہوں کی سیاہی سے ان کے چہرے کوئلوں کی مانند سیاہ ہوتے ہیں۔''

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

''یہ آیات عدل کرنے میں پل صراط اور میزان کی مانند ہیں اور ان (قرآنی آیات) کے بغیر صحیح معنوں میں عدل کا قیام ہرگز ممکن نہیں ہے۔''

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

''یہ اپنے فضائل و برکات کی بدولت سورج کی مانند روشن ہیں پھر بھی اگر کوئی جاہل فہم و فراست کے باوجود ان کا انکار کرے تو تمہیں اس پر حیران ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔''

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ
وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

''بعض مرتبہ آنکھ آشوبِ چشم کی وجہ سے سورج کی روشنی کو برا سمجھتی ہے اور منہ بیماری کی وجہ سے آبِ شیریں کے ذائقہ کو ناپسند کرتا ہے۔''

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهُ
سَعْيًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَيْنُقِ الرُّسُمِ

"اے بہترین ہر ایک سے جس کی وسیع اور فیض رساں درگاہ کا سائل پیادہ ہے دوڑتے ہوئے اور تیز رفتار اونٹنیوں کی پیٹھوں پر سوار ہو کر قصد کرتے ہیں۔"

وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

"وہ ذاتِ مقدس جس کا وجود باعث عبرت ہے کے لئے یہ بڑا نشان ہے اور جس کا مبعوث ہونا قدر کرنے والے کے لئے بڑی نعمت کا حصول ہے۔"

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

"آپ (ﷺ) بوقت شب حرم کعبہ سے حرمِ مقدس تک اس شان سے سفر پر روانہ ہوئے جس طرح چودھویں رات کا چاند شب تاریک کے اندھیروں میں نور بکھیرتا ہوا ناز سے چلتا ہے۔"

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِّلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

"اور رات ہی رات میں آپ (ﷺ) کی ترقی اور نعمت کا یہ عالم ہوا کہ آپ (ﷺ) نے وہ بلند مقام پایا جس کا نہ کوئی تصور کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی طلب وقصد۔"

وَقَدَّمَتْکَ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَآءِ بِھَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِیْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰی خَدَمِ

''تمام انبیاء و رسل (علیہم السلام) نے بیت المقدس میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنا پیشوا بنایا اور اس شان سے بنایا جس طرح خادم اپنے مخدوم کو مقدم رکھتے ہیں۔''

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِھِمْ
فِیْ مَوْکِبٍ کُنْتَ فِیْہِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

''یہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی تھے کہ سرخیل لشکر ملائکہ معراج میں مختلف انبیاء (علیہم السلام) سے مختلف آسمانوں پر ملتے ہوئے پے در پے ساتوں طبقات کو چیرتے ہوئے چلے گئے' شان یہ تھی کہ لشکر شاہسواراں ساتھ تھا اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے علمبردار تھے۔''

حَتّٰی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِّمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًا لِّمُسْتَنِمِ

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) برابر بڑھتے اور بلندیوں پر چڑھتے ہی چلے گئے یہاں تک کہ کسی سبقت کے خواہاں کے لئے کسی انتہائے قرب کو اور کسی طالب رفعت کے لئے کسی درجہ رفعت کو باقی نہ رہنے دیا۔''

خَفَضْتَ کُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ
نُوْدِیْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے بلند مرتبہ کی وجہ سے تمام انبیاء ورسل

(علیہم السلام) کے مقام کو پست کر دیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) علم مفرد کی طرح علو و مرتبت کے ساتھ پکارے گئے۔"

كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَىِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَىِّ مُكْتَتِمِ

"وہ معراج اور ندائے قرب اس لئے ہوئی کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایسے وصل الٰہی پر فائز ہو جائیں جس کے متعلق ماسوائے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کوئی نہ جانتا ہو جو ایک راز ہے جسے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سوا کوئی نہیں جان سکا اور نہ ہی کوئی جان سکے گا۔"

فَحُزْتَ كُلَّ فِخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

"تمام فضائل جن میں شفاعت و ختم نبوت، مقامِ محمود وغیرہ شامل ہیں بلاشرکت غیرے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات میں جمع ہیں اور ہر بلند مقام سے بغیر کسی مقابل کے منفرد انداز میں گزر گئے۔"

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ رُّتَبٍ
وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ نِّعَمِ

"آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جن مراتب کے مالک بنائے گئے ان کی شان و رفعت بہت بلند ہے اور بڑی عظمت ہے اور جن نعمتوں سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نوازا گیا وہ فہم و ادراک سے بالاتر ہیں۔"

بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَایَةِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْهَدِمِ

''ہم اہل اسلام کو یہ مژدہ سنایا کہ بے شک (اللہ عزوجل کے) خصوصی فضل سے ہمیں ذاتِ اقدس کی شریعت کی صورت میں ایسا ستون میسر آیا جو کبھی گرنے والا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے مستحکم ومضبوط رہے گا۔''

لَمَّا دَعَی اللّٰهُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِهٖ
بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ

''جب اللہ عزوجل نے آپ (ﷺ) کو ہمیں اطاعت خداوندی کی دعوت دینے والے اکرم الرسل کہہ کر بلایا تو ہم بھی ان کے طفیل اکرم الامم قرار پائے۔''

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰی اَنْبَآءُ بِعْثَتِهٖ
کَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

''آپ (ﷺ) کی آمد نے دشمنوں کے دلوں کو خوفزدہ کر دیا جس طرح نر شیر کی آواز بے خبر بکریوں کے ریوڑ کو ڈرا کر بکھیر دیتی ہے اور وہ پریشان ہو کر بھاگ جاتی ہیں۔''

مَا زَالَ یَلْقَاهُمْ فِیْ کُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتّٰی حَکَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰی وَضَمِ

''آپ (ﷺ) ان کفار سے ہمیشہ معرکہ آراء رہے ہر میدان میں کفار مجاہدین کی نیزہ آزمائی اور تلواروں کے جوہر سے اس گوشت کی مانند ہو گئے جو تختہ قصاب پر ہو۔''

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوْا يَغْبِطُوْنَ بِهٖ
اَشْلَاۤءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

''بچے ہوئے کفار مجاہدین سے بھاگ جانے کے خواہش مند تھے لیکن ان کے لئے راہِ فرار بند تھی پس وہ رشک کرتے رہ گئے کہ ان کے مقتول ساتھیوں کے جسم گدھ اور دوسرے مردار خور کھا رہے تھے۔''

تَمْضِي اللَّيَالِيْ وَلَا يَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِّنْ لَّيَالِي الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

''جب تک حرمت والے مہینوں کی راتیں نہ آ جاتی تھیں، دن اور راتیں گزر نہ جاتیں وہ کفار مجاہدین کے خوف و ہراس کی بدولت ان کا شمار بھول جاتے تھے۔''

كَاَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِكُلِّ قَرْمٍ اِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

''بے شک دینِ حق (اسلام) ایک عظیم الشان مہمان ہے جو ایسے بہادروں اور سرداروں کو ہمراہ لے کر کفار کے گھروں میں اترا جن میں سے ہر ایک سردار دشمنوں کا گوشت کھانے کا خواہش مند تھا۔''

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
يَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

''دین اسلام سبک رفتار سواروں پر سوار ایک لشکر کامل کے سمندر کی ہمیشہ ہمیشہ قیادت کرتا رہا اور وہ پہاڑوں کی موجوں

کے ساتھ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی خاطر باہم ٹکراتی ہیں ان کفار پر نیزہ زنی اور تیراندازی کرتا رہا۔''

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ
يَسْطُوْ بِمُسْتَأْصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

''اس لشکر کا ہر بہادر اللہ کے حکم کا تابع تھا اور اپنے عمل سے آخرت میں ثواب کا امیدوار تھا اور ایسی تلوار سے جو کفار کو جڑ سے کاٹنے والی تھی لئے حملہ آور تھا۔''

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ
مِّنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

''یہ اسلام کے بہادر لڑتے رہے یہاں تک کہ شریعت جو حقیقی معنوں میں ان کی فطرت میں شامل تھی کمزوری اور غربت کے بعد اپنے بھائی میں شامل ہوگئی۔''

مَكْفُوْلَةً أَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ
وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

''یہاں تک کہ ملت اسلام ان بہادر صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی بدولت بہترین باپ اور بہترین شوہر (حضور نبی کریم ﷺ) کے ذریعہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگئی اب آپ (ﷺ) کی سرپرستی کی وجہ سے یہ کبھی یتیم اور بیوہ نہ ہوگی۔''

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ
مَا ذَا رَأَى مِنْهُمْ فِيْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

''یہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) ثابت قدمی کے پہاڑ ہیں اگر تمہیں

میری بات کا یقین نہیں تو میدانِ جنگ سے ان کے کارناموں کی تفصیل پوچھ لو انہوں نے ان کی تیغ زنی کے کیا کیا کرتب دیکھے ہیں۔"

فَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ أُحُدًا
فُصُوْلَ حَتْفٍ لَّهُمْ أَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

"غزوات حنین و بدر و احد کے کارزاروں سے پوچھ لو کہ یہ کفار کے لئے ہیضہ' طاعون جیسی آفات سے بڑھ کر شدید اور بدتر تھے۔"

اَلْمُصْدِرِی الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ

"یہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) شجاعانِ اسلام اپنی چمکتی تلواروں کو دشمنوں کے لمبے لمبے سیاہ بالوں والے سروں سے سیراب اور سرخ کرنے والے تھے۔"

وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

"شجاعانِ اسلام (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اپنے نیزوں سے لکھتے تھے کہ ان کے قلم (نیزوں) نے جسم اعداء کے کبھی کسی حرف کو بلا نقطہ (بغیر زخم کے) نہ چھوڑا۔"

شَاكِى السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

"یہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) پوری طرح مسلح تھے ان کی نشانی

تقویٰ و طہارت تھی جو ان کو غیروں سے ممتاز کرتی تھی جس طرح گلاب ببول کے درخت سے یکسانیت خار کے باوصف نمایاں اور ممتاز نظر آتا ہے۔''

تُهْدِیْ اِلَیْكَ رِیَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ
فَتَحْسِبُ الْوَرْدَ فِی الْاَكْمَامِ كُلَّ كَمِ

''نصرتِ الٰہی کی بادِ صبا ان بہادروں کی بوئے خوش کو تم تک پہنچاتی ہیں تا کہ تم ان کی خوش نمائی اور خوشبو کا مشاہدہ کر کے جان لو کہ ہر بہادر کیسی شان کا مالک ہے؟''

كَاَنَّهُمْ فِیْ ظُهُوْرِ الْخَیْلِ نَبْتُ رُبًا
مِّنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شَدَّةِ الْحُزُمِ

''یہ بہادرانِ اسلام بے شک گھوڑوں کی پیٹھ پر شہسواری میں یکتا تھے اور گھوڑوں کی زینوں کو خوب کسے ہونے کی وجہ سے وہ ٹیلے کی مضبوط جڑ والی سبز گھاس کی مانند آسن جمائے بیٹھتے تھے۔''

طَارَتْ قُلُوْبُ الْعِدٰی مِنْ بَاْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَیْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

''دشمنوں کے دل ان بہادروں کے شدید حملوں کے خوف سے اڑنے لگے یہاں تک کہ وہ بہادروں اور بھیڑ کے بچوں میں تمیز نہیں کر پاتے تھے۔''

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ
اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِیْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

''مقابل میں جسے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تائید و نصرت حاصل

ہو اگر اس کا سامنا جنگلوں میں کچھاروں کی شیر سے بھی ہو جائے تو شیر اس کے سامنے دم بخود رہ جائیں۔"

وَلَنْ تَرٰی مِنْ وَّلِیٍّ غَیْرَ مُنْتَصِرٍ
بِہٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَیْرَ مُنْقَصِمِ

"اور تم ہرگز نہ دیکھو گے کہ آپ (ﷺ) کا کوئی غلام آپ (ﷺ) کی مدد سے کبھی ناکام ہونے والا نہیں اور نہ ہی آپ (ﷺ) کا کوئی مخالف یا دشمن ایسا دیکھے گا جو نقصان اٹھانے والا نہ ہو۔"

اَحَلَّ اُمَّتَہٗ فِیْ حِرْزِ مِلَّتِہٖ
کَاللَّیْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِیْ اَجَمِ

"آپ (ﷺ) نے اپنی امت کو اپنی ملت کے مضبوط قلعہ میں لے لیا ہے جس طرح شیر اپنے بچوں کے ساتھ اپنی کچھار میں اتر گیا ہو۔"

کَمْ جَدَّلَتْ کَلِمَاتُ اللّٰہِ مِنْ جَدِلٍ
فِیْہِ وَکَمْ خَصَمَ الْبُرْھَانُ مِنْ خَصِمِ

"بارہا کلام الٰہی نے ان لوگوں کو شرمندہ کیا جنہوں نے آپ (ﷺ) کی شان میں گستاخی کی اور مقابلہ کی ٹھانی اور کئی مرتبہ معجزات و دلائل قاطعہ نے سخت ترین دشمن کو بھی مغلوب کیا۔"

کَفَاکَ بِالْعِلْمِ فِی الْاُمِّیِّ مُعْجِزَۃً
فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَالتَّادِیْبِ فِی الْیُتُمِ

''اے مخاطب! تمہارے لئے آپ (ﷺ) کا وہ معجزہ کافی نہیں کہ آپ (ﷺ) ہر لحاظ سے امی تھے اور کبھی کسی سے علم نہیں سیکھا۔ کیا آپ (ﷺ) کا خداداد علم ابتدائے زمانہ رسالت سے بالکل عیاں اور واضح نہ تھا اور آپ (ﷺ) ہر اعتبار سے آداب سے آگاہ اور ان پر عمل پیرا تھے۔''

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ اَسْتَقِيلُ بِهٖ
ذُنُوبَ عُمْرٍ مَّضٰى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

''میں نے آپ (ﷺ) کی شان میں یہ مدحت لکھی ہے کہ اس کے سبب میں اپنی عمر بھر کے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں جو فضول قسم کے شعروں اور مدحت میں گزری ہے۔''

اِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تَخْشٰى عَوَاقِبُهٗ
كَاَنَّنِيْ بِهِمَا هَدْيٌ مِّنَ النَّعَمِ

''شعر اور شاہی ملازمت نے میری گردن میں ایسا طوق ڈال رکھا ہے کہ جس کے برے نتائج سے اندیشے ہی لاحق ہیں اور ان کے انجام سے خوفزدہ ہوں اور ان گناہوں کی وجہ سے گائے، بھیڑ، بکری جیسے جانوروں کی مانند قربانی اور صدقے کا جانور بن گیا ہوں۔''

اَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا
حَصَّلْتُ اِلَّا عَلَى الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

''شعر و شاعری اور شاہی سلطانوں کی ملازمت دونوں حالتوں میں میں نے گمراہی کی فرمانبرداری کی اور اس سے مجھے گناہوں

اور شرمندگی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔"

فَيَا خَسَارَةَ نَفْسٍ فِيْ تِجَارَتِهَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

"اے سننے والو! سنو میری حالت زار سے عبرت حاصل کرو، میرے نفس کی تجارت دیکھو کہ اس نے دنیا کے عوض نہ تو دین خریدا اور نہ ہی اس کے خریدنے کا ارادہ کیا۔"

وَمَنْ يَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ
يَبِنْ لَّهُ الْغَبْنُ فِيْ بَيْعٍ وَّفِيْ سَلَمِ

"جو شخص اپنی آخرت کو دنیاوی اور عارضی فائدے کے عوض فروخت کر دے تو کچھ شک نہیں کہ اس نے بیع اور سلم دونوں میں صرف نقصان ہی اٹھایا۔"

وظیفہ:

جو تاجر چاہے کہ اس کی جائز تجارت خسارے کا شکار نہ ہو تو وہ اس شعر کا ورد کیا کرے انشاء اللہ تجارت میں خسارہ نہیں ہوگا۔

اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِيْ بِمُنْتَقِضٍ
مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِيْ بِمُنْصَرِمِ

"اگرچہ میں گناہوں کا مرتکب ہوا تاہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے میرا عہد محبت اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا وعدہ شفاعت ٹوٹنے والا نہیں اور نہ ہی میری امید کی رسی ٹوٹنے والی ہے۔"

وظیفہ:

اگر کوئی شخص بیمار ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس شعر کا کثرت سے ورد کرے

انشاء اللہ العزیز بیماری سے شفاء نصیب ہوگی۔

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِیْ
مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

''میرا نام بھی محمد ہے اور ہم نام ہونے کی وجہ سے میں آپ (ﷺ) کی شفاعت کا حقدار ہوں اس لئے کہ آپ (ﷺ) اپنے وعدہ کو وفا کرنے میں تمام مخلوق سے اعلیٰ ہے۔''

اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِيَدِیْ
فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

''اگر مرنے کے بعد آخرت میں آپ (ﷺ) کا فضل و کرم اور دستگیری میسر نہ آئی تو پھر میرے لئے صرف ہلاکت ہی ہلاکت ہے اور پل صراط سے گر کر جہنم میں جانا یقینی ہے۔''

حَاشَاهُ اَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَكَارِمَهٗ
اَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

''آپ (ﷺ) کو اس عیب سے پاک رکھا گیا ہے کہ آپ (ﷺ) کا فیض و کرم اور عطاء و بخشش کا کوئی امیدوار محروم رہ جائے یا آپ (ﷺ) کے دامانِ رحمت میں پناہ لینے والا رسوا ہو جائے۔''

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِیْ مَدَآئِحَهٗ
وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِیْ خَيْرَ مُلْتَزِمِ

''اور جب سے میں نے اپنے افکار کو آپ (ﷺ) کی مدحت کے لئے وقف کیا ہے تب سے میں نے آپ (ﷺ)

کومصائب دنیا سے نجات کے لئے بہترین معاون پایا ہے۔''

وظیفہ:

جوکوئی ناحق قید میں ہو وہ اس شعر کا ورد اول وآخر مع درودِ پاک کرے گا تو انشاء اللہ العزیز جلد قید سے رہائی پائے گا۔

وَلَنْ یَّفُوْتَ الْغِنٰی مِنْہُ یَدًا تَرِبَتْ
اِنَّ الْحَیَا تُنْبِتُ الْاَزْھَارَ فِی الْاَکَمِ

''ہر گناہ گار کو جو بارگاہ (رسالت مآب ﷺ) میسر آتی ہے وہ ایسی بارگاہ ہے جو کسی کو بھی محتاج نہیں رہنے دیتی بلکہ مالامال کر دیتی ہے۔ بے شک بارانِ فیض رساں کی فیض رسانی عام زمین تک محدود نہیں بلکہ وہ ٹیلوں میں بھی پھول اگا دیتی ہے۔''

وظیفہ:

جوکوئی کسان اس شعر کو مع اول وآخر درودِ پاک کے خوش الخط لکھ کر سب سے بلند درخت پر باندھے گا انشاء اللہ العزیز اس کی کھیتی سرسبز رہے گی۔

وَلَمْ اُرِدْ زَھْرَۃَ الدُّنْیَا الَّتِیْ اقْتَطَفَتْ
یَدَا زُھَیْرٍ بِمَا اَثْنٰی عَلٰی ھَرَمِ

''میں آپ (ﷺ) مدحت سے وہ تازگی حاصل کرنا نہیں چاہتا جو زہیر ابن ابی سلمٰی نے سنان بن ہرم کی تعریف کے بدلہ میں حاصل کی تھی۔''

وظیفہ:

اس شعر کا وظیفہ کرنے والا دنیا میں کبھی تنگ دست نہیں ہوگا اور دین و دنیا میں کامیابی اس کا مقدر ہوگی۔

یَـآ اَکْـرَمَ الْـخَـلْـقِ مَـالِـیْ مَنْ اَلُـوْذُبِـہٖ
سِـوَاکَ عِـنْـدَ حُـلُـوْلِ الْـحَـادِثِ الْـعَـمَـمِ

''اے بہترین خلق! اے بہترین کرم فرمانے والے! اے تمام مخلوق سے افضل! میرے لئے آپ (ﷺ) کی شفاعت کے سوا کچھ نہیں کہ مصیبتوں کے نزول کے وقت میں کہاں جا کر پناہ لوں۔''

وظیفہ:

اگر کچھ لوگ جن کا تلفظ درست ہو وہ اس شعر کو باہم پڑھیں تو ہر ایک سے مصیبت دور ہو گی۔

وَلَـنْ یَّـضِـیْـقَ رَسُـوْلَ الـلّٰـہِ جَـاھُـکَ بِـیْ
اِذَا الْـکَـرِیْـمُ تَـجَـلّٰـی بِـاِسْـمِ مُـنْـتَـقِـمِ

''یا رسول اللہ (ﷺ)! جب بروزِ محشر اللہ عزوجل منتقم کے نام سے جلوہ گر ہو گا تو آپ (ﷺ) کا مقام و مرتبہ میرے لئے شفاعت کے متعلق ہرگز کوئی مضائقہ نہیں کرے گا کہ آپ (ﷺ) کا مقام و مرتبہ اور شانِ اعلیٰ کم نہیں ہو سکتی۔''

فَـاِنَّ مِـنْ جُـوْدِکَ الـدُّنْـیَـا وَضَـرَّتَـهَـا
وَمِـنْ عُـلُـوْمِکَ عِـلْـمَ الـلَّـوْحِ وَالْـقَـلَـمِ

''آپ (ﷺ) کی بخشش و جود و کرم سے دنیا اور اس کی موت معرضِ وجود میں آئی اور آپ (ﷺ) کے علم کا ایک جز ولوح و قلم ہیں۔''

وظیفہ:

اگر کوئی طالب علم باوضو حالت میں اس شعر کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر امتحان میں حصہ لے تو انشاء اللہ العزیز اسے امتحان میں کامیابی نصیب ہوگی۔

یَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِیْ مِنْ زَلَّۃٍ عَظُمَتْ
اِنَّ الْکَبَآئِرَ فِی الْغُفْرَانِ کَاللَّمَمِ

"اے میرے نفس! تو اس خیال سے کہ تیرے گناہ بڑے ہیں ناامید نہ ہو کہ مغفرت کے لئے گناہ کبیرہ تو کیا گناہ صغیرہ دونوں برابر ہوتے ہیں۔"

لَعَلَّ رَحْمَۃَ رَبِّیْ حِیْنَ یَقْسِمُھَا
تَاْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ فِی الْقِسَمِ

"اس میں شک نہیں کہ رب العزت جب اپنی رحمت تقسیم فرمائے گا تو رحمت گناہ گاروں کے حصہ میں گناہوں کی مقدار برابر آئے گی۔"

یَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَآئِیْ غَیْرَ مُنْعَکِسٍ
لَدَیْکَ وَاجْعَلْ حِسَابِیْ غَیْرَ مُنْخَرِمٍ

"تو نے میری دعا اور فریادسنی پس تو میری امید کو جو میں نے تجھ سے وابستہ کر رکھی ہے اسے درست بنا دے اور میرے حسن ظن کو جو تجھ سے ہے اسے ٹوٹنے والا نہ بنانا۔"

وظیفہ:

اگر کوئی شخص کسی عہدے یا منصب کا خواہش مند ہو تو وہ ہر نماز کے بعد اس شعر کا پانچ مرتبہ وظیفہ کرنا معمول بنا لے۔

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ
صَبْرًا مَتٰى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

"(اے اللہ!) تو اپنے اس کمزور اور گناہ گار بندے پر دونوں جہانوں میں فضل و کرم فرما کیونکہ اس کے صبر و برداشت کی حالت تو یہ ہے کہ خوف و مصائب اسے مقابلے کی دعوت دیتے ہیں تو وہ مقابلے کی تاب نہ لاتے ہوئے بھاگ جاتا ہے۔"

وَأْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةٍ
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

"(اے اللہ!) اپنی دائمی رحمت کے بادلوں کو حکم دے کہ وہ صلوٰۃ وسلام کی بارش اپنے نبی پر برسائیں جو ہمیشہ جاری رہے۔"

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
أَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

"(اے اللہ!) حکم دے کہ رحمت دائمی کے بادل آپ (ﷺ) اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم)' تابعین (رضی اللہ عنہم) پر برستے رہیں جو پرہیزگار اور صاحب علم و کرم پاکباز تھے۔"

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا
وَأَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

"بارانِ رحمت آپ (ﷺ) اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام اور آل و تابعین رضی اللہ عنہم) پر اس وقت تک برستا رہے جب تک بادِ صبا درخت بان کی ٹہنیوں کو ہلاتی رہے اور حدی خوان سواری

کے اونٹوں کو اپنے سریلے نغموں سے سرور میں لاتا رہے۔''

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِي الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ
ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِي الْقِدَمِ

''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو مخلوق کو عدم سے وجود میں لانے والا ہے پھر ابتداء ہی سے مختار نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر بے شمار درود وسلام ہوں۔''

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

''اے اللہ! ہمیشہ ہمیشہ کے لئے درود وسلام نازل فرما اپنے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو تمام مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں۔''

اٰيَاتُهُ الْغُرُّ لَا يَخْفٰى عَلٰى أَحَدٍ
بِدُوْنِهَا الْعَدْلُ بَيْنَ النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے روشن معجزات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذاتِ اقدس کے بغیر لوگوں کے درمیان انصاف قائم نہیں ہوگا۔''

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ
وَّعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

''پھران پر جو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اور عمر (رضی اللہ عنہ) اور علی (رضی اللہ عنہ) اور عثمان (رضی اللہ عنہ) جو اہل کرم ہیں ان پر بھی اپنا فضل نازل فرما۔''

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِسَامِعِهَا
لَقَدْ سَئَلْتُكَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

"بخشش سے گناہ معدوم ہو جاتے ہیں اور (اللہ عزوجل کی) رحمت سے معاف کرنے والا ہے لیکن یہ سب کچھ اس ذات کے وسیلہ سے ہے جو (اللہ عزوجل کا) محبوب ہے اور انسان کے سوال کرنے سے قبل عطا کرنے والا ہے۔"

وَلِوَالِدَیَّ وَمَا خَلَّفْتُ مِنْ خَلَفٍ
وَالْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الْعُرْبَانِ وَالْعَجَمِ

"(اے اللہ!) میرے والدین اور میری اولاد اور تمام مسلمانوں کو عرب و عجم کے مالک (حضور نبی کریم ﷺ) کے سبب بخش دے۔"

قصیدہ بردہ شریف کے روحانی فوائد

قصیدہ بردہ شریف کے دینی و دنیاوی روحانی فوائد کے لئے بزرگانِ دین نے ذیل کے وظائف مقرر کئے ہیں۔ ان وظائف سے قبل اول و آخر درودِ پاک قصیدہ بردہ شریف ذیل گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنا لازم ہے اور پھر مقررہ تعداد میں قصیدہ بردہ شریف پڑھنے کے بعد اللہ عزوجل کی بارگاہ میں صدقِ دل کے ساتھ دعا مانگنے سے انشاء اللہ العزیز وہ مقصد پورا ہوگا۔

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

زیارتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نافع:

جو کوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہونا چاہتا ہو وہ سات راتوں تک مسلسل قصیدہ بردہ شریف کو باوضو حالت میں پڑھ کر سوئے انشاء اللہ العزیز وہ زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفیض ہوگا۔

استخارہ کے لئے نافع:

اگر کوئی شخص استخارہ کی نیت سے قصیدہ بردہ شریف کو باوضو حالت میں پڑھ کر سوئے گا انشاء اللہ العزیز خواب میں اس کو اپنے کام کے اچھے یا برا ہونے کا علم ہو جائے گا۔

حاجات پوری ہوں:

اگر کوئی شخص شب جمعہ کو باوضو حالت میں ستائیس (۲۷) مرتبہ قصیدہ بردہ شریف کو پڑھ کر نیاز حضور نبی کریم ﷺ کا کر تقسیم کرے گا تو انشاء اللہ العزیز اس کی تمام حاجات پوری ہوں گی۔

نومولود ہر آفت سے محفوظ رہے:

اگر کوئی چاہے کہ اس کا نومولود ہر آفت سے محفوظ رہے تو وہ قصیدہ بردہ شریف کو عرقِ گلاب پر تین مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور اس کو پانی میں حل کر کے اس پانی سے نومولود کو غسل دے اور احتیاط کرے کہ یہ پانی گندی نالی میں نہ بہے اور نہ ہی ایسی جگہ غسل دیا جائے جہاں پاؤں پڑتے ہیں انشاء اللہ العزیز نومولود ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

بانجھ عورتوں کے لئے نافع:

اگر کوئی عورت بانجھ ہو اسے اکیس روز تک سولہ مرتبہ قصیدہ بردہ شریف کو پانی پر دم کر کے پلائیں اور اس بانجھ عورت کو بھی دم کریں انشاء اللہ العزیز اس کا بانجھ پن ختم ہو جائے گا۔

اہل خانہ کی حفاظت کے لئے:

اگر قصیدہ بردہ شریف کو گھر میں روزانہ پڑھا جائے تو یہ اہل خانہ و گھر کی حفاظت کے لئے نافع ہے۔ نیز اس کا روزانہ ورد کرنے سے آسیب و جنات اس گھر سے بھاگ جاتے ہیں۔ گھر ہر قسم کے امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ اہل خانہ وباؤں سے محفوظ رہتے ہیں۔ گھر میں اچانک موت واقع نہیں ہوتی۔ دینی و دنیاوی امور میں ہر قسم کے نقصان سے اہل خانہ محفوظ رہتے ہیں۔ اگر گھر کا کوئی فرد قرض دار ہو

تو خلاصی قرض کا سبب بن جاتا ہے۔

دردِ زہ سے نجات کے لئے نافع:

اگر کوئی عورت دردِ زہ میں مبتلا ہو تو قصیدہ بردہ شریف کو عرقِ گلاب پر تین مرتبہ پڑھ کر دم کر کے عورت کی کمر پر اچھی طرح مل دیں بچہ فوری پیدا ہوگا اور دردِ زہ ختم ہو جائے گی۔ یہ عمل نہایت نافع اور مجرب ہے۔

خلائق میں معزز ہونا:

جو کوئی اس بات کا خواہاں ہو کہ وہ خلائق میں معزز ہو اور مخلوق اس کے ساتھ عزت واحترام کا معاملہ رکھے وہ قصیدہ بردہ شریف کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر عرقِ گلاب پر دم کر کے اپنے کپڑوں پر چھڑکے اور پھر ان کپڑوں کو پہنے انشاء اللہ العزیز خلائق میں مقبول ہوگا۔

قحط سالی سے نجات کے لئے مجرب:

اگر کسی علاقے میں قحط سالی کی کیفیت ہو تو قصیدہ بردہ شریف کو تین سو مرتبہ روزانہ پڑھنے سے چند ہی دنوں میں قحط سالی سے نجات حاصل ہوگی۔

جملہ بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے:

اگر قصیدہ بردہ شریف کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھا جائے تو انشاء اللہ العزیز جملہ بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

ہر مشکل کام آسان ہو:

اگر کسی بھی مشکل کام کا حل نظر نہ آتا ہو تو قصیدہ بردہ شریف کو تین دن تک روزہ کی حالت میں اکیس مرتبہ پڑھنے سے انشاء اللہ العزیز وہ مشکل کام آسان ہو جائے گا۔

مصائب سے نجات کے لئے نافع:

قصیدہ بردہ شریف کو مشک و زعفران سے لکھ کر اور خوشبو لگا کر اپنے پاس رکھنے سے ہر قسم کے مصائب سے نجات ملے گی۔

دشمنوں سے نجات کے لئے:

اگر کوئی شخص چاہے کہ وہ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے تو وہ کسی پرانے قبرستان میں جا کر قصیدہ بردہ شریف کو چالیس دن تک اکتالیس مرتبہ روزانہ پڑھے انشاء للہ العزیز وہ دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا۔

زیادتی عمر کے لئے مجرب:

اگر کوئی شخص اپنی عمر میں زیادتی کا خواہاں ہو وہ قصیدہ بردہ شریف کو ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے انشاء اللہ العزیز اس کی عمر میں زیادتی ہوگی۔

دورانِ سفر ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے:

اگر کوئی شخص سفر کے لئے روانہ ہونے سے قبل قصیدہ بردہ شریف کو ایک مرتبہ پڑھ لے گا وہ دورانِ سفر ہر قسم کی بلاؤں سے انشاء اللہ العزیز محفوظ رہے گا۔

کاروبار میں نقصان سے محفوظ رہنے کے لئے:

اگر کوئی شخص کاروبار میں نقصان سے محفوظ رہنا چاہتا ہو وہ قصیدہ بردہ شریف کو اکتالیس مرتبہ روزانہ پڑھنا معمول بنا لے انشاء اللہ العزیز وہ کاروبار میں نقصان سے محفوظ و مامون رہے گا۔

ادائیگی قرض کے لئے مجرب:

اگر کوئی شخص قرض میں مبتلا ہو اور قرض ادا کرنے کا کوئی سبب نہ بنتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ قصیدہ بردہ شریف کو اکتالیس مرتبہ روزانہ پڑھے انشاء اللہ العزیز

قرض کی ادائیگی کا سبب بن جائے گا۔

دافع بلا:

اگر کوئی شخص قصیدہ بردہ شریف کو اکہتر (۷۱) مرتبہ روزانہ پڑھے تو وہ ہر قسم کی بلاؤں و آفات سے محفوظ رہے گا۔

بچوں کی حفاظت کے لئے:

اگر کوئی اپنے بچوں کی حفاظت کے لئے قصیدہ بردہ شریف کو ایک مرتبہ پڑھ کر بچے کو دم کرے گا تو انشاء اللہ العزیز اس کا بچہ ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔

قوتِ حافظہ بہتر ہو:

اگر کسی کا قوتِ حافظہ کمزور ہو تو اسے قصیدہ بردہ شریف کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھ کر عرقِ گلاب پر دم کر کے پلانے سے انشاء اللہ العزیز اکتالیس یوم کے عمل سے اس کا حافظہ بہتر ہو جائے گا۔

فراوانی دولت کے لئے:

اگر کوئی دولت میں فراوانی کا خواہاں ہو وہ قصیدہ بردہ شریف کو روازنہ ستر مرتبہ پڑھنا اپنا معمول بنا لے انشاء اللہ العزیز غیبی امداد ہو گی اور اس کی دولت میں فراوانی ہو گی۔

لڑکیوں کے نیک رشتہ کے لئے:

اگر کسی لڑکی کا نیک رشتہ نہ آتا ہو تو اس کے لئے وہ لڑکی شب جمعہ عروج ماہ بعد نمازِ عشاء قصیدہ بردہ شریف کو سترہ (۱۷) مرتبہ پڑھ کر دعا مانگیں اور سات جمعہ مسلسل تک یہ عمل کرے انشاء اللہ العزیز نیک رشتہ آئے گا۔

آنکھ کے درد کے لئے نافع:

اگر کوئی شخص دردِ چشم میں مبتلا ہوتو وہ قصیدہ بردہ شریف کو سات یوم تک گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھے انشاءاللہ العزیز آنکھ کا ہر قسم کا درد جاتا رہے گا۔

دردِ شکم سے نجات کے لئے:

اگر کوئی پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو وہ قصیدہ بردہ شریف کو سات یوم تک روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھے انشاءاللہ العزیز پیٹ کا ہر قسم کا درد جاتا رہے گا۔

دینی و دنیاوی فوائد کے لئے وظائف

ذیل میں اعلیٰ حضرت علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ آزمودہ عمل بیان کئے جارہے ہیں جو دینی و دنیاوی فوائد کے لئے نہایت مجرب و نافع ہیں۔

محبت الٰہی کا حصول کے لئے مجرب و نافع عمل:

جو کوئی اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کے دل میں اللہ عزوجل کی محبت ہروقت موجود رہے تو اس کے لیے ذیل کا عمل بے حد فائدہ مند اور اکسیر ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ ہر روز نماز فجر کے بعد سینتالیس مرتبہ سورۂ مزمل شریف اور اول وآخر درود شریف ذیل گیارہ' گیارہ مرتبہ پڑھے آخر میں بارگاہ الٰہی میں دعا مانگے انشاء اللہ العزیز اس کے اندر محبت الٰہی موجزن ہو جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْاَنْوَارِ وَالْاَسْرَارِ وَكَاشِفِ الْاَسْتَارِ وَكَاشِفِ الْاَسْرَارِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانُوْرَ الْاَنْوَارِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَعْدِنَ الْاَسْرَارِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاكَاشِفَ الْاَسْتَارِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاكَاشِفَ الْاَسْرَارِ اِكْشِفْ عَيْنِيْ اِكْشِفْ قَلْبِيْ اِكْشِفْ صَدْرِيْ يَاكَاشِفَ الْاَسْرَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ بِيَدِيْ اَعِيْنُوْنِيْ اَغِيْثُوْنِيْ يَاصَادِقُ صِدْقَ قَوْلِكَ مَنْ عَسُرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكَثِّرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ

وَالْكُرَبَ وَتُكْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِيَ الْحَوَائِجَ يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ○

شفاعت حضور نبی کریم ﷺ کے لئے مجرب و نافع عمل:

شفاعت حضور نبی کریم ﷺ کے لئے ذیل کا عمل نہایت مجرب و نافع ہے۔ اس مقصد کے لئے روزانہ بعداز ہر نماز اسم مبارک "نَاصِرْ ﷺ" سو مرتبہ پڑھ کر خلوصِ نیت سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا مانگا کریں انشاء اللہ العزیز اس اسم مبارک کی بدولت بروزِ محشر حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

زیارت انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے مجرب و نافع عمل:

اگر کوئی حضور نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے انوار و جمال کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس کے لیے ذیل کا عمل بے حد مفید اور نافع ہے۔ اس مقصد کے لیے شب جمعہ شروع ماہ زاہد النور میں بوقت شب ہزار مرتبہ نادِ علی پڑھے اور بعد نمازِ عشاء دو رکعت نماز نفل کے بعد غسل کر کے لباس پاک پہنے اور خوشبو لگائے اور ذیل کا درود پاک اول و آخر اکتالیس اکتالیس مرتبہ پڑھنا ضروری ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بِعَدَدِ مَا فِيْ جَمِيْعِ
الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا

زیارت حضور نبی کریم ﷺ کے لئے مجرب و نافع عمل:

حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لئے ذیل کا عمل ازحد مفید اور نافع ہے۔ اس مقصد کے لئے جملہ مکروہات شرعیہ سے تائب ہو کر شب جمعہ کو اول شب غسل کر کے نمازِ عشاء کے بعد بارہ رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے ایک بار سورۂ مزمل شریف پڑھے نماز سے فارغ ہو کر ہزار بار درودِ پاک پڑھ کر

بستر پر قبلہ رو ہو کر سو رہے چند روز تک یہ عمل کرے انشاء اللہ العزیز اس عمل کی بدولت وہ شخص حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے جلد مشرف ہوگا۔

حضور نبی کریم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہونا:

حضور نبی کریم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہونے کے لئے ذیل کا عمل نہایت مجرب و نافع ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے روزانہ بعد نمازِ عشاء اول و آخر ذیل کا درود شریف سو مرتبہ اور پانچ سو مرتبہ نادِ علی پڑھے اور باوضو قبلہ رخ منہ کر کے سو جائے انشاء اللہ العزیز تین سے پانچ یوم کے اندر اندر حضور نبی کریم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوگا۔

مَنْ صَلّٰی عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ

بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضری:

جو کوئی اس بات کا خواہاں ہو کہ اسے ہمیشہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضری کی سعادت نصیب رہے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ ذیل کا عمل اختیار کرے۔ اس مقصد کے لئے بعد نمازِ عشاء تازہ غسل اور تازہ وضو کرے پاک صاف لباس پہنے پاک صاف اور تنہا جگہ پر مصلےٰ بچھائے اور گیارہ اگربتی وہاں سلگائے اور پھر دو رکعت نماز تحیۃ الحاضری بارگاہِ رسالت مآب ﷺ اس طریق سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح سات مرتبہ اور سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے اور بعد از سلام سجدہ میں سر رکھ کر ایک تسبیح استغفار کی پڑھیں۔ گناہوں کی معافی مانگے اور پھر ذیل کا درودِ پاک گیارہ سو گیارہ مرتبہ پڑھنا اپنا معمول بنا لے۔ تصور یہ رکھے کہ وہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں ان کے روبرو حاضر ہے اور ہدیہ درود پیش کر رہا ہے انشاء اللہ العزیز اس عمل کی تاحیات

ندامت سے اس کو خود معلوم ہوگا کہ وہ فی الواقعی بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہے اور ان کی زیارت سے فیضیاب ہو رہا ہے۔ اس عمل کے لئے اعتقاد اور یقین کامل شرط اولین ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا عِنْدَکَ مِنَ الْعَدَدِ فِیْ کُلِّ لَحْظَۃٍ وَّ لَمْحَۃٍ مِّنَ الْاَزَلِ اِلَی الْاَبَدِ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ

تسخیر خلائق کے لئے مجرب و نافع عمل:

ہر روز باطہارت صبح بوقت طلوعِ آفتاب سورج کی جانب رخ کرے اور اس وقت سورۂ فاتحہ و آیت الکرسی اکیس اکیس مرتبہ اور اسم الٰہی اللہ چھیاسٹھ مرتبہ مع درودِ پاک ذیل گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے تو انشاء اللہ العزیز بہت جلد مقبول مخلوقِ خدا بن جائے گا۔ ہر شخص نہایت عزت و احترام سے پیش آئے گا اور دلی محبت کی نگاہ سے دیکھے گا اور ہر جائز امر و حکم بجالائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

گناہوں کی بخشش کے لئے مجرب و نافع عمل:

اگر کسی کا کوئی عزیز دوست یا ماں باپ فوت ہو چکے ہوں اور وہ ان کو ایصالِ ثواب پہنچا کر ان کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد فائدہ مند اور اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ اس مقصد کے لئے باوضو حالت میں تین مرتبہ سورۂ یٰسین شریف پڑھ کر اس کا ثواب ان کو بخشے تو اللہ تعالیٰ مردہ کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور اپنے پیارے محبوب حضور نبی کریم ﷺ کے اسم مبارک یٰسین کی برکت

سے مردے کے عذاب میں کمی واقع فرماتا ہے اور مغفرت فرما دیتا ہے۔

فلاح و نجات آخرت کے لئے نافع عمل:

آخرت سے نجات و فلاح پانے کے لئے ذیل کا عمل بے حد فائدہ مند اور اکسیر ہے۔ اس مقصد کے لئے بعداز ہر نماز آیت الکرسی، درودِ پاک اول و آخر پڑھے۔ صبح کو سورۂ یٰسین اور سوتے وقت سورۂ ملک اور استغفار پڑھے۔

صبح و شام کو سات سات مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

اور

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ط وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ تا تُرْجَعُوْنَ

تک بھی پڑھے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کرتا رہے انشاء اللہ العزیز آخرت کے امتحان میں سرخرو ہوگا۔

مستجاب الدعوات ہونے کے لئے نافع عمل:

جو کوئی نیکی کی طرف مائل ہونا چاہتا ہو، اللہ عزوجل سے لو لگانا چاہتا ہو اور یہ خواہش رکھتا ہو کہ وہ مستجاب الدعوات ہو جائے، اسرارِ الٰہی اس پر منکشف ہو جائیں اور جو بھی جائز کام ہوں اللہ عزوجل کے حضور دعا مانگنے سے پورے ہو جائیں تو اس مقصد کے لئے ذیل کا عمل کرے۔ جو کوئی بھی اس عمل کو مکمل یکسوئی اور توجہ کے ساتھ کرے گا تو پھر انشاء اللہ العزیز اسے کسی کی حاجت نہیں رہے گی وہ مستجاب الدعوات ہو جائے گا۔ اللہ عزوجل اس پر اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرمائے گا۔ یہ چالیس یوم کا عمل ہے اس کو پڑھنے کے لیے مصمم ارادہ اور تیاری اس طرح سے کرے۔ چونکہ یہ عمل رات کو پڑھنے کا ہے اس لیے دن میں سو رہے تاکہ

رات کو عمل کرتے وقت نیند تنگ نہ کرے اس کے بعد کسی ایسی جگہ پر تنہائی کی حالت میں بیٹھے کہ جہاں کسی کی مداخلت نہ ہو جمعرات کی رات کو نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین شریف پڑھنی شروع کرے اور پہلی مبین تک پڑھے اور پھر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ اور بہتر مرتبہ اسم الٰہی ''یا باسط'' پڑھے اسی طرح ساتوں مبین تک سورۂ فاتحہ اور اسم الٰہی ''یاباسط'' اسی تعداد میں پڑھے اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور پھر اللہ عزوجل سے اپنے مقصد کی کامیابی کے لیے دُعا مانگے چالیس یوم تک بلاناغہ یہ عمل کرے بفضل باری تعالیٰ جو کچھ بھی جائز دعا مانگے گا اللہ عزوجل عطا فرمائے گا۔ بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو گا' اللہ عزوجل دین و دنیا کی نعمتیں عطا فرمائے گا' گناہوں کی معافی عطا فرمائے گا' ہر طرح کی خوشی اور راحت حاصل ہو گی۔

روحانی قوت کا حصول کے لئے مجرب عمل:

قوتِ روحانی بڑھانے اور انکشافات الٰہی پانے کے خواہاں افراد کے لئے ذیل کا عمل تیر بہدف ہے۔ اس مقصد کے لئے بعد نمازِ عشاء بستر طاہر پر چت لیٹ کر زبان تالو سے لگا کر بلا حرکت زبان کے دل میں سورۂ مزمل کو سات بار روزانہ تلاوت کرے اور اسی حالت میں سو جائے' ہمیشہ اس کا ورد رکھے چند روز میں حالات روحانی اس پر منکشف ہونے شروع ہو جائیں گے۔ عمل ہذا میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سات بار سورۂ مزمل کے پڑھنے کے نوبت نہیں پہنچی' درمیان میں نیند آجاتی ہے اس کا کچھ حرج نہیں کیونکہ یہ سورۂ مزمل کا معجزہ ہے۔

باطن کی صفائی کے لئے نافع عمل:

جو شخص اپنے باطن کی صفائی کا خواہش مند ہو تو اس کے لیے ذیل کا عمل بے حد مفید اور نافع ہے۔ اس مقصد کے لیے ایک سو تین مرتبہ نادِ علی پڑھے اور اول

وآخر سات بار درودِ پاک ذیل پڑھ کر چھاتی اور دونوں ہاتھ کی ہتھیلیوں پر پھونک مار کر دائیں بائیں بازو پر ہاتھ پھیر دے۔ انشاء اللہ العزیز اس کا باطن صاف ہو جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

عذابِ قبر سے نجات کے لئے مجرب و نافع عمل:

اگر کوئی یہ چاہے کہ مرنے کے بعد وہ عذابِ قبر سے محفوظ و مامون رہے اور اللہ عزوجل اسے اپنی رحمت سے بخش دے تو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ سورۂ مزمل اور اول و آخر تین تین مرتبہ درودِ پاک ذیل کا ورد رکھے اور اللہ عزوجل کے حضور دعا مانگتا رہے انشاء اللہ العزیز اس عمل سے عذابِ قبر سے نجات پا جائے گا اور اللہ عزوجل اس عمل کے طفیل اسے بخش دیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ

جائز حاجات کے لئے نافع و مجرب عمل:

اعلیٰ حکام سے مطلب برآری کے لئے اس نقش کو مشک و زعفران سے سفید ریشم کپڑے پر لکھیں، خوشبو لگائیں اور اس پر سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ شریف اکتالیس مرتبہ، آیت الکرسی اکتالیس مرتبہ، اسم الٰہی یااللہ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ مرتبہ اول و آخر درودِ پاک ذیل گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اس کو موم جامہ کر کے اپنی ٹوپی یا عمامہ کے اندر رکھ کر حکام بالا کے پاس جاتے ہوئے پہلے الحمد شریف اور پھر آیت الکرسی سات سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونک لگائیں اور

پھر کھلا اسم الٰہی یااللہ کا ورد کرتے ہوئے جائیں انشاء اللہ العزیز حاکم نہایت عزت واحترام سے پیش آئیں گے اور جائز حاجت پوری ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ بِقَدْرِ عَظْمَۃِ ذَاتِکَ

حاجت روائی کے لئے نافع عمل:

جو کوئی اس بات کا خواہاں ہو کہ اس کی کوئی مشکل اور حاجت بلا کسی تردّد کے پوری ہو جایا کرے تو ذیل کا عمل اکسیر کا حکم رکھتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس عمل کو خلوص نیت سے اپنا معمول بنالے اور زندگی میں کبھی بھی ناغہ نہ کرے انشاء اللہ العزیز اس عمل کی بدولت کبھی بھی کسی مصیبت' ابتلاء' پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے گا اور نہ ہی کسی کے آگے دست سوال اٹھانا پڑے گا اللہ مسبّب الاسباب ہر مقصد میں کامیابی عطا فرمائے گا۔ اس مقصد کے لئے اوّل وآخر درودِ پاک ذیل گیارہ' گیارہ مرتبہ اور سورۂ مزمل شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر دعائے ذیل ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ مَافِیْ جَمِیْعِ
الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا

دعا یہ ہے۔

اَللّٰہُ کَافِیْ اَلْکَافِیْ وَقَصَدْتُ الْکَافِیْ وَجَدْتُ الْکَافِیْ
بِکَافِیْ الْکَافِیْ وَکَفَانِیْ الْکَافِیْ وَنِعْمَ الْکَافِیْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

صلوٰۃ الحاجات:

کسی بھی مشکل یا حاجت کے وقت صلوٰۃ الحاجات بہ طریق ذیل پڑھنے سے اللہ تعالیٰ عزوجل اس حاجت کو پردۂ غیب سے حل کر دیتے ہیں انتہائی مجرب'

فائدہ مند اور کارگر عمل ہے۔ اس مقصد کے لئے بوقت تہجد اٹھ کر تازہ غسل اور وضو کے ساتھ دو رکعت نماز حاجت اس طریق سے ادا کریں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سات مرتبہ جس میں آیت مبارکہ:

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

کی تکرار گیارہ مرتبہ ہو، اس کے بعد سورۂ کافرون ایک مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ سات مرتبہ اور مع تکرار آیت بالا گیارہ مرتبہ ہو جس کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ بعد سلام پھیرنے کے تیسرا کلمہ ایک سو ایک مرتبہ اور اکیاون مرتبہ دعائے ذیل پڑھ کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا مانگے انشاء اللہ العزیز حاجت پوری ہوگی۔

یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

خیالاتِ فاسدہ سے نجات کے لئے نافع و مجرب عمل:

جو کوئی خیالات فاسدہ سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس کے لیے ذیل کا عمل بے حد مفید اور نافع ہے۔ اس مقصد کے لیے رات کو سونے سے پیشتر سات مرتبہ نادِعلی اور اوّل و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر چند گھونٹ پانی پر دم کر کے پی لے اور چھاتی پر پھونک مار کر سو جائے۔ انشاء اللہ العزیز گندے خیالات سے چھٹکارا حاصل ہو جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا و مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

مرگی کے دورہ سے بچاؤ کے لئے نافع عمل:

اگر مرگی والے کو ہرن کی جھلی پر زعفران وگلاب سے بنا کر اس پر ایک سو ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ مع وصل بسم اللہ شریف' آیت الکرسی ایک سو ایک مرتبہ' اسم الٰہی یااللہ چھ سو چھیاسٹھ مرتبہ مع اول و آخر درود شریف ذیل اکتالیس اکتالیس مرتبہ

پڑھ کر اس کے گلے میں باندھ دیں۔ انشاء اللہ العزیز مرگی والے مریض کو شفائے کاملہ نصیب ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

نیک روزگار کے حصول کے لئے مجرب و نافع عمل:

جو کوئی حصول روزگار میں مارا مارا پھر رہا ہو اور باوجودیکہ کوشش و تلاش کے ناکام رہے اور مایوسی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد فائدہ مند اور اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس مقصد کے لئے روزانہ بعد از نماز عشاء

☆ اول و آخر درودِ پاک مستغاث اکیس اکیس بار

☆ سورۂ فاتحہ شریف گیارہ بار

☆ سورۂ اخلاص گیارہ بار

☆ سورۂ مزمل شریف گیارہ بار

☆ رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ گیارہ بار

☆ یَا فَتَّاحُ یَا رَزَّاقُ ایک سو ایک بار

پڑھ کر سجدے میں جا کر گڑگڑا کر اللہ عزوجل کے حضور اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے انشاء اللہ العزیز اس عمل کی بدولت مطلوبہ مقصد بہت جلد حل ہو جائے گا اور بفضلہٖ باری تعالیٰ روزگار مل جائے گا تا حصول مقصد عمل جاری رکھے۔

بے روزگاری دور کرنے کا مجرب نسخہ:

بے روزگاری کے ہاتھوں تنگ آئے ہوئے افراد کے لئے ذیل کا نسخہ کارآمد اور مجرب ہے۔ اس مقصد کے لئے قمری مہینہ کے پہلے جمعہ سے باوضو حالت میں عمل شروع کریں اور بعد از نماز فجر سورۂ فاتحہ اکتالیس مرتبہ اول و آخر

درود پاک ذیل گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں اور پھر گڑگڑا کر ذیل کی دُعا تیرہ مرتبہ پڑھ کر اللہ عزوجل کے حضور دعا کریں۔ انشاء اللہ العزیز اکتالیس یوم کے مسلسل عمل سے خزانہ غیب سے روزگار کے اسباب پیدا ہو جائیں گے اور معاشی بدحالی ختم ہو جائے گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

دعا یہ ہے۔

یَامُفَتِّحُ فَتِّحْ یَامُفَرِّجُ فَرِّجْ یَامُسَبِّبُ سَبِّبْ یَامُیَسِّرُ یَسِّرْ یَسِّرْ یَامُسْتَھِلُ سَھِّلْ یَامُتَمِّمُ تَمِّمْ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ وَبِحَقِّ صِرَاطَ الَّذِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ملازمت میں ترقی کے لئے مجرب عمل:

جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ اسے ملازمت میں ترقی ملے جبکہ یہ اس کا حق بھی ہو مگر باوجود کوشش کے اس کا حق اسے نہ ملتا ہو تو وہ جہاں دفتری طور پر کوشش کرتا ہے وہاں وہ اللہ عزوجل کے پاک کلام سے بھی مدد لے انشاء اللہ عزوجل اپنے مقصد میں جلد ہی کامیاب ہو گا۔ ذیل میں دیا ہوا عمل کرنے سے بفضل باری تعالیٰ چند دنوں میں ہی مراد پوری ہو جاتی ہے چاند کے مہینہ کی تیرہویں چودہویں اور پندرہویں کو نماز فجر کے بعد قبلہ رو ہو کر بیٹھے اور بسم اللہ شریف کو الحمد کے لام سے ملا کر اس طرح سے اکتالیس مرتبہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اکتالیس مرتبہ پڑھنے کے بعد چالیس مرتبہ سورۂ یٰسین شریف تین دن میں

پڑھ کر مکمل کرے اور پھر اپنے مقصد کے حصول کے لیے اللہ عزوجل سے دعا مانگے انشاء اللہ العزیز دعا قبول ہوگی۔

بے اولاد حضرات کے لئے نافع ومجرب عمل:

بے اولاد حضرات کے لیے سورۂ یٰسین شریف کا عمل کرنا نہایت مجرب و آزمودہ ہے۔ اللہ عزوجل اس سورۂ کی برکت سے اولاد کی نعمت سے نوازتا ہے۔ جس عورت کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو یا وہ اولاد نرینہ کی نعمت سے محروم ہو اور چاہتی ہو کہ اس کے ہاں بیٹے کی ولادت ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد فائدہ مند اور مفید ہے۔ اس مقصد کے لیے چاہئے کہ باوضو حالت میں پاک صاف کپڑے پہن کر قبلہ رو ہو کر بیٹھے اور ایک شیریں انار اچھی حالت کا لے کر چاقو سے اس کو چار ٹکڑوں میں کاٹے' پھر اس پر نہایت توجہ اور یکسوئی کے ساتھ سورۂ یٰسین شریف پڑھے جب پڑھتے ہوئے پہلی مبین پر آئے تو اس پر دم کرے' اس کے بعد پھر سورۂ یٰسین شریف شروع سے پڑھے اور دوسری مبین پر پہنچ کر پھر انار پر دم کرے' اس کے بعد پھر سورۂ یٰسین شریف دوبارہ شروع سے پڑھے' اسی طرح ساتوں مبین پر پڑھ پڑھ کر دم کرے ساتویں مبین سے آگے جس قدر سورۂ باقی رہ جائے اس کو مکمل کرے اور پھر انار پر دم کرے اور رکھ دے اب بھنے ہوئے چنے اور کشمش خوب اچھی طرح صاف کریں اور دونوں دوسو پچاس' دوسو پچاس گرام میں ہم وزن لیں' اس پر دعائے فاتحہ پڑھیں اور تمام اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی ارواحِ پاک کو ثواب نذر کرنے کے بعد چھوٹے چھوٹے بچوں میں تقسیم کر دے۔ اب جس عورت کے لیے یہ عمل کیا ہے اس کو جب حیض کا خون آجائے اور وہ اس کے بعد غسل کر کے پاک صاف ہو جائے تو انار کھائے اور پھر اپنے خاوند سے ہم صحبت ہو۔ انشاء اللہ العزیز سورۂ یٰسین شریف کی برکت سے بے اولاد عورت کو اولاد کی

نعمت حاصل ہوگی نیز اولاد نرینہ سے محروم عورت کو بھی اس عمل کی بدولت اولاد نرینہ کی نعمت حاصل ہوگی۔

صالح اولاد کی پیدائش کے لئے نافع عمل:

اکتالیس تار کچے نیلے سوت کے لے کر اول تین مرتبہ درود شریف مع بسم اللہ شریف پڑھ کر گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر کے گرہ دے بعد میں سورۂ رحمٰن مع بسم اللہ شریف کے شروع کرے اور ہر مرتبہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پر دم کر کے گرہ دیتا جائے۔ بعد میں سورۂ مزمل مع بسم اللہ شریف کے اکتالیس بار پڑھ کر اکتالیس بار گرہ لگائے۔ ہر مرتبہ ایک گرہ بعد سورۂ مزمل مع بسم اللہ شریف کے اکیس بار پڑھ کر اکیس گرہ لگا دے۔ جب گنڈہ تیار ہو جائے تو شیرینی گیارہ پیسے یا گیارہ روپیہ کی لا کر اس پر حضور غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ دلا کر اس گنڈہ کو جب عورت حیض سے فارغ ہو بعد غسل کے عورت کی کمر سے باندھ دے انشاء اللہ العزیز حمل قائم ہوگا۔

صاحب اولاد ہونا:

اچھی قسم کا انار لے کر چار ٹکڑے کرے اور پاؤ بھر کشمش' پاؤ بھر چنے رکھے اس کے بعد سورۂ یٰسین پڑھے' ہر مبین پر انار کے ٹکڑوں پر دم کرتا جائے' جب سورۂ یٰسین ختم ہو تو انار اور کشمش و چنوں پر بھی دم کرے اور فاتحہ پڑھ کر سات سلاطین کی ارواح پاک کو بخشے' پھر کشمش اور چنے بچوں میں تقسیم کر دے اور انار کا ایک ٹکڑا بھی مرد کھائے اور دوسرا عورت کو کھلائے شب کو ہم بستر ہوں اس کے بعد باقی دونوں ٹکڑے زن و شوہر کھالیں اور غسل کر کے نمازِ فجر ادا کریں' فجر کی سنت پڑھنے کے بعد گیارہ بار مرد و عورت باہم مل کر دعا ذیل پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ • یَا ذَالْعَرْشِ وَالْمُلْكِ الْقَدِیْمِ یَا

رَحْمٰنُ یَاسَتَّارُ یَاغَفَّارُ یَااَحَدُ یَاصَمَدُ هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ
فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ
بِحُرْمَةِ کُنْ فَیَکُوْنُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
اَجْمَعِیْنَ ط

اس کے بعد نمازِ فجر کے فرض ادا کریں۔ انشاء اللہ العزیز اولاد عطا ہوگی۔ مجرب اور مفید عمل ہے۔ اگر ان میں ایک اَن پڑھ ہوتو دوسرا بلند آواز یہ الفاظ کہے اور اَن پڑھ اس کو دھراتا جائے۔ اگر دونوں ہی اَن پڑھ ہوں تو کسی سے ان الفاظ کا پانی دم کروا کر اپنے پاس رکھے اور فجر کی سنتوں اور فرض کے دوران پی لیں۔

اولادِ نرینہ کے لئے نافع عمل:

اولادِ نرینہ کے خواہش مند حضرات کے لئے ذیل کا عمل بے حد فائدہ مند اور مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے جب حاملہ کا حمل اڑھائی ماہ کا ہو جائے گا تو روزانہ بعد نمازِ فجر اول و آخر درودِ شفاء مع سورۂ فاتحہ مع وصل بسم اللہ شریف اور سورۂ بقرہ کی آیت ذیل اکیس اکیس مرتبہ پڑھ کر مٹی کے نئے آبخورے میں تھوڑے سے پانی یا عرق گاؤ زبان پر دم کر کے حاملہ کو تا وضع زچگی پلائیں۔ انشاء اللہ العزیز اس کے ہاں اولاد نرینہ ہی گی۔

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ

وضع حمل میں آسانی کے لئے نافع عمل:

اس کے لئے اسم اعظم کے نقش کو ہرن کی جھلی پر گلاب و زعفران سے بنا کر اس پر سورۂ فاتحہ اکتالیس مرتبہ' آیت الکرسی اکتالیس مرتبہ' اسم الٰہی یا اللہ گیارہ سو مرتبہ' اول و آخر درود شریف ذیل اکتالیس اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے حاملہ عورت کے گلے میں ڈالیں۔ وضع حمل بفضلہٖ باری تعالیٰ نہایت آسانی سے ہو اور

زچگی کی تکالیف سے عورت محفوظ و مامون رہے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَآئِهَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ وَّخَلَائِقَ

نافرمان اولاد کو مطیع کرنا:

نافرمان اولاد کو فرمانبردار بنانے کے لئے ذیل کا عمل بے حد مفید، نافع، فائدہ مند اور زود اثر ہے۔ اس مقصد کے لئے گیارہ یوم تک بلاناغہ بعد نمازِ فجر اسمائے الٰہی ذیل تین ہزار مرتبہ پڑھ کر کسی مٹھائی یا پانی پر دم کر کے کھلائیں یا پلائیں انشاء اللہ العزیز وہ نافرمان مطیع ہوگا۔

یَاوَدُوْدُ یَاعَزِیْزُ

حب والدین کے حصول کے لئے نافع و مجرب عمل:

اگر کسی کے ماں باپ یا ان دونوں میں سے کوئی ایک اس سے سخت ناراض ہو اور کسی بھی طرح راضی نہ ہوں اور یہ ماں باپ کی ناراضگی کے باعث سخت پریشان ہو اور چاہتا ہو کہ کسی طرح ماں باپ اس سے راضی ہو جائیں تو اس مقصد کے لیے وہ رات کو بارہ بجے اپنی چارپائی سے اس طرح اُٹھے کہ کسی دوسرے کو خبر نہ ہو باوضو کرے اور کسی ولی اللہ کی قبر مبارک کے پاس کھڑا ہو کر نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھے اور ماں باپ کے رہائش کی جگہ کی طرف منہ کر کے دم کرے۔ پھر دعا کرے اور ولی اللہ کی وساطت سے اللہ عزوجل کے حضور اپنے مقصد کی کامیابی کے لیے دعا مانگے۔ اسی طرح ہر روز چار یوم تک پھر سات دن تک اسی طرح عمل کرے مگر سات دن کے عمل کے دوران ہر روز ایک چھوٹا سا کنکر جو باجرہ کے برابر ہو اس پر دم کر کے حفاظت سے

رکھ لے۔ ہر روز ایک کنکر پر دم کرے ساتویں دن اور چار دن پہلے کے گیارہ دن بعد ساتوں کنکر ناراض والدین کے پیچھے سے ان کے سر پر سامنے کی طرف اس طرح سے پھینکے کہ ان کو پتہ نہ چلے اگر خود نہیں پھینک سکتا تو کسی دوسرے سے پھینکوا دے اللہ عزوجل کے فضل وکرم سے ماں باپ کی ناراضگی دور ہو جائے گی اور وہ اس سے راضی ہو جائیں گے۔ اس عمل میں شرط یہ ہے کہ عمل کرتے ہوئے کسی کو پتہ نہ چلے اگر کسی کو پتہ چل جائے تو عمل کارگر نہ ہوگا۔

میاں بیوی میں صلح وصفائی کے لئے:

اگر کسی گھر میں میاں بیوی میں شدید ناچاقی ہوگئی ہو اور وہ ایک دوسرے کی شکل سے بیزار ہوں اور بات بات پر آپس میں جھگڑتے ہوں تو ان کو سمجھانے بجھانے اور صلح صفائی کا کوئی بھی حربہ کام نہ کرتا ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد مجرب، فائدہ مند اور نافع ہے۔ اس مقصد کے لئے باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر صبح صادق کے وقت صندل کی اصلی لکڑی کے ٹکڑے پر سات مرتبہ سورۂ مزمل شریف پڑھ کر دم کرے اور ہر بار سورۂ مزمل پڑھ کر یہ الفاظ کہے اور لکڑی پر پھونک مارے۔

الحب فلاں بن فلاں علی حب فلاں بن فلاں (یہاں مرد اور عورت کا نام اور ان کی ماؤں کا نام لے)

بعد از فراغت عمل اس لکڑی کو گھر کی کسی ایسی دیوار پر اونچی جگہ ٹھونک دے جہاں اس پر سورج کی روشنی خوب اچھی طرح پڑتی رہے۔ انشاء اللہ العزیز جیسے جیسے سورج طلوع ہوتا جائے گا ان کے درمیان ناچاقی اور نااتفاقی کی دیوار گرتی جائے گی اور بالآخر وہ خودبخود ایک دوسرے کی جانب مقناطیس کی مانند کھنچے چلے جائیں گے اور بالآخر پائیدار صلح وصفائی خودبخود کرلیں گے اور جیسے جیسے دن

گزرتے جائیں گے ان کے درمیان بے مثال انمٹ محبت و اتفاق بڑھتا جائے گا جو کبھی بھی ختم نہ ہوگا۔

امورِ زندگی میں باقاعدگی پیدا کرنے کے لئے مجرب عمل:

امور زندگی میں باقاعدگی پیدا کرنے کے لئے ذیل کا عمل بے حد نافع اور اکسیر ہے۔ اس مقصد کے لئے اسم الٰہی ''یَا اَکْبَرُ'' دوسو تیئس مرتبہ (۲۲۳) بمعہ اول و آخر درود پاک ذیل گیارہ گیارہ مرتبہ ہر فرض نماز کے بعد پڑھنا اپنا معمول بنالیں انشاءاللہ العزیز زندگی کے کسی امر میں نہ تو رکاوٹ پیش آئے گی اور نہ ہی کوئی امور پس درپیش کی نظر ہوگا بلکہ ہر کام اپنے مقررہ وقت پر انجام پایا کرے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

مالی وروحانی حالات کی درستگی کے لئے مجرب عمل:

جس کسی کے مالی وروحانی حالات خراب ہوگئے ہوں اور ان سے کسی بھی طور پر نجات کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تو ایسے میں اس کا بہترین حل ذیل کا عمل ہے جو بے حد اکسیر اور نفع بخش ہے۔ اس مقصد کے لئے بعد از ہر نماز اول و آخر درود پاک ذیل گیارہ گیارہ مرتبہ اور اسم مبارک ''رَسُوْلٌ ﷺ'' دوسو چھیانوے (۲۹۶) مرتبہ پڑھ کر نہ صرف اپنے اوپر دم کریں بلکہ بارگاہِ الٰہی میں دعا بھی مانگیں انشاءاللہ العزیز اس اسم مبارک کی بدولت چند روز میں حالات رفتہ رفتہ درست ہونا شروع ہوجائیں اور بالاآخر مکمل کامیابی وکامرانی نصیب ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ یَغْبِطُہٗ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ

ہر قسم کی پریشانیوں سے چھٹکارا:

ہر قسم کی پریشانیوں سے چھٹکارا پانے کے لیے سورۂ مزمل کا ذیل کا عمل انتہائی اکسیر اور نافع ہے۔ اس مقصد کے لئے بعد سنت نمازِ فجر اور فرضوں سے پہلے ایک بار سورۂ مزمل پڑھے اور جب فرض ادا کر چکے تو دو مرتبہ اور پڑھے اس طرح ہر نماز کے بعد دو مرتبہ پڑھے اس طرح اس کی کل تعداد گیارہ گیارہ مرتبہ ہو جائے گی اول و آخر درود شریف تنجینا پانچ پانچ مرتبہ پڑھے انشاء اللہ العزیز اس عمل سے ہر قسم کی پریشانی رفع ہو جائے گی۔

سخت مصیبت سے نجات:

جو کوئی کسی سخت مصیبت و مشکل میں مبتلا ہو اور نجات کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد نافع اور اکسیر ہے۔ اس مقصد کے لئے روزانہ بعد نمازِ عشاء سر سجدے میں رکھ کر اللہ عزوجل کے حضور اسم الٰہی ''یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ'' کا ہزار مرتبہ ورد کر کے بطورِ شفاعت نذرانہ پیش کرے اور اپنے لئے دعا مانگے۔ انشاء اللہ العزیز گیارہ یوم کے عمل مسلسل سے بفضلہٖ تعالیٰ وہ مصیبت و مشکل رفع ہو جائے گی۔

آسیب زدہ، جنات و بھوت وغیرہ سے حفاظت:

اسم اعظم کے نقش کو سورۂ فاتحہ مع وصل بسم اللہ شریف تین سو تیرہ مرتبہ

آیت الکرسی ایک سو ایک مرتبہ جس میں جزو آیت مبارکہ:

وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

ہر مرتبہ سات دفعہ دھرانا ہے اول وآخر درود شریف ذیل پڑھ کر دم کریں۔ خوشبو لگائیں، موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں اور اس کے کانوں میں اللہ اکبر کی صدائیں لگائیں انشاء اللہ العزیز آسیب، جن، بھوت وغیرہ بھاگ جائے گا اور دوبارہ نہ آئے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بِعَدَدِ مَا جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا

سانپوں سے حفاظت:

جس گھر میں سانپ موجود ہوں اور ہر وقت ان سے خطرہ رہتا ہو کہ وہ کہیں نقصان نہ پہنچا دیں تو ایسے گھر کو سانپوں سے پاک کرنے کے لئے ذیل کا عمل بے حد مفید اور نفع بخش ہے۔ اس مقصد کے لئے دریا سے مصفا ریت لے کر اس پر باوضو حالت میں سات مرتبہ سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ، آیت الکرسی تین مرتبہ، چاروں قل ایک مرتبہ اور

سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ

سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اس طریقہ سے سات مرتبہ یہی عمل پڑھ کر دم کریں اور اس ریت کو گھر کے تین کونوں میں ڈال دیں، چوتھا کونا سانپوں کے فرار ہونے کے لئے چھوڑ دیں انشاء اللہ العزیز سانپ اس راہ سے بھاگ جائیں گے اور پھر کبھی بھی اس گھر میں داخل نہ ہوں گے۔

برائے امن وسفر وقیام:

جو شخص ایک مرتبہ سورۂ یٰسین، سورۂ الصف، سورۂ قریش کو ایک ایک مرتبہ

پڑھے گا وہ ہر آفت سے مامون رہے گا اور جہاں بھی قیام کرے گا کسی بھی قسم کی مصیبت اور پریشانی سے دوچار نہ ہوگا نیز سفر بھی پر امن رہے گا۔

دودھ کم دینے والا جانور:

جو جانور گائے بھینس' بکری' بکرا' اونٹ' دودھ دینے میں اڑی کرتا ہو اور دودھ بھی بے حد کم دیتا ہو تو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد اکسیر ہے۔ اس مقصد کے لئے سترہ یوم تک اس مویشی کے کان میں روزانہ سترہ مرتبہ اَلْمُسْتَعَانُ یَادَرْدَائِیلُ پڑھ کر باوضو حالت میں دم کر دیں۔ انشاءاللہ العزیز اس جانور کی اڑی مکمل ختم ہو جائے گی اور وافر مقدار میں دودھ دینے لگے گا آزمودہ اور مجرب ہے۔

لیکوریا کے لئے مجرب و نافع عمل:

جس عورت کو لیکوریا کا موذی مرض ہوگیا ہو اور علاج معالجہ کے وہ تندرست نہ ہوتی ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل اس مرض کے دفعیہ کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ یہ عمل مسلسل دو ماہ کرنا ہے تاکہ مرض جڑ سے ختم ہو جائے۔ اس مقصد کے لئے روزانہ صبح و شام و دوپہر آیت مبارکہ ذیل چالیس مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے پیئے۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا

کمر کی درد کے لئے مجرب و نافع عمل:

عام درد کمر کے رفع کے لئے ذیل کا عمل مجرب اور مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے ذیل کی آیت مبارکہ کو مشک و زعفران سے سفید کاغذ پر لکھ کر موم جامہ کر کے کمر میں اس طریق سے باندھیں کہ نقش پیچھے کمر پر رہے' کھسکنے کی صورت میں اسے دوبارہ درست کر لیں۔

بِمَا غَفَرَلِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ

علم کے حصول کے لئے نافع ومجرب عمل:

جو کوئی علم حاصل کرنے کا خواہش مند ہو لیکن کمزور حافظہ کی بناء پر علم حاصل نہ کر سکے تو ایسے فرد کے لئے ذیل کا عمل بے حد مفید اور نافع ہے۔ اس مقصد کے لئے روزانہ بعد نمازِ فجر باوضو حالت میں گیارہ مرتبہ اسم مبارک ''قاسم ﷺ'' پڑھ کر اپنے سینے اور دماغ پر دم کیا کرے انشاء اللہ العزیز اس اسم کی بدولت اللہ عزوجل اس کا سینہ کشادہ کر دیں گے اور اس کے اندر علوم وفنون کا ذخیرہ جمع ہو جائے گا اور جس علم کے حصول کا وہ خواہاں ہوگا اس میں کامل مہارت حاصل کرے گا۔

نزلہ وزکام کے لئے مجرب عمل:

کسی کو نزلہ کی وجہ سے چھینکیں بکثرت آتی ہوں تو گیارہ مرتبہ یہ آیت کسی کھانے کی چیز پر پڑھ کر مریض کو کھلا جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا

نکسیر کے لئے نافع عمل:

جسے نکسیر ہو اسے یہ آیت گیارہ مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائی جائیں انشاء اللہ العزیز خون آنا بند ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ کَذٰلِکَ تَنْقَلِبُ یَا دَمِ بِالْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

لکنت کا علاج:

کوئی شخص ٹھیک سے بولنے پر قادر نہ ہو تو پانچوں نمازوں کے بعد اکیس مرتبہ یہ آیت پڑھنا مفید ہے۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ

دانت کے درد کے لئے نافع:

اس آیت کو کاغذ یا کپڑے پر لکھ کر موم جامہ کر کے درد دانت والے دانت کے نیچے دبائے انشاء اللہ العزیز دانت کا درد جاتا رہے گا۔

لِکُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

دردِ دل کے لئے مجرب عمل:

کسی کے دل میں درد ہو تو یہ آیت لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں اس طرح لٹکایا جائے کہ تعویذ دل پر رہے انشاء اللہ العزیز درد ختم ہو جائے گا۔

یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ

پیٹ کے درد کے لئے نافع:

یہ آیت پانچ مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور ہاتھ سے پیٹ ملے اگر درد جاتا رہا تو خیر ورنہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ العزیز درد جاتا رہے گا۔

وَکَانَ فِی الْمَدِیْنَۃِ تِسْعَۃُ رَھْطٍ یُّفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا یُصْلِحُوْنَ

بھوک کم لگنے کے لئے مجرب:

اگر کسی کو بھوک کم لگتی ہو تو اکتالیس مرتبہ آیت ذیل کھانے پر دم کر کے

کھلائی جائے۔

وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ

شوگر کے لئے نافع و مجرب عمل:

اڑھائی ماہ تک بلاناغہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر آیت ذیل پڑھیں اور پانی پر دم کر کے شوگر کے مریض کو پلائیں انشاء اللہ العزیز نفع ہو گا۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا

حیض کی کمی اور درد کے لئے نافع:

جس عورت کی ماہواری میں کمی ہو اور اس سے تکلیف ہو تو ان آیات کو لکھ کر کمر میں اس طرح باندھے کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے انشاء اللہ العزیز شفاء ہو گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ • وَجَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ • لِیَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ • اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ

✡✡✡

قرآنی دعائیں

ذیل میں دین و دنیا کی بھلائی کے لئے کچھ قرآنی دعائیں بیان کی جارہی ہیں جن کا معمول ہمارے لئے باعث خیر و برکت ہے۔

رحم و مغفرت طلب کرنے کی دعا:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

''اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہم سے درگزر فرما۔ اے ہمارے رب! جو لوگ ہم سے پہلے گزر گئے جس طرح ان پر تو نے بھاری بوجھ ڈالا تھا ویسا بوجھ ہم پر نہ ڈال۔ اے ہمارے رب! ہم پر اتنا بوجھ نہ لاد جس کی ہم طاقت نہیں رکھتے اور ہماری خطاؤں سے درگذر فرما اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے تو ان لوگوں کے مقابلہ میں جو کافر ہیں ہماری مدد فرما۔''

دین و دنیا کے لیے خیر و برکت طلب کرنے کی دعا:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا

عَذَابَ النَّارِ

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت عطا فرما اور آخرت میں بھی خیر و برکت عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔"

دشمنوں پر کامیابی حاصل کرنے کی دعا:

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

"اے ہمارے رب! ہمیں صبر عطا فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور کافروں کی جماعت پر ہمیں فتح عطا فرما۔"

انجام بخیر ہونے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِيّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِيْنَ

"اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے! دنیا و آخرت میں تو ہی میرا رفیق ہے تو مجھ کو اپنی فرمانبرداری کی حالت میں (دنیا سے) اٹھا اور مجھ کو اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔"

طلب مغفرت کی دعا:

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

"اے ہمارے رب! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں نماز پڑھتا رہوں اور میری اولاد کو اور اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔

اے ہمارے رب! جس دن حساب ہونے لگے مجھ کو اور میرے
ماں باپ اور ایمان والوں کو بخش دینا۔"

علم میں فراوانی کی دعا:

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

"اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔"

طلب اولاد کے لئے دعا:

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ

"اے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔"

قرض کی ادائیگی کے لئے:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ
سِوَاكَ

"اے اللہ! کفایت فرما مجھ کو اپنی حلال روزی سے بچا اپنی حرام
کی گئی روزی سے اور بے پروا کر مجھ کو اپنے فضل سے اپنے سوا
سب سے۔"

بیماری کی حالت میں دعا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

"نہیں کوئی عبادت کے لائق پاک ہے وہ ذات بے شک میں
ظالموں میں سے ہوں۔"

صبح وشام کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا

أَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ يَارَبَّ كُلِّ شَيْءٍ إِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اَنْ لَّا تَسْئَلَنِیْ عَنْ شَيْءٍ فَاغْفِرْلِیْ كُلَّ شَيْءٍ إِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور بلاشبہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ بس مجھے اپنے ہاں سے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو بخشنے والا اور رحیم ہے۔ اے ہر چیز کے رب میں تجھ سے تیری قدرت کا سوال کرتا ہوں ہر چیز پر کہ تو مجھ پر سوال نہ کرے کسی چیز کے بارے میں پس مجھے بخش دے ہر چیز کے بارے میں بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔''

مناجات

خبر لو غوثِ صمدانی یا محی الدین جیلانی
کہ تم ہو قطب ربانی یا محی الدین جیلانی

دکھا دو راہ ربانی یا محی الدین جیلانی
چھڑا دو کارِ شیطانی یا محی الدین جیلانی

علی کے لعل ہو اور فاطمہ کے لاڈلے ہو تم
صورتِ مصطفیٰ ثانی یا محی الدین جیلانی

جگر بند رسولِ پاک ہو تم شک نہیں اس میں
ہو تم محبوبِ سبحانی یا محی الدین جیلانی

نہیں شک اس میں کچھ بے شک ہو تم سردار ولیوں کے
جو تم ہو غوثِ صمدانی یا محی الدین جیلانی

مری کشتی بھنور میں ہے بچا لیجئے شہ عالم
ہے بحر میں زورِ طغیانی یا محی الدین جیلانی

ستارہ دین احمد کا تمہارے فیض سے چمکا
تمہیں زندہ مسلمانی یا محی الدین جیلانی

تمہارے زیر فرماں ہیں شہا جن و بشر سارے
تمہیں زیبا جہاں بانی یا محی الدین جیلانی

تمامی خسرواں خواہاں ہیں کہ مل جاوے
تمہارے در کی دربانی یا محی الدین جیلانی

وہ الفت دو مجھے شاہا تمہارا ہوں میں دیوانہ
بنا دو قیس کا ثانی یا محی الدین جیلانی

میسر روح کو میری ہو شاہا بعد مرنے کے
تمہارے در کی دربانی یا محی الدین جیلانی

تمنا ہے کہ ہو منظور دیوان مرا اے خالق
بحق مصطفیٰ ثانی و محی الدین جیلانی

✿✿✿

کتابیات

۱۔ کشف المحجوب از حضرت سیّدنا علی بن عثمان الہجویری رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ مکاشفۃ القلوب از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ شرح قصیدہ بردہ شریف از ابوالکاشف قادری رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ شرح ابیات باھو از ابوالکاشف قادری رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ طریق النجات از حضرت خواجہ محمد حسن مجددی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ گلدستہ نعت از محمد شریف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ تحفہ قادری مشکل کشا از علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ دعائیں اور وظائف از محمد حسن زاہد
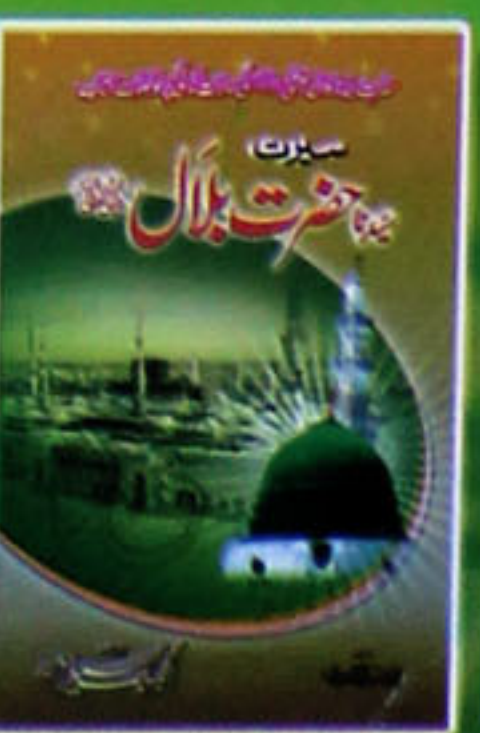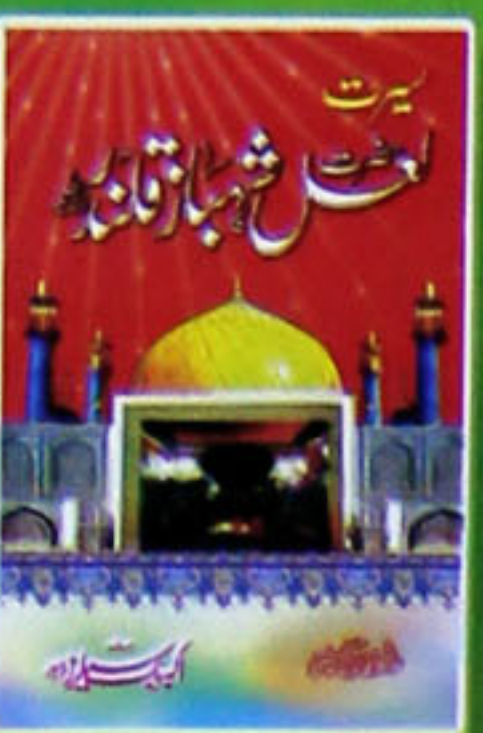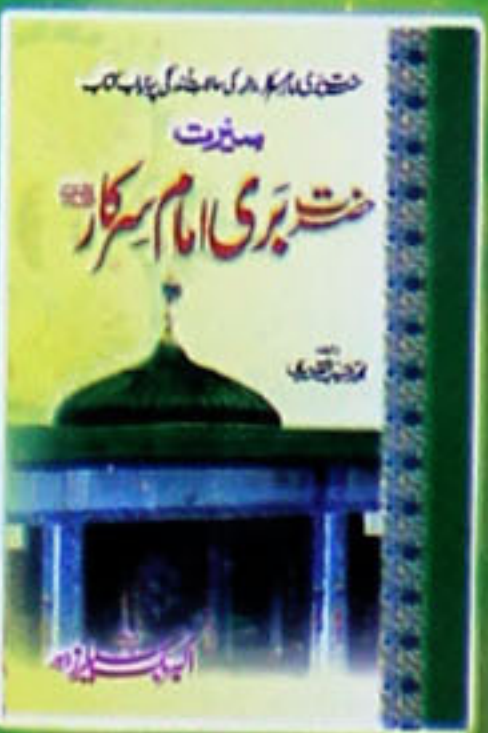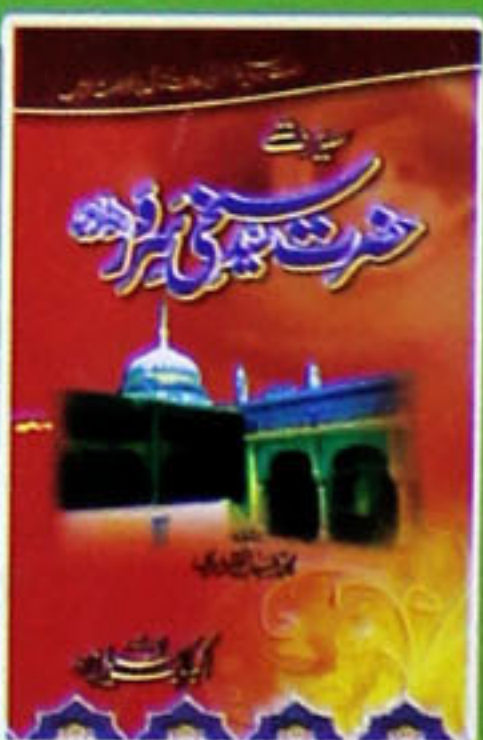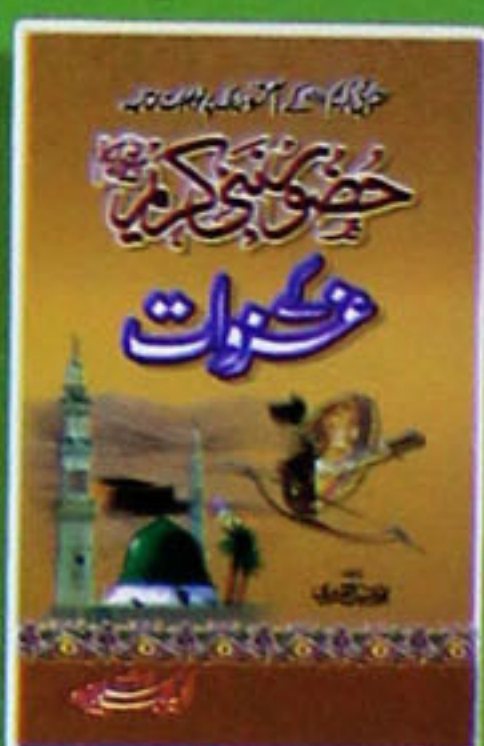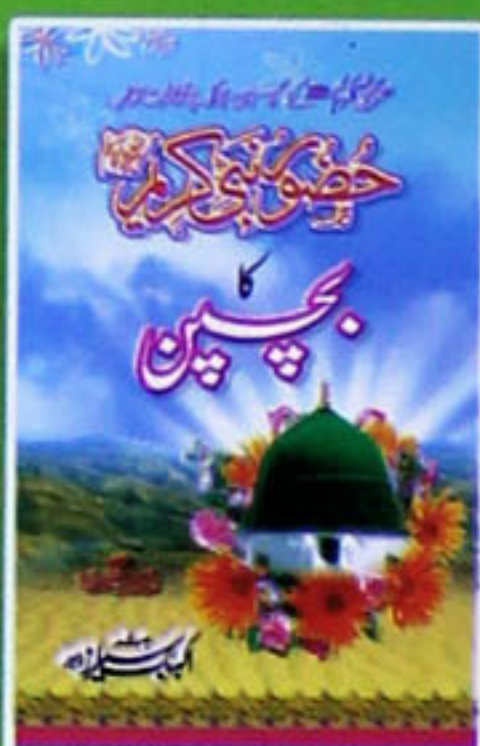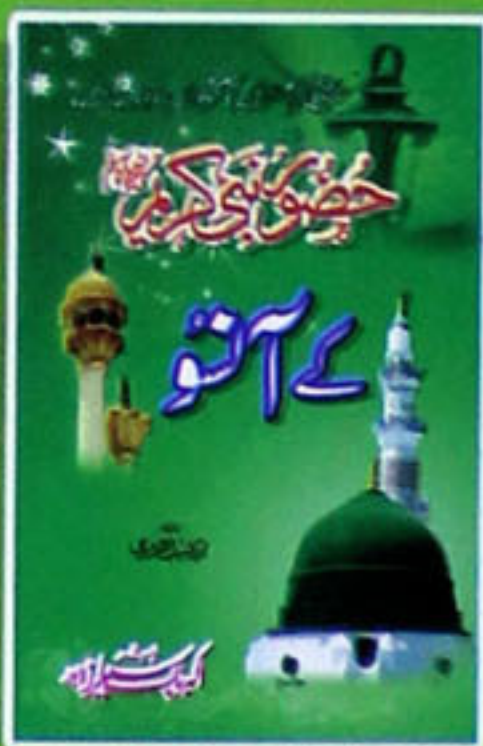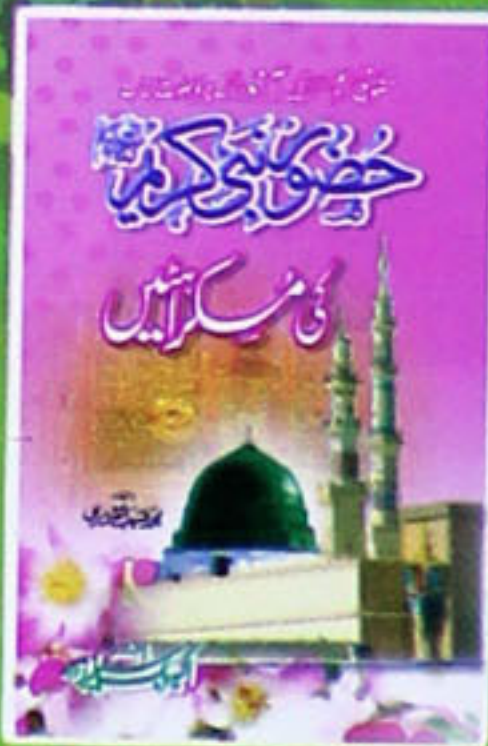
ہماری چند دیگر مطبوعات
ناشر
اکبر بُک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022